مسند الإمام الربیع

بن حبیب الازدی رحمہ اللہ

المتوفی-۱۸۰ھ

مترجم

سید ازہر حسین ندوی

ناشر

مجمع الثقافة لکھنؤ الھند

مسند الإمام الربیع بن حبیب الازدی رحمہ اللہ

المتوفی ۔۔ ۱۸۰ھ

مترجم

سید ازہر حسین ندوی

مراجعت وتصحیح:

مرزا محمد احمد بیگ ندوی

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

مجمع الثقافۃ لکھنؤ، الہند

باراول

جون ۲۰۱۱ء

نام کتاب: مسند الإمام الربیعبن حبیب الازدی المتوفی -۱۸۰ھ

جامع : ابو یعقوب یوسف بن ابراہیم الورجلانی متوفی ۵۷۰ھ

مترجم : سید ازہر حسین ندوی

مراجعت وتصحیح: مرزا محمد احمد بیگ ندوی

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر: مجمع الثقافۃ لکھنؤ، الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

ویسے تو حدیث کی بے شمار کتابوں کے ترجمے اردو میں ہو چکے ہیں خاص طور سے صحاح ستہ اور دیگر منتخابات کے ترجموں نے بڑی مقبولیت حاصل کی اور عربی سے نا واقف لوگوں کے لئے حدیث کو سمجھنے اور اس سے استفادہ کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔

ہندوستان کے علماء نے حدیث کے میدان میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں، اور کتب حدیث کے ترجموں کے میدان میں تو شاید کوئی ان کا حریف سامنے نہ آسکے۔

پیش نظر کتاب کا ترجمہ ایک ہندوستانی فاضل کے قلم سے ہے جو عربی واردو دونوں زبانوں کا ستھرا ذوق رکھتے ہیں، ترجمہ انتہائی سلیس وشگفتہ ہے، اس سے قبل فاضل مترجم نے سلطنت عمان کے مفتی اعظم کی دس کتابوں کو اردو کا جامہ پہنا کر اپنی لیاقت وترجمہ پر قدرت کا خوشگوار ثبوت پیش کیا ہے۔

مسند امام ربیع بن حبیب ازدی کا ترجمہ متن کے ساتھ پہلی بار مجمع الثقافۃ لکھنؤ سے شائع کیا جارہا ہے، خدا سے دعا ہے کہ مترجم وناشر کی مخلصانہ کوششوں کو شرف قبولیت عطا کرے ۔آمین!

واللہ من وراء القصد وهو الهادي إلى سواء السبيل .

مصنف کا تعارف

کتاب الترتیب فی الصحیح من حدیث الرسول مشہور محدث ابوعمرو الربیع بن حبیب ازدی عمانی بصری متوفی ۱۸۰ھ کی مایہ ناز مسند ہے، اس میں زیادہ تر روایتیں ثلاثی السند ہیں، چھٹی صدی ہجری میں علامہ ابو یعقوب یوسف بن ابراہیم ورجلانی متوفی ۵۷۰ھ نے اس کو فقہی ابواب کی تقسیم پر مرتب کیا، اور اس کا نام "الجامع الصحیح مسند الإمام الربیع بن حبیب" رکھا، اور اس مسند کو ورجلانی نے دو حصوں میں تقسیم کیا، اس مسند کے اندر درج شدہ حدیثیں صحت و اتقان کے زیور سے آراستہ ہیں اور فرقۂ اباضیہ جو مسالک فقہیہ میں سے ایک فقہی مسلک ہے اس فرقہ کے نزدیک اس مسند کی صحت پائے تواتر کو پہنچتی ہے اور حدیث کی کتابوں میں سب سے معتبر کتاب سمجھی جاتی ہے بلکہ قرآن حکیم کے بعد اسی مسند کو اسلامی مصدر قرار دیا جاتا ہے۔

بنیادی عقائد میں یہ مکتب فکر اہل سنت والجماعت سے ہم آہنگ ہے البتہ جزئی اختلافات جہاں احناف وشوافع کے یہاں ملتے ہیں اسی طرح کا اختلافی رنگ ان کے یہاں بھی پایا جاتا ہے تاہم قرآن وسنت ہی انکی فقہ کی بنیاد ہے اس لئے یہ قابل احترام ہیں، بالخصوص ایسے دور میں جبکہ امت اسلامیہ کو سب سے زیادہ ضرورت اتحاد کی ہے اسی عدم اتحاد نے ان کی قوت وشوکت کا شیرازہ بکھیر رکھا ہے۔ اصولوں میں اختلاف نہ قابل برداشت لیکن فروعی اختلافات کو گوارا کرنا اس امت کی امتیازی شان رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) نیت کا بیان

-۱- قَالَ أبُوْ عمرو الربيع بن حبيب بن عمرو البصري: حدّثني أبو عبيدة مسلم بن أبي كريمة التميمي عن جابر بن زيد الأزدي عن عبدالله بن عباس عن النبی ﷺ قال: "نية المؤمن خير من عمله"

-۱- حضرت ربیع بن حبیب بن عمرو البصری نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابو عبیدہ مسلم بن ابوکریمہ تمیمی نے حضرت جابر بن زید ازدی کے حوالہ سے بیان کیا، اور حضرت جابر بن زید نے حضرت عبداللہ بن عباس سے، اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بہتر ہے۔

-۲- وبهذا السند في رواية أخرىٰ عنه عليه السلام، قال: "الأعمال بالنيات، ولكل أمرئ ما نوىٰ"

۲- اسی سند سے ایک دوسری روایت بھی حضور پاک ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جو وہ نیت کرے گا۔

(۲) وحی کا بیان

-۳- قال الربيع بن حبيب: حدّثني أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها أنها قالت: سأل الحارث بن هشام رسول الله ﷺ: كيف يأتيک الوحي يا رسول الله؟ قال: "أحياناً يأتيني مثل صلصلة الجرس، وهو أشده عليَّ، فيفصم عنّي وقد وعيت

ماقال، وأحياناً يتمثّل لي الملك رجلاً فيكلّمني فأعي ما يقول".

قالت عائشة رضي الله عنها: ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد، ويُفْصَمُ عنه، وإن جبينه ليتفصّد عرقا. قال الربيع: فَيُفْصَمُ عنه، أي: فينجلي.

۳- حضرت ربیع بن حبیب نے بیان کیا ہے کہ ان سے حضرت أبوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے حوالہ سے، اور جابر بن زید نے اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے بیان کیا، وہ کہتی ہیں کہ حارث بن ھشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے، آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ کبھی تو وحی اس طرح نازل ہوتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار ہو، اور وحی کا یہ طریقہ مجھ پر بہت سخت ہوتا ہے، اور پھر جب فرشتہ کا بیان مجھ کو یاد ہوجاتا ہے تو وحی موقوف ہوجاتی ہے، اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ انسان کی شکل وصورت میں میرے پاس آتا ہے، اور مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے، اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اس کو یاد کرلیتا ہوں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سخت جاڑے کے دن میں حضور پاک ﷺ پر وحی نازل ہوتے ہوئے دیکھا ہے، پھر وحی موقوف ہوجاتی، اور آپ ﷺ کا حال یہ ہوتا کہ آپ کی پیشانی پسینہ سے شرابور ہوجاتی تھی۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "فَيُفْصَمُ عنه" کا مفہوم "فينجلي" ہے یعنی وحی رک جاتی ہے۔

(۳) قرآن کریم کا بیان

۴- قال الربيع بن حبيب: حدّثني أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ أنه قال: "علّموا أولادكم القرآن؛ فإنه أول ما ينبغي أن يتعلم من علم الله هو".

۴- حضرت امام ربیع بن حبیب نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت أبوعبیدہ نے حضرت

جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے یہ بات معلوم ہوئی آپؐ نے فرمایا کہ مومنو! اپنے بچوں کو قرآن سکھاؤ: (قرآن کی تعلیم دو) خدا تعالیٰ کے علوم میں سے سب سے پہلی چیز جسے (بچہ کو) سکھانا چاہئے قرآن کریم کا علم ہے۔

-٥- أبـو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: "إذا قرأتَ القرآن فرتّله ترتيلاً، ولا تغنّوا به فإن الله يحب أن تسمع الملائكة لذكره".

-٥- حضرت ابُوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور حضرت جابر بن زید نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم قرآن کریم کی تلاوت کرو، تو قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو، اور قرآن پڑھتے وقت نغمہ سنجی مت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ فرشتے اس کا ذکر سنیں۔

-٦- أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول اللـه ﷺ: "مثلُ صاحبِ القرآنِ كَمَثَلِ صاحب الإبلِ المُعَقَّلَةِ، إنْ عاهد عليها أمسكها، وإن أطلقها ذهبتْ".

-٦- حضرت ابُوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال اس اونٹ بان کی طرح ہے جس اونٹ کی گردن میں رسی پڑی ہوئی ہو اگر وہ اونٹ کی دیکھ ریکھ کرتا رہے گا تو اونٹ بندھا رہے گا لیکن اگر وہ اس کو چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

-٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباسٍ قال: قال رسول اللـه ﷺ: "من تعلم القرآن ثمّ نسيه حُشِرَ يومَ القيامة أجذمَ" قال الربيعُ: "الأجذمُ": المقطوعُ اليدِ.

-٧- حضرت ابُوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ اور انہوں نے ابن عباس کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قرآن

پاک حفظ کیا، پھر وہ اس کو بھول گیا تو قیامت کے روز وہ اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا، امام ربیع کہتے ہیں کہ" الأجذم " سے مراد المقطوع الید جس کا ہاتھ کٹا ہو۔

-۸-أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: ما جَمَعَ القرآنَ على عهد رسول الله ﷺ إلا ستّةُ نفرٍ، كلهم من الأنصار؛ أبيٌّ ومعاذٌ وزيدٌ وأبو زيد وأبو أيوبَ وعثمانُ، والباقي من الصحابةِ قدْ يحفظ السُّورَ المعدوداتِ من القرآن، ومنهم من يحفظ السورةَ والسورتين.

-۸-حضرت ابو عبید نے جابر بن زید سے، اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کے زمانہ میں صرف چھ افراد پورے قرآن کریم کے حافظ تھے، اور یہ سب قبیلہ انصار سے تھے، ان میں حضرت اُبَی بن کعبؓ، حضرت معاذؓ، حضرت زیدؓ، حضرت ابوزیدؓ، حضرت ابوایوبؓ اور حضرت عثمانؓ ہیں، اور بقیہ صحابہ کرامؓ یا تو چند سورتوں کے حافظ تھے، یا ایک دو سورتیں ان کو یاد تھیں۔

-۹- أبو عبيدة عن جابرٍ بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رجلا سمع رجلا يقرأ: ﴿قل هو الله أحد" الله الصمد، لم يلد ولم يولد، ولم يكن له كفوا أحد﴾ ويرددها، فلما أصبح غدا على رسول الله ﷺ فذكر ذلك له، فكان الرجل يتقللها فقال رسول الله ﷺ: " والذي نفسي بيده لإنها لتعدل ثُلُثَ القرآن".

-۹-حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو تلاوت کرتے ہوئے سنا" قل هو الله أحد، الله الصمد، لم يلد ولم يولد، ولم يكن له كفوا أحد "(سورہ اخلاص) ترجمہ: " کہہ دیجئے کہ وہ اللہ یکتا ہے، اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے" تلاوت کرنے والا بار بار اس کو پڑھ رہا تھا، چنانچہ جب صبح سویرے حضرت ابوسعید

خدری حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا حالانکہ وہ شخص اس سورت کو کمتر سمجھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کو سن کر یہ فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ ''سورۃ اخلاص'' ثواب کے اعتبار سے تہائی قرآن کے برابر ہے۔

١٠ – أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: أقبلتُ مع رسول الله ﷺ فسمع رجلا يقرأ: ﴿قل هو الله أحد﴾ إلى آخرها، فقال رسول الله: "وجبتْ" فقلت: ماذا يا رسول الله؟ فقال: " الجنة"؛ قال أبوهريرة: فأردْتُ أن أذهبَ إلى الرجلِ فأبشِّره، ثمَّ خفتُ أن يفوتني الغداء مع رسول الله ﷺ، فآثرْتُ الغداءَ مع رسول الله ﷺ، ثم ذهبتُ إلى الرجلِ فوجدْتُه قدْ ذهبَ.

١٠- حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ میں حضور پاک ﷺ کا ہم رکاب تھا، کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس پر واجب ہوگئی، میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا واجب ہوگئی، آپ نے فرمایا: کہ جنت واجب ہوگئی، ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے چاہا کہ اس شخص کے پاس جاؤں اور اس کو یہ خوشخبری سناؤں، پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور کے ساتھ دوپہر کا کھانا چھوٹ جائے گا، لہٰذا میں نے حضور پاک ﷺ کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھانے کو ترجیح دی، پھر دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد میں اس شخص کی تلاش میں نکلا تو وہ جا چکا تھا۔

١١ – أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه خرج مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره، فسأله عمر بن الخطاب –رضي الله عنه– عن شيئ، فلمْ يُجبهُ رسولُ الله ﷺ، ثم سأله ثلاثا فلم يُجبهُ، فقال عمر عند نفسه: ثكِلَتكَ أمك يا عمر! نزَرتَ رسولَ الله ﷺ ثلاثا وكل ذلك لا يُجيبُك، قال عمر: فحرّكتُ بعيري حتى تقدمتُ أمام الناس،

فخشيتُ أن ينزل فيَّ قرآنٌ، فما مشيتُ إذ سمعتُ صارخاً يصرخُ فهرْوَلتُ، حتى جئت رسولَ الله ﷺ فسلّمتُ عليه فقال: " لقد أُنزِلتُ عليَّ سورة هي أحبُّ إليَّ ممّا طلعتْ عليهِ الشمسُ " ثم قرأ: ﴿إنا فتحنا لک فتحا مُبينا﴾

۱۱-حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے حوالہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب حضور پاک ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں نکلے تو حضرت عمر نے حضور ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا، مگر آپ ﷺ نے کچھ جواب نہیں دیا تو آپؓ نے تین مرتبہ اپنا سوال پوچھا، لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا، چنانچہ حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ اے عمر تیری ماں سلامت نہ رہے تو نے تین مرتبہ حضور سے بااصرار سوال کیا پھر بھی حضور ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا، حضرت عمر کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے اونٹ کو حرکت، اور تیزی سے بڑھایا، یہاں تک کہ لوگوں کے آگے نکل گیا، پھر مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے سلسلہ میں قرآن کی کوئی آیت نہ نازل ہو جائے، ابھی میں آگے بڑھا بھی نہیں تھا کہ میں نے ایک چیخنے والے کو چیختے ہوئے سنا، تو میں دوڑ کے آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے اوپر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ سورت تلاوت فرمائی: ﴿إنا فتحنا لک فتحا مبينا﴾ اے نبی ﷺ ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کردی۔

۱۲ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ في الجُنُب والحائضِ والذين لم يكونوا على طهارةٍ: " لا يقرؤون القرآن، ولا يطؤون مصحفاً بأيديهمْ حتّى يكونوا متوضّئين ".

۱۲-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زیدؓ کے ذریعہ نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے جنبی، حائضہ، اور ان لوگوں کے بارے میں جو پاک نہ ہوں فرمایا ہے کہ یہ لوگ قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی مصحف کو اپنے ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں، یہاں تک کہ وہ باوضو ہو جائیں۔

۱۳ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيدٍ الخدري قال:

نَهَىٰ رسولُ اللہ ﷺ أنْ يسافر بالقرآن إلى أرض العدوِّ لئلاَّ يذهبوا به فينالوه. قال الربيع: يعني بالقرآن - هاهنا - المصحَفَ.

۱۳- حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا ہے مبادا دشمن اس کو چھین کر اس کو توہین کریں۔

امام ربیع فرماتے ہیں: کہ قرآن سے یہاں مراد مصحف ہے۔

۱۴ - أبوعبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه كان قاعدا ذات يوم مع أصحابه إذْ ذكر حديثا فقال: "ذلک أوانَ يُنْسَخُ القرآن" فقال رجلٌ كالأعرابي: يا رسول الله ما النسخُ وكيف يُنْسَخُ؟ قال: "يُذهبُ بأهله، ويبقىٰ رجالٌ كأنهم البُغاثُ" قال الربيعُ: البُغاثُ: أرْذِلَةُ الطير.

۱۴- حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ایک روز اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرماں تھے کہ آپ ﷺ نے ایک حدیث ذکر کی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ قرآن ضائع ہو جائے گا، چنانچہ اس پر ایک شخص نے جو اعرابی لگتا تھا کہا کہ اے اللہ کے رسول! نسخ کیا ہے؟ اور نسخ کیسے ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کا نسخ اس طرح ہوگا کہ قرآن کے حامل ہو جائیں گے، اور اٹھالئے جائیں گے جو بغاث پرندہ کی مانند ہوں گے، امام ربیع فرماتے ہیں: کہ "البغاث" سے مراد سب سے گھٹیا پرندہ ہے۔

۱۵ - أبوعبيدة قال: بلغني أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه سمع هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان على غير قرأته هو. قال عمر: وكان رسول الله ﷺ أقرأنيها، فَلَبَّبْتُهُ بِردائي، فجئتُ به رسول الله ﷺ فقلتُ: يا رسول الله إني سمعتُ هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما أقرأتنيها، فقال رسول الله ﷺ للرجل: "أقرأ" فقرأ، فقال رسوال الله ﷺ: "هكذا أنزلت" قال عمر: فقال لي: "اقرأْ فقرأتُ فقال:

”هكذا أنزلتُ. إن هذا القرآنَ نزلَ على سبْعةِ أحْرُفٍ كلّها شافٍ كافٍ فاقْرؤوا ما تيسّر منه“.

قال الربيع: قال أبو عبيدة: اختلف الناسُ في معنىٰ قول الرسول ﷺ : ”نزل القرآنُ على سبعة أحرفٍ“ قال بعضهم: على سبع لغات، وقال بعضهم: على سبعة أوُجُهٍ: وعْدٍ، ووعِيدٍ،: حَلاَلٍ، وحرامٍ، ومواعظ، وأمثال، واحتجاج، وقال بعضهم: وحلال وحرام، وأمرٍ ونهيٍ، وخَبَرِ ما كان قبْلُ، وخَبَرِ ما هوَ كائنٌ، وأمثالٍ، وقدْ قيلَ: لا يُوجدُ حَرْفٌ واحدٌ من القرآن يُقرأُ على سبعة أوجهٍ، والله أعْلَمُ بحقيقةِ التفسير.

۱۵-حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ مجھ تک یہ بات پہونچی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ہشام بن حکیم کوسورۃ فرقان اس قرأت پر پڑھتے ہوئے سنا جوان کی قرأت کے خلاف تھی حضرت عمر نے ان سے کہا حضور نے مجھے دوسری سورۃ تو دوسری طرح پڑھائی تھی، چنانچہ میں نے اپنی چادر ان کی گردن میں ڈالدی اور ان کو گھسیٹتا ہوا لے کر دربار نبوت میں حاضر ہوا، اور آپ ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں نے ان کوسورۃ فرقان اس قرأت پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس قرائت کے ساتھ آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھایا ہے، چنانچہ حضور ﷺ نے ہشام بن حکیم سے فرمایا کہ سورۃ فرقان پڑھو، انہوں نے سورت پڑھی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح یہ سورۃ نازل ہوئی ہے، حضرت عمر کہتے ہیں کہ پھر مجھ سے حضور ﷺ نے کہا کہ تم سورۃ فرقان پڑھو، تو میں نے بھی پڑھی، پھر اس پر بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورۃ اسی طرح نازل ہوئی ہے، بے شک قرآن کریم سات لہجوں میں نازل ہوا ہے سب کے سب صحیح اور درست ہیں پس تم کو جو آسان لگے اس کے مطابق قرآن پڑھو۔

امام ربیع کہتے ہیں: کہ حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ حضور پاک ﷺ کے اس ارشادمبارک:” نزل القرآن على سبعة أحرف “ کے مفہوم کے بارے میں لوگوں کے مابین اختلاف ہے، بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد سات زبانیں ہیں، اور بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد سات چیزیں ہیں، جیسے وعدہ، وعید، حلال، حرام، نصیحتیں مثالیں،

دلائل ہیں اور بعض کا کہنا ہے اس سے مراد حلال، حرام، امر، نہی، ماضی کی تاریخ، مستقبل کی خبریں، اور امثال ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن کے اندر کوئی ایک بھی حرف ایسا نہیں ہے جو سات طریقہ سے پڑھا جائے تو خدا ہی تفسیر کی حقیقت سے باخبر ہے۔

١٦ - أبو عبيدة قال: بلغني أن رسول الله ﷺ كان إذا نزلت عليه آيةٌ قال: " اجعلوها في سورة كذا و كذا، أو في موضع كذا و كذا" وما تُوُفِّيَ رسول الله ﷺ إلا والقرآنُ مجموعٌ متلُوٌّ.

١٦- حضرت ابوعبیدہ کہتے ہیں: کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ اس کو فلاں سورت میں فلاں جگہ لکھ لو، اور حضور پاک ﷺ کے وصال سے پہلے ہی پورا قرآن جمع کرلیا گیا تھا اور اس کو پڑھا جاتا تھا۔

١٧ - قال الربيع بن حبيب عن عبد الأعلىٰ عن داؤد عن عِكرمة عن ابن عباس عن رسول الله ﷺ قال: " أُنزل القرآن كله جملة واحدة في ليلة القدر إلى السماء الدنيا، وكان الله إذا أراد أن يحدث في الأرض شيئا أَنزل منهُ حتىٰ جمعه" قال: وكان رسول الله ﷺ يَقْضي بالقضية فيَنزلُ القرآنُ بخلاف قضائه، فلا يردُّ قضاءهُ، ويستقبلُ حُكمَ القرآن.

١٧- حضرت امام ربیع بن حبیب نے عبد الاعلیٰ سے، اور انہوں نے داؤد سے اور انہوں نے عکرمہ سے، اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پورا قرآن یک بارگی لیلۃ القدر میں زمینی آسمان پر نازل کیا گیا، اور جب اللہ تعالیٰ زمین کے اندر کوئی چیز کرنا چاہتا تو اس محفوظ قرآن سے بقدر ضرورت نازل فرمادیتا ہے یہاں تک کہ پورا قرآن دھیرے دھیرے نازل کردیا، حضرت ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ جب کوئی فیصلہ فرماتے تھے اور قرآن اس فیصلہ کے خلاف نازل ہوتا تھا، تو آپ ﷺ قرآن کے فیصلے کو رد نہیں

کرتے تھے بلکہ اس کے فیصلہ کا استعمال کرتے تھے۔

۱۸ – قال الربيع عن يحيىٰ بن كثير عن شعيب عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس قال: البقرة، وآل عمران، والنساء، والمائدة، والتوبة مدنياتٌ، والرعدُ مدنيةٌ إلا آية واحدة وهي ﴿ولو أن قرء انا سيرت به الجبال أو قطعتُ به الأرض﴾ والنحلُ ما فوق الأربعين من أوّلها إلى آخرها مدنيٌّ، والحج مدنية، إلا أربع آيات وهي ﴿ومآ أرسلنا من قبلك من رسولٍ﴾ إلى قوله ﴿عذاب يومٍ عقيم﴾ مكّية، والنور كلها مدنية، والأحزاب كلها مدنية، والقتال والفتح والحجرات مدنياتٌ، ومن الحديد عشر سور متوالياتٍ إلى ﴿يآ أيها النبي لم تحرم مآ أحل الله لك﴾ فهذا كله مدنيٌّ ولم يكن الذين كفروا مدنية، وإذا جاء نصر الله والفتح مدنية، والمعوذتان مدنيتان، فهذه سبعٌ وعشرون سورةً مدنياتٌ، وسائر القرآن مكّيٌّ

۱۸–حضرت امام ربیع نے یحی بن کثیر سے، اورانہوں نے شعیب سے، اور انہوں نے قتادۃ سے اورقتادۃ نے عکرمہ سے اورانہوں نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نسا، سورہ مائدہ اور سورہ توبہ مدنی سورۃ ہیں، اورسورۂ رعد بھی مدنی ہے، البتہ اس کی ایک آیت مدنی نہیں ہے اوروہ آیت ہے ”ولو أن قرء انا سيرت به الجبال أو قطعت به الأرض : آیت:۳۱، سورۃ رعد) ترجمہ: اور کیا ہوجاتا اگرکوئی ایسا قرآن اتاردیا جاتا جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین جس کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی۔

سورۂ نحل کی ایک سے چالیس تک مدنی آیتیں ہیں، اوراسی طرح سورہ حج بھی مدنی ہے سوائے اس کی چار آیتوں کے کہ وہ مدنی نہیں ہیں اوروہ آیتیں یہ ہیں: ”وما أرسلنا من قبلك من رسول إلى قوله عذاب يوم عقيم“

سورہ نور مکمل مدنی ہے، سورہ احزاب مکمل مدنی ہے، سورہ قتال، سورہ فتح، سورۂ حجرات سب مدنی ہیں اورسورہ حدید سے لے کر سورۃ تحریم ”يأيها النبي لم تحرم ما

أحل الله لک ‘‘ تک مدنی مدنی ہیں،لم یکن الذین کفروا ‘‘مدنی ہے،إذا جاء نصر الله والفتح” مدنی ہے،معوذتان مدنی ہیں، یہ ستائیس سورتیں مدنی ہیں ان کے سوا جو سورتیں ہیں وہ سب کی سب مکی ہیں۔

(۴)علم کے حصول اوراس کی فضیلت کا باب

۱۹ – قال الربيع بن حبيب: حدثني أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک عن النبي ﷺ قال: ” اطلبوا العلم ولوْ بالصين“

۱۹-حضرت امام ربیع فرماتے ہیں: کہ مجھ سے ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے حوالہ سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے، اور انہوں نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرو چاہے چین کا سفر کرنا پڑے۔

۲۰ – ومن طريقه عن النبي ﷺ قال: ” إن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب العلم رضاً لما يطلُبُ“.

قال الربيعُ: الأجنحة بدلٌ من الأيدي في باب الدعاء.

۲۰-اسی سند کے ذریعہ حضور پاک ﷺ سے یہ روایت بھی نقل ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے طالب علم کے طلب علم سے خوش ہوکر اپنے بازوؤں کو بچھا دیتے ہیں۔

امام ربیع نے فرمایا ہے کہ” الأجنحة ‘‘ہاتھ کا بدل ہے،اور دعاء کے باب میں اس کا ذکر ہے۔

۲۱ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ” من سلک طريقا يلتمس فيه علما سهّل الله له طريقا إلى الجنة“.

۲۱-حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے یہ بول نکلے کہ جس نے جستجوئے علم کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا تو خدا تعالیٰ اس طالب علم کے لئے فردوس بریں کی راہ آسان کردیتے ہیں۔

٢٢ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: " من تعلّم العلم لله عزّ وجلّ وعمل به حَشَرَه الله يوم القيامة آمنا، ويُرْزَقُ الوُرُودَ علىٰ الحوض" هكذا سمعْتُ من رسول الله ﷺ.

۲۲-حضرت ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خدا کی رضا کی خاطر علم سیکھا اور اس پر عمل کیا، خدا اس کو روز قیامت عذاب سے محفوظ اٹھائے گا، اور اسے حوض کوثر تک پہونچنا نصیب ہوگا، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح حضور پاک ﷺ سے سنا ہے۔

٢٣ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: "تعلّموا العلم فإن تعلمه قربة إلى الله عزّ وجلّ، وتعليمه لمن لا يعلمه صدقة، وإن العلم لينزلُ بصاحبه في موضع الشرفِ والرفعة، والعلم زين لأهله في الدنيا والآخرة".

۲۳-ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ علم حاصل کرو، کیونکہ علم دین کا حصول خدا کی قربت کا ذریعہ ہے، اور جو لاعلم ہے اس کو تعلیم دینا صدقہ ہے، بے شک علم صاحب علم کو عزت و سربلندی کے مقام پر لے جاتا ہے، یقیناً علم اہل علم کے لئے دنیا و آخرت میں زینت ہے۔

٢٤ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال: " تعليمُ الصِّغار يطفئُ غضبَ الرَّبِّ".

۲۴-ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنا خدا کے غیظ و غضب کو دور کرتا ہے۔

٢٥ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: " تعلَّموا العلْم قبْلَ أنْ يُرفع، ورفْعُهُ: ذهابُ أهلِهِ".

۲۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا علم کے خاتمہ پہلے علم حاصل کرلو، کیونکہ علم کا خاتمہ اہل علم کے گذر جانے سے ہوگا۔

۲۶ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال: " منْ أراد الله به خيرا فقَّهَهُ في الدِّين".

۲۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جس شخص کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کے اندر تفقہ عطا فرما دیتا ہے۔

۲۷ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن معاوية بن أبي سُفْيان قال وهو على المنبرِ: " أيها الناسُ إنه لا مانع لما أعطىٰ اللهُ، ولا معطٍ لما منع الله، ولا ينفعُ ذا الجدِّ منه الجدُّ، منْ يُردْ به خيرا يُفقِّهْهُ في الدين" ثُمَّ قال: سمعتُ منْ رسول الله ﷺ هذه الكلماتِ على هذه الأعواد، يعني المِنْبَرَ.

۲۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ اے لوگو! اللہ جسے دے اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور اللہ جس کو نہ دے، اسے کوئی دینے والا نہیں ہے، پس کسی کی محنت خدا کی مرضی کے بغیر اس کو فائدہ نہیں پہونچا سکتی ہے، خدا جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے، پھر حضرت امیر معاویہ نے کہا کہ میں نے یہ الفاظ حضور پاک ﷺ سے انہیں لکڑیوں یعنی ممبر پر سنا ہے۔

۲۸ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسولِ الله ﷺ قال: " رسمُ المداد في ثوب أحدِكُمْ إذا كان يَكْتُبُ علْماً كالدَّم في سبيل الله، ولا يزال ينال به الأجرَ مادام ذلك المدادُ في ثوبه".

۲۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ جابر بن زید کہتے ہیں:

کہ حضور پاک ﷺ کے سلسلہ میں یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کے کپڑے میں روشنائی کا داغ جب کہ وہ علم کی کوئی بات لکھ رہا ہو خدا کی راہ میں بہنے والے خون کی طرح ہے، اور وہ اس وقت تک اجر پاتا رہے گا جب تک کہ روشنائی اس کے کپڑے پر باقی رہے گی۔

٢٩ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: خرج رسول الله ﷺ ذاتَ يومٍ إلى المسجدِ فوجد أصحابهُ عِزِينَ، يتذاكرُونَ فُنُونَ العلْمِ فأوّلُ حلقةٍ وَقَفَ عليها وجَدهمُ يقرؤونَ القرآن، فجلس إليهم فقال: "بهذا أرسلني ربِّي. ثُمَّ قام إلى الثانية فوجدهم يتكلّمُون في الحلال والحرام، فجلس إليهم، ولم يقل شيئا، ثُمَّ قام إلى الثالثةِ فوجدهم يذكرون توحيد الله عزّ وجلّ، ونَفْيَ الأشْبَاهِ والأمثالِ عنه، فجلس إليهم كثيرا، ثم قال: " بهذا أمرني ربِّي".

قال جابرٌ: لأن التَّوحيدَ معْرفةُ الله عزوجل، ومنْ لا يعْرفُ توحيدَ الله فليس بمؤمنٍ.

٢٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ایک روز حضور پاک ﷺ مسجد تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو مختلف حلقوں میں بیٹھے دیکھا، وہ سب مختلف علوم کا مذاکرہ کر رہے تھے، آپ ﷺ پہلے حلقہ کے پاس کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ وہ سب قرآن کریم پڑھ رہے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ ان کے حلقہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا: کہ اسی کام کے لئے مجھ کو میرے رب نے بھیجا ہے، پھر دوسرے حلقہ کی طرف گئے تو انہیں حلال وحرام کے موضوع پر بات کرتے ہوئے پایا، تو ان کے حلقہ میں بھی بیٹھ گئے، مگر زبان مبارک سے کچھ نہیں فرمایا، پھر تیسرے حلقہ کی طرف گئے تو انہیں خدا کی وحدانیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اور خدا کے شایان شان جو چیزیں نہیں ہیں اس کی نفی کرتے ہوئے پایا، چنانچہ آپ ﷺ اس حلقہ میں دیر تک تشریف فرما رہے، پھر آپ نے فرمایا کہ اسی کا خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔

امام جابر کہتے ہیں کہ توحید خدا کی معرفت کا نام ہے، اور جو خدا کی وحدانیت سے ناواقف رہا وہ مؤمن نہیں۔

٣٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: أدْرَكْتُ ناسا من الصحابة أكثرُ فُتْياهُمْ حَدِيثُ النبيِّ ﷺ يقولون: قال النبي ﷺ: "لايَبُولَنَّ أحدكُمْ في الماء الدّائِمِ ثمَّ يَغْتسلَ منهُ أو يتوضّأ".

٣٠- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ میں نے صحابہ کو پایا ہے، ان میں سے زیادہ تر کا فتویٰ حضور پاک ﷺ کی یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، اس پانی سے غسل یا وضو کرے۔

٣١- أبو عبيدة قال: بلغني عن رسولِ الله ﷺ أنه قال: "خلّفتُ فيكمْ ما إن تمسّكْتُمْ به لنْ تضلوا أبدا كتاب الله عزّ وجلّ، فما لم تجدوه في كتاب الله ففي سُنّتي، فما لمْ تجدوهُ في سُنّتي فإلىٰ أُولي الأمر منكم".

٣١- ابو عبیدہ نے جابر بن زید کے حوالہ سے کہا ہے کہ مجھ کو حضور اکرم ﷺ کے حوالہ سے یہ بات پہونچی ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے تمہارے لئے اپنے بعد ایک ایسی چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم اس پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے، اور وہ چیز قرآن کریم ہے، چنانچہ اگر تم قرآن کریم کے اندر کسی چیز کا حل نہ پاؤ تو پھر اسے میری سنت، حدیث کے اندر تلاش کرو، اگر میری حدیث کے اندر بھی اسے نہ پاؤ تو تم اپنے والیوں کی طرف رجوع کرو۔

٣٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسولِ الله ﷺ أنه بينما هو جالس في المسجد إذْ أقبل ثلاثة نفرٍ، فقصد اثنان إلى رسول الله ﷺ، وذهب واحدٌ في حاجته، فلما وقفا على رسول الله ﷺ سلّما، فقصد أحدهما إلى فُرجةٍ في الحلقة فقعد فيها، وجلس الآخر خلفَ الحلقة، فقال رسول الله ﷺ: "ألا أُخبرُكمْ بأمر النفر الثلاثة؟" فقالوا: بلىٰ يا رسول

الـلـه، قـال: " أمّا أحدُهم فأوَىٰ إلى الله فآواهُ اللهُ إليهِ، وأمّا الثاني فاستَحيا من الله فاستَحيا اللهُ منه، وأمّا الثالث فأعرَضَ فأعرَضَ اللهُ عنه".

۳۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید کہتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ کے سلسلہ میں یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ تین لوگ مسجد میں داخل ہوئے، ان میں سے دو حضور کی مجلس کی طرف بڑھے، اور ایک شخص اپنی ضرورت پوری کرنے چلا گیا، چنانچہ جب وہ دونوں حضور کے پاس پہونچے تو آپ ﷺ کو سلام کیا، ان دو میں سے ایک نے حلقہ میں خالی جگہ دیکھی اور وہیں بیٹھ گیا، اور دوسرا شخص حلقہ کے آخر میں پیچھے بیٹھ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو ان تین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیوں نہیں؟ آپ ﷺ ضرور بتائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک نے اللہ کا سہارا لیا تو اللہ نے اسے اپنا سہارا دیا، اور دوسرا اللہ سے شرمایا تو اللہ اس سے شرمایا، اور تیسرے نے اللہ سے منہ موڑا تو اللہ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔

(۵) دنیا و جاہ طلبی کے لئے علم کا حصول

اور علماء سوء کا باب

۳۳- أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک عن النبي ﷺ قال: ويل لمن لم يعلم مرة، وويل لمن يعلم ولم يعمل مرتين".

۳۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا علم حاصل نہ کرنے والے کے لئے تو اکہری تباہی ہے لیکن علم حاصل کر کے عمل نہ کرنے والے کی تباہی تو دوہری ہے۔

۳۴- أبـو عبيـدة عن جابـر بـن زيـد عن أنس بن مالک عن النبي ﷺ قال: " من تعلّم العلم ليباهي به العلماء أو ليماري به السفهاء لقي الله يوم القيامة وهو خائب من الحسنات".

۳۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص علماء سے مقابلہ کرنے کے لئے علم حاصل کرے یا بیوقوف اور نادان لوگوں پر برتری ظاہری کرنے کے لئے علم حاصل کرلے تو ایسا شخص قیامت کے روز خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا دامن نیکیوں سے خالی ہوگا۔

٣٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رسول الله ﷺ قال: من تعلم العلم للعظمة والرفعة أو قفه الله تعالىٰ موقف الذل والصغار يوم القيامة، وجعله الله عليه حسرة وندامة حتى يكون العلمُ لأهله زينا".

۳۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عظمت وبلندی کی خاطر علم حاصل کرے گا خدا تعالیٰ اسے قیامت کے روز ذلت ورسوائی کے مقام پر کھڑا کردے گا، اور اسی علم کو اس کی حسرت وندامت کا سبب بنادے گا، تاکہ علم اہل علم کے لئے زینت کا سبب بنا رہے۔

٣٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ: " من أفتىٰ مسألة أو فسَّرَ رُؤيا بغير علمٍ كان كمن وقع من السماء إلى الأرض، فصادف بئرا لا قعر لها، ولو أنه أصاب الحق".

۳۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ جس شخص نے کسی مسئلہ کا فتوی یا کسی خواب کی تعبیر بغیر علم کے دیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو آسمان سے زمین پر گر کر اور گہرے وعمیق کنویں میں جا پہونچے، چاہے اس نے صحیح فتوی یا صحیح تعبیر بیان کرکے حق بات کہی ہو۔

٣٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال:

سمعت رسول الله ﷺ يقول: " يخرجُ فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم، وصيامكم مع صيامهم، وأعمالكم مع أعمالهم، يقرؤون القرآن ،ولا يجاوزُ حناجرهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرّميّة، تنظرُ في النصل فلا ترى شيئا، ثم تنظر في القدح فلا ترى شيئا، ثم تنظرُ في الرّيشِ فلا ترى شيئا، وتتمارىٰ في الفُوقِ".

قال الربيعُ: النصلُ:حديدة السهم، والقدح: السهمُ الذي فيه الحديدة،وريش السهم الذي يوضع فيه (صـ) الوترُ. ويُروى أيضا: " وتنظرُ إلى القديدة فلا ترىٰ شيئا". والقديدة:رأس السهم.

۳۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نےحضرت ابوسعید خدریؓ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے اندرایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی نماز کے سامنے تم اپنی نماز اور جن کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزے، اور جن کے دینی اعمال کے سامنے تم اپنے اعمال کو حقیر اور کمتر سمجھو گے، وہ قرآن تو پڑھیں گے، لیکن یہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یعنی قرآن کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا، وہ دین اسلام سے اس طرح نکلیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے، تم تیر کا پھل دیکھو گے تو تم کو کچھ نظر نہیں آئے گا، تم پھر اس کی نوک دیکھو گے تو بھی کچھ نظر نہیں آئے گا، تم پر میں دیکھو گے تو بھی کچھ نظر نہیں آئے گا تو تم کو تانت میں شک ہونے لگے گا۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ اس روایت کے اندر النصل (پھل) سے مراد حدیدۃ "السھم" تیر کا پھل ہے اور "القدح" سے تیر کا وہ حصہ جس میں لوہا لگا ہو اور "ریش السھم" اس پر کو کہتے ہیں جس میں تانت باندھا جاتا ہے، یہ روایت اس طرح بھی آئی ہے، وتنظر إلى القديدة فلا ترى شيئا:

اور القديدة سے مراد تیر کا سرا ہے۔

۳۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عبدالله بن عمر قال: قدم

رجلان من المشرق فخطبا، فأعجب الناس بيانهما، فقال رسول الله ﷺ: إن من البيان لسحُرا".

قال الربيع: إنما يعني بالبيان المنطق، فلا يزال بالناس، حتى يأخذ قلوبهم وأسماعهم.

۳۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے، اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ مشرق کی جانب سے دو شخص آئے اور انہوں نے تقریر کی، تو لوگوں کو ان کا بیان بہت پسند آیا، تو حضور ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ بیان بھی ایک جادو ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ یہاں پر بیان سے مراد لوگوں سے گفتگو اس طرح کرنا کہ لوگوں کے دل و دماغ پر کلام چھا جائے۔

(۶) امت محمدیہ کا باب

۳۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " خير أمتي قوم يأتون من بعدي يؤمنون بي ويعملون بأمري ولم يروني، فأولئك لهم الدرجات العلى إلا من تعمّق في الفتنة".

۳۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے، اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے واسطے سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میری امت کے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان رکھیں گے، اور میرے حکم کی پیروی کریں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا،

پس یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے بلند درجات ہیں، البتہ جو فتنہ میں مبتلا ہو جائیں وہ الگ ہیں۔

۴۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " ما كان الله ليجمع أمتي على ضلال".

۴۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میری پوری امت کو گمراہی کے کسی بھی طریقہ پر متفق نہیں ہونے دے گا۔

۴۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " إنكم ستختلفون من بعدي، فما جاء كم عنّي فاعرضوه على كتاب الله فما وافقه فعنّي، وما خالفه فليس عني".

۴۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے، اور ابن عباس نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً تم میرے گذر جانے کے بعد آپس میں اختلاف کرو گے، پس میرے بارے میں جو بات تم تک پہونچے اس کو قرآن کریم کی روشنی میں پرکھو تو جو قرآن کے موافق ہو تو سمجھو کہ وہ میری بات ہے اور جو قرآن کے موافق نہ ہو تو سمجھو کہ وہ میری بات نہیں ہے۔

۴۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " ستفُترقُ أمتي على ثلاث وسبعين فرُقة كلهن إلى النار ما خلا واحدة ناجية، وكلهم يدّعي تلك الواحدة".

۴۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے اندر تہتر فرقے ہوں گے، ان میں سے سارے فرقے جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے جو جہنم سے نجات پائے گا۔

حالانکہ ان میں ہر ایک فرقہ یہ دعوی کرے گا کہ وہی نجات پانے والا فرقہ ہے۔

۴۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " لعن الله من أحدث في الإسلام حدثا، أو آوىٰ محدثا".

۴۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے، اور انہوں

نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو دین اسلام کے اندر کوئی نئی چیز ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے۔

۴۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن النبي ﷺ خرج إلى المقبرة فقال: " السلام عليكم دار قوم مؤمنين، وإنا إن شاء الله بكم لا حقون، ووددتُ أني رأيتُ إخواني"، قالوا: يا رسول الله، ألسنا بإخوانك؟ قال: "بل أنتم أصحابي، وإنما إخواني الذين يأتون من بعدي وأنا فرطهم على الحوض". قالوا: يا رسول الله، كيف تعرف من يأتي بعدك؟ قال: " أرأيتم لو كان لرجل خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ في خيلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ ألا يعرفُ خيله؟ قالوا: بلىٰ يا رسول الله، قال: فإنهم يأتون يوم القيامة غُرّا مُحَجَّلِينَ منْ أثر الوضوء وأنا فَرَطُهُمْ على الحوْضِ ولَيُذَادَنَّ رجالٌ عنْ حَوْضِي كما يُذادُ البعيرُ الضَّالُّ، فأناديهِمْ ألا هَلُمَّ، فيُقالُ إنهم قدْ بدّلُوا بعْدك، فأقولُ: فسُحْقاً فسُحْقاً"

۴۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ قبرستان کی طرف نکلے اور فرمایا: کہ اے شہر خموشاں مؤمنو! تم پر خدا کی سلامتی ہو، ان شاء اللہ جلد ہی ہم تم سے آملیں گے، میری تمنا (حضور پاک ﷺ) ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں، آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم آپ ﷺ کے دینی بھائی نہیں ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میرے اصحاب ہو، میرے بھائی تو وہ لوگ ہیں جو میرے وصال کے بعد پیدا ہوں گے، اور میری ملاقات ان سے حوض کوثر پر ہوگی، آپ ﷺ کے اصحاب نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ انہیں کیسے پہچانیں گے، جبکہ وہ آپ ﷺ کے بعد پیدا ہوئے ہوں گے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا اس سلسلہ میں کیا خیال ہے کہ کسی شخص کے خوبصورت اور حسین وجمیل گھوڑے کالے اور بھدے رنگ کے گھوڑوں کے ساتھ ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑں کو نہیں پہچانے گا، آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا کیوں نہیں وہ انہیں ضرور پہچان لے گا، پس

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز یہ میرے بھائی وضوء کی برکت سے خوبصورت اور حسین وجمیل صورت میں آئیں گے اور میں ان سے حوض کوثر پر ملوں گا، حالانکہ بہت سے لوگوں کو حوض کوثر سے اس طرح دور کردیا جائے گا جس طرح بھٹکے ہوئے اونٹ کو دور کردیا جاتا ہے تو میں ان کو آواز دوں گا کہ آؤ آؤ، (حوض کوثر پر آؤ) تو کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے دین میں بہت کچھ بدل دیا تھا تو میں کہوں گا کہ تب تو دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔

(۷) ولایت اور امارت کا باب

۴۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: لا يزال هذا الأمر - يعني: الولاية - في قريش ما دام فيهم رجلان - وأشار بإصبعيه - ولكنّ. الويلَ لمنِ افتُتِنَ بالمُلُكِ".

۴۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حکومت وسلطنت یعنی خلافت قریش کے اندر اس وقت تک رہے گی جب تک کہ دو آدمی بھی اس میں رہیں گے، اور آپ نے اپنی دو انگلی سے اشارہ کیا، لیکن تباہی وبربادی ہو اس شخص کے لئے جو شہنشاہیت کے فتنہ میں گرفتار ہو جائے۔

۴۶- قال الربيع: بلغني عن أبي مسعودٍ الأنصاري قال: قال رسول الله ﷺ لقريش: "لن يزال هذا الأمر فيكم وأنتم وُلاتُه مالمْ تُحدِثُوا، فإذا فَعلْتُمُ سلّط الله عليكم شرار خلقه فيلْحُونكُمْ كما يُلْحىٰ هذا القَضِيْبُ" لِقَضيبٍ كان في يده.

۴۶- امام ربیع فرماتے ہیں کہ مجھے ابومسعود انصاریؓ کے حوالے سے معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ نے قریش سے کہا کہ حکومت تمہارے اندر اس وقت تک رہے گی اور تم حکمراں اس وقت تک رہو گے جب تک تم اس کے اندر کوئی نئی چیز ایجاد نہ کردو، اگر تم نے

کوئی نئی چیز ایجاد کی تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بدترین لوگوں کو تم پر مسلط کردے گا جو تم کو حکومت وسلطنت سے اس طرح اتار دیں گے (دور کردیں گے) جس طرح کٹی لکڑی سے چھال اتاری جاتی ہے، اور کٹی ہوئی لکڑی آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی۔

۴۷- قال الربيع: بلغني أن عبادة بن الصامت أقبل حاجاً من الشام، فقدم المدينة، فأتىٰ عثمان بن عفان، فقال له: ألا أخبرک بشیء سمعته من رسول الله ﷺ؟ قال: بلىٰ، قال: سمعتُه يقول: " سيكونُ منْ بعدي أُمراءُ يقرؤون كما تقرؤون ويعملون ما تنكرون، فليس لأولئک عليكم طاعةٌ".

۴۷- امام ربیع فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ ملک شام سے حج کرنے کی خاطر آئے تو وہ مدینہ منورہ بھی تشریف لے گئے اور حضرت عثمان بن عفانؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ کیا میں آپؓ (عثمان) کو ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، حضرت عثمان نے کہا ضرور بتایئے، اس پر حضرت عبادہ بن صامتؓ نے کہا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے حکمراں آئیں گے جو قرآن کو اسی طرح پڑھیں گے جس طرح تم پڑھتے ہو، مگر وہ ایسا عمل کریں گے جو تم ناپسند کرو گے، پس تمہارے لئے ان کی اطاعت ضروری نہیں ہے۔

۴۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک عن النبي ﷺ قال: " من أطاع أمري فقدْ أطاعني، ومنْ عصىٰ أمري فقدْ عصاني، ألا وإن الفتنة ها هنا" وأشار بيده ثلاثا نحو المشرقِ.

۴۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے میرے دین کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میرے دین کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور سن لو! یہاں فتنہ نمودار ہونے والا ہے، اور آپ ﷺ نے فتنہ کا رخ بتانے کے لئے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب تین بار اشارہ کیا۔

۴۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک عن النبي

ﷺ قال: "سبعة يُظلهمُ الله في ظلِّهِ يوم لا ظلَّ إلا ظِلُّه: إمامٌ عادلٌ، وشابٌّ نشأ في عبادة الله عز وجل، ورجلٌ متعلقٌ قلبه بالمسجد إذا خرج منه حتى يعودَ إليه، ورجلان تحابّا في الله اجتمعا وتفرقا على ذلک، ورجلٌ ذكر الله خاليا ففاضت عيناه بالدموع من خشية الله، ورجل دعَتْهُ امرأةٌ ذاتُ حُسنٍ وجمال فقال: إني أخاف الله رب العالمين، ورجلٌ تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما أنفقتْ يمينُه".

۴۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور حضرت انس بن مالک نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات طرح کے لوگوں کو خدا تعالیٰ اپنے سایہ میں اس دن جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہیں ہوگا (یعنی روز قیامت) ان میں سے ایک امام عادل ہے، (انصاف پرور بادشاہ) دوسرا وہ نوجوان جو خدا کی عبادت وریاضت میں پروان چڑھا ہو، تیسرا وہ شخص جس کا دل ہمہ وقت مسجد میں لگا رہتا ہو اس طرح کہ وہ مسجد سے باہر نکلے، اور پھر وہ مسجد واپس آجائے، اور چوتھے وہ دو لوگ جو آپس میں خدا کی خاطر محبت کرنے والے ہوں، اور اسی کی خاطر جدا ہوں، اور پانچواں وہ شخص جو تنہائی میں خدا کا ذکر کرے پھر خوف خدا سے اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں، اور چھٹا وہ شخص جس کو کوئی حسین وجمیل عورت (برائی کے لئے) دعوت دے تو وہ کہے کہ مجھے سارے جہانوں کے پروردگار کا ڈر ہے، اور ساتواں وہ شخص جو صدقہ کرے تو اس طرح اسے پوشیدہ رکھے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

۵۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "من عَمِلَ عملا ليس عليه أمْرُنا فهو ردٌّ".

۵۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ایسا عمل کرے جو ہمارے دین کے خلاف ہو تو اس کا یہ عمل مردود ہے یعنی (قابل قبول نہیں ہے)۔

(۸) خواب کا بیان

۵۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن النبي ﷺ كان إذا انصرف من صلاة الغداة قال: " هل رأى أحد منكم الليلة رؤيا؟ ويقول: إنه ليس يبقىٰ من بعدي من النبوة إلا الرؤيا الصالحة".

۵۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ کیا تم میں سے کسی نے رات میں کوئی خواب دیکھا ہے، اور حضور ﷺ فرماتے کہ میرے بعد نبوت کے حصہ میں سے صرف سچا خواب باقی رہے گا۔

۵۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ قال: " الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة".

۵۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور جابر بن زید نے انس بن مالک کے واسطے سے اور وہ حضور پاک ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: نیک آدمی کا سچا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: أدركتُ ناسا يرْوُون عن النبي ﷺ قال: " الرؤيا من الله والحُلُمُ من الشيطان، فإذا رأىٰ أحدكم ما يكره فليتْفِلْ عنْ يساره ثلاث مرّاتٍ إذا اسْتيقظ، وليتعوّذْ بالله من شرِّها؛ فإنها لنْ تضرّه إن شاء الله". وقال: قال أحدهم: إنّي كنتُ لأرىٰ الرؤيا هي أثقل عليَّ من الجبل، فلمّا سمعْتُ هذا الحديث، فما كنتُ أبالي بها.

۵۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ میں کچھ ایسے لوگوں سے ملا ہوں جو حضور کا حوالہ دے کر روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہوتا ہے، پس جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اپنے داہنے

جانب جب وہ بیدار ہو تین مرتبہ تھک تھکائے، اور اللہ کی پناہ مانگے اس برے خواب کے شر سے بچنے کے لئے اگر اس نے اللہ کی پناہ مانگ لی تو یہ برا خواب اس کو ہرگز نقصان نہیں پہونچا سکتا ہے۔ روای کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں خواب دیکھا کرتا تھا جو میرے اوپر پہاڑ سے بھی زیادہ گراں گذرتے تھے، چنانچہ جب میں نے یہ حدیث سنی تو پھر مجھے ایسے خواب کی کوئی پرواہ نہیں رہی۔

۵۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: " مَنْ أَفْتَىٰ مسْأَلَةً، أو فسَّرَ رُؤيا. .. " الحديث.

۵۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مسئلہ کا فتویٰ یا کسی خواب کی تعبیر بیان کی (یہ حدیث باب العلم میں گذار چکی ہے۔)

۵۵- أبو عبيدة من طريق ابن عمر عن النبي ﷺ قال: " أراني الليلة عند الكعبة فرأيتُ رجلا آدم كأحُسَنِ ما إن يُرىٰ مِنْ آدم الرجال، له لِمَّةٌ كأحسنِ ما إن يُرىٰ من اللِّمَمِ، قد رجَّلها وهي تقْطُرُ ماء، مُتَّكِئاً على عَوَاتِقِ رجُليْنِ يطوف بالكعبة، فسألتُ: منْ هذا؟ فقيل لي: المسيحُ ابنُ مرْيَمَ عليهما السلام، ثم إذا أنا برجل جَعدٍ قَطَطٍ أعْور العينِ اليُمْنَىٰ، كأنها عِنَبَةٌ طافيةٌ، فسألتُ: منْ هذا؟ فقيل لي: المسيحُ الدَّجَالُ".

۵۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عمر سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات مجھے اللہ نے خواب میں دکھایا کہ میں خانہ کعبہ کے پاس ہوں، چنانچہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ وہاں پر میں نے ایک گندمی رنگ کے بہت ہی حسین وجمیل شخص کو دیکھا جیسے کہ گندمی رنگ کے خوبصورت لوگ ہوتے ہیں، جس کی بہت ہی خوبصورت زلفیں تھیں، اور اس نے ان زلفوں کے اندر کنگھی کر رکھی تھی، اور اس کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا، یہ شخص دو لوگوں کے کاندھوں کا سہارا لے کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص

ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ ہیں، پھر میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو نہایت بدصورت گھونگریلے بال والا تھا، داہنی آنکھ کا کانا، گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند ہو، میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے، تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(۹) ایمان: اسلام، اور شریعت کا باب

۵۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عنْ طلحة بن عبيد الله قال: جاء رجل إلى رسول الله مِنْ أهل نَجْدٍ ثائر الرأس يُسْمَعُ دَوِيُّ صوته ولا يُفْقَهُ قوله حتى دنا، فإذا هو يسأل عن الإسلام، فقال له رسول الله ﷺ: "خمسُ صلواتٍ في اليومِ والليلة" قال: هلْ غيرُها؟ قال: "لا، إلا أنْ تطوّع" فقال له رسولُ الله ﷺ: وصيامُ شهرِ رمضانَ". قال: هلْ غيرُه؟ قال: "لا، إلا أنْ تَطوّعَ". ثمَّ قال رسول الله ﷺ: "والزكاةُ"، ثم قال: هلْ غيرها؟ قال: "لا، إلا أن تطوع". قال: فأدْبرَ الرجلُ وهوَ يقولُ: لا أزيدُ على هذا ولا أنقص منه. قال رسول الله ﷺ: "أفْلحَ إنْ صَدقَ".

۵۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے واسطے سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں ایک نجدی شخص بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ آیا، اس کی آواز کی بھنبھناہٹ تو سنائی دے رہی تھی لیکن اس کی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی یہاں تک کہ وہ حضور ﷺ سے قریب ہوگیا تو اس نے آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا کہ اسلام دن اور رات میں پانچ وقت نماز ادا کرنے کا نام ہے، تو اس نے کہا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، البتہ نفلی طور پر جو ادا کرو، پھر حضور نے اس سے فرمایا کہ رمضان مبارک کے مہینہ کا روزہ رکھنا ،اس نے کہا کہ اس کے علاوہ کچھ اور، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں البتہ جو رضا کارانہ ادا کرو یعنی

نفلی طور پر جو رکھو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ زکوٰۃ، اس نے کہا کہ اس کے (زکوٰۃ) علاوہ کچھ اور، آپ ﷺ نے کہا نہیں البتہ خوشی سے جو دے دو، چنانچہ راوی کا کہنا ہے کہ وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ میں اس پر نہ کوئی زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس میں کوئی کمی کروں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر کہا کہ اگر اس نے اپنے کہے ہوئے کو سچ ثابت کر دیا تو کامیاب و کامران ہو گیا۔

٥٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ: "الإحسانُ أن تعمل لله كأنك تراه، فإنْ لم تكنْ تراه فإنه يراك".

٥٧- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم ہر عمل خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر ادا کرو اس طور پر کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، اور اگر یہ کیفیت نہ ہو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو تو یہ سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

٥٨- قال الربيعُ: بلغني عنْ عبادة بن الصامت قال: جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ فقال له: يا نبيَّ الله أيُّ العملِ أفْضلُ؟ فقال "إيمانٌ بالله، وتصديقٌ به، وجهادٌ في سبيله" فقال: أريدُ أهْونَ منْ ذلك، فقال: "لا تَتَّهِمِ الله في شيء قضىٰ لك به".

٥٨- امام ربیع جابر بن زید کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ مجھے عبادہ بن صامت کے حوالے سے پتہ چلا کہ ایک شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے حضور پاک ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے نبی کونسا عمل زیادہ بہتر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ پر ایمان لانا، اس کی تصدیق کرنا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا، اس شخص نے کہا کہ میں ان سے آسان چیزوں کا طلب گار ہوں، تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ پر کسی چیز میں الزام نہ لگادو جس کا اس نے تمہارے حق میں فیصلہ کر دیا ہے۔

٥٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي مسعودِ الأنصاري

قال: أشار النبي ﷺ بيده نحوَ اليَمَنِ فقال: " ألا إنَّ الإيمانَ ها هُنا، وإنَّ الفتنةَ وغلظَ القلوب في الفدّادِينَ عند أصولِ أذنابِ الإبلِ حيثُ يطلُعُ قَرْنا الشيطانِ: ربيعةُ، ومُضَرُ".

۵۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابومسعود انصاریؓ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ابومسعود انصاری نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ فرما کر کہا کہ سن لو کہ ایمان وہاں ہے، اور فتنے وسخت دل ان کاشتکاروں ومویشی والوں کے اندر ہوں گے۔ جہاں سے شیطان کی دونوں سینگھیں نمودار ہوتی ہیں یعنی قبیلہ ربیعہ ومضر کے لوگوں میں۔

(۱۰) شرک وکفر کا باب

٦٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال: " منْ أشركَ ساعةً أحْبِطَ عملُه، فإنْ تابَ جُدِّدَ له العملُ".

۶۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے کسی بھی لمحہ شرک کیا اس کا عمل ضائع ہوگیا، پھر اگر اس نے اسی وقت توبہ کر لی تو اس کا عمل از سر نو بحال کر دیا جائے گا۔

٦١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "يقول اللهُ تباركَ وتعالىٰ: منْ عمِلَ عملاً أشركَ فيه غيري فهو له كلُّه، وأنا أغْنَىٰ الشُّركاءِ عنِ الشركِ".

۶۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی ایسا کام کرے جو میرے لئے ہو پھر اس کے اندر وہ میرے علاوہ کو شریک ٹھہرائے، تو اس کا وہ عمل اسی شریک کے لئے ہے، (کیونکہ میں اور میں تمام شرکاء میں شرک سے بے نیاز ہوں۔

٦٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةَ زوجِ النبي ﷺ قالت: منْ زعَمَ أنَّ محمدا رأى ربَّه فقدْ أعْظمَ على الله الفرْيَةَ".

٦٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضور ﷺ نے اللہ کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ پر سخت جھوٹ بات کہی ہے۔

٦٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ أنه صلَّىٰ بأصحابه صلاة الصبحِ بالحديبيةِ في إثرِ سماء كان من الليلِ، فلمّا انْصرف منْ صلاته أقبل على الناس، فقال: " هل تدْرُونَ ما قال ربُّكم؟ " قالوا: الله ورسولُه أعلمَ. قال: " قال: أصْبحَ منْ عبادي مؤمنٌ وكافرٌ، فأمّا منْ قال: مُطِرْنا بفضْل اللهِ وبرحمتِه فذلك مؤمنٌ بي وكافرٌ بالكواكبِ، وأمّا من قال: مُطِرْنا بِنَوءِ كذا وكذا فذلك كافرٌ بي ومؤمنٌ بالكواكب".

٦٣- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے مقام حدیبیہ میں اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھائی، جب کہ اس روز رات میں بارش ہوئی تھی، چنانچہ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا، انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے: کہ میرے بندوں میں سے بعض نے ایمان کی حالت میں اور بعض نے کفر کی حالت میں صبح کی، تو جہاں تک اس شخص کی بات ہے جس نے یہ کہا کہ ہم پر بارش کا نزول خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے ہوا ہے تو اس نے میرے اوپر ایمان اور ستاروں کے انکار کی حالت میں صبح کی اور جس نے یہ کہا کہ ہمارے اوپر بارش آسمانی برجوں کی وجہ سے ہوئی ہے تو اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔

٦٤- قال الربيعُ: قال أبو عبيدةَ: بلغني عن النبي ﷺ قال: " إنْ كان زيدُ بنُ عمر لأوّل منْ عاب عليَّ عبادة الأصنام والذَّبح عليها، وذلك

أنـي أقبلـتُ من الطّائف ومعي زيدُ بنُ حارثةَ، ومعنا خبزٌ ولحْمٌ، و كانتْ قريشٌ آذتْ زيـدَ بـن عـمـر حتـى خـرج مـن بين أظهُرِنا، فمررْتُ به، وعرضتُ عليه السفُرة، فقال: يابْنَ أخي، أنتُم تذْبحُون على أصنامكُمْ هذه؟ فقلتُ: نعمْ فقال: لا آكُلُهـا، ثـم عاب الأصنام والأوْثانَ ومنْ يُطْعمها ومنْ يدْنو منها" قال رسول الله ﷺ: " والله ما دنوْتُ منْ الأصنام شيئا حتى أكْرَمني اللهُ بالنبوة".

قال: وبُعِثَ رسولُ اللـه ﷺ وهـو ابـنُ أربعينَ سنة، و قُرِنَ معهُ إسرافيـلُ ثـلاثَ سنينِ ولمْ يكُنْ ينزلُ عليه شيء، ثم عُزِلَ عنه إسْرافيلُ، وقُرِنَ معه جبْريـلُ عليه السلامُ فنزلَ عليه القرآنُ عشْر سنين بمكّة وعشر سنين بالمدينة فمات رسول الله ﷺ وهو ابنُ ثلاثٍ وستّينَ سنةً.

۶۴-امام ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے کہاہے کہ مجھے حضور ﷺ کے ذریعہ معلوم ہوا آپ ﷺ نے بتایا کہ زید بن عمرو وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے میرے سامنے بتوں کی پرستش اوران پر ذبیحہ چڑھانے کی مذمت کی تھی، اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب میں طائف سے زید بن حارثہ کے ساتھ واپس آرہا تھا، اور ہمارے پاس روٹی اور گوشت کھانے کو تھااور قریش نے زید بن عمرو کواتنی اذیت دی تھی کہ وہ مکہ سے نکل آئے تھے، چنانچہ طائف کے راستہ میں جب میں ان کے پاس سے گذرااوران کے سامنے کھانا پیش کیا، توانہوں نے کہاکہ تم لوگ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو، تو میں نے کہاکہ ہاں لوگ کرتے ہیں اس پرانہوں نے کہاکہ میں یہ کھانانہیں کھاؤں گا پھران بتوں کی اور ان پر کھانا چڑھانے والوں کی اوران سے قریب ہونے والوں کی مذمت بیان کرنا شروع کردی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ خدا کی قسم میں بتوں سے کبھی قریب نہیں ہوایہاں تک کہ اللہ نے مجھے نبوت سے سرفراز فرمایا۔

راوی کہتے ہیں: کہ حضور پاک ﷺ کو نبوت چالیس سال کی عمر میں عطا گئی، اورتین سال تک حضرت اسرافیل آپ ﷺ کے ساتھ رہے، اس دوران آپ ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی پھر حضرت اسرافیل کو ہٹا کر حضرت جبریل کو آپ ﷺ کے ساتھ کردیا گیا،

پس دس سال تک مکہ کے اندر اور دس سال مدینہ کے اندر آپ پر قرآن نازل ہوا، پھر آپ کا جس وقت وصال ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (٦٣) سال ہو چکی تھی۔

٦٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "رأسُ الكُفرِ نحوَ المشرقِ والفخرُ والخُيَلاءُ في أهلِ الخيلِ والإبلِ، والجهلُ في الفَدَّادِينَ أهلِ الوَبَرِ، والسَّكِينَةُ في أهلِ الغَنَمِ".

٦٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ کفر کا ظہور مشرق کے جانب سے ہے، اور غرور و تکبر اونٹ و گھوڑے پالنے والوں میں ہے اور جہالت و نادانی کاشتکاروں کے اندر ہے، اور نرمی و بردباری بکری کے مالکوں میں (بکری چرانے والوں میں ہے)۔

٦٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "مَنْ قال لأخيهِ: يا كافرُ، فقال لهُ: أنتَ الكافرُ، فقدْ باءَ بالكُفرِ أحدُهما والبادي أظلمُ".

قال الربيعُ: استحقَّ اسْمَ الكافرِ دُونَ صاحبِه لقوْلِه له: يا كافرُ.

٦٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس کے حوالے سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جس نے اپنے بھائی سے اے کافر کہا پھر اس نے جواب میں اسے اے کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک کفر کے بوجھ کو اٹھائے گا اور جس نے ابتداء کی وہ سب سے بڑا ظالم ہوگا۔

٦٧- أبو عبيدة قال: بلغني عن النبي ﷺ أنه قال: "الرِّياءُ يُحْبِطُ العملَ كما يُحْبِطُه الشرْكُ".

٦٧- ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضور ﷺ کے ذریعہ معلوم ہوا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ریاء کاری عمل کو اسی طرح خاک کر دیتی ہے جس طرح شرک عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔

(۱۱) محبت کا باب

٦٨– أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: إذا أحبَّ اللهُ عبدا قال: يا جبريلُ إني قد أحْبَبْتُ عبدي فلانا فأحِبْه، فيُحِبُّه جبريلُ عليه السلامُ، ثم يُنادىٰ في أهل السماءِ: ألا إن اللهَ قد أحبَّ فلانا فأحِبُّوهُ، فيُحِبُّه أهلُ السماءِ ثم يُوضعُ له القبولُ في أهل الأرضِ، وإذا أبْغضَ اللهُ عبداً فَمِثْلُ ذلك".

٦٨–ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ اے جبرئیل میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں توتم بھی اس سے محبت کروتو حضرت جبریل بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان دنیا میں یہ صدا لگائی جاتی ہے کہ سن لو اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے پس تم لوگ بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر دنیا کے اندر (زمین والوں میں) اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے، اور اگر اللہ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ناپسندیدگی والا کا معاملہ فرماتا ہے۔

٦٩– ومن طريقِ أبي هريرةَ قال: قال رسولُ الله ﷺ: "يقولُ اللهُ تباركَ وتعالىٰ يوم القيامة: أينَ المتَحابُّونَ لأجْلي؟ اليومَ أُظِلُّهُمْ في ظِلِّي يوم لا ظِلَّ إلا ظِلِّي".

٦٩– حضرت ابوہریرہ کی سند سے یہ روایت بھی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ روز قیامت خداتعالی فرمائے گا کہ میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے لوگ کہاں ہیں، آج میں انہیں اپنے سایۂ میں پناہ دوں گا، اور آج کے دن میرے سایۂ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔

٧٠–قال أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن معاذ بن جبلٍ

قال: قال رسول الله ﷺ: "يقولُ اللهُ تبارکَ وتعالیٰ: وجَبَتْ مَحبَّتي للمُتحابِّين فيَّ، والمُتجالسِينَ فيَّ، والمُتزاورِينَ فيَّ والمُتدالِّينَ فيَّ.

۷۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے معاذ بن جبل کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، اور میری وجہ سے آپس میں اٹھتے بیٹھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور میری ہی وجہ سے ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں۔

۷۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "قال اللهُ عزَّ وجلَّ إذا أحبَّ عبدي لقائي أحْبَبْتُ لقاءه، وإذا كرِهَ عبدي لقائي كَرِهْتُ لقاءه".

۷۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے: کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ اگر میرا بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں، اور اگر وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۲) تقدیر، احتیاط، اور شگون کا باب

۷۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسولِ الله قال: "كل شيء بقضاء وقدر حتى العجزُ والكيسُ".

۷۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جابر بن زید کہتے ہیں کہ مجھے رسول پاک ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا دارومدار قضاء وقدر پر ہے یہاں تک نادانی و بے وقوفی اور دور اندیشی وعقلمندی بھی قضاء وقدر کے فیصلہ سے خالی نہیں ہے۔

۷۳- قال الربيعُ: بلغني عنْ عبادة بن الصامت قال: قال رسولُ

الـلـه: ”إنَّک لنْ تَجِدَ ولنْ تؤمنَ وتَبْلُغ حيقيقةَ الإيمانَ حتى تؤمن بالقدرِ خيـرهِ وشـره أنه من الله“. قال قلتُ: يا رسولَ اللهِ كيفَ لي أن أعلم خيرَ الـقـدر، وشـره؟ قـال: ” تـعـلـمُ أن مـا أخـطـأک لـمْ يكنْ ليُصيبکَ، وما أصابک لم يكن ليُخْطئک، فإن مُتَّ على غير ذلک دَخلْتَ النار“.

۷۳- امام ربیع فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبادہ بن صامت کے بارے میں معلوم ہوا ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم اس وقت تک نہ مؤمن ہو سکتے ہو اور نہ ہی ایمان کی حقیقت کو پا سکتے ہو جب تک کہ ہر اچھی اور بری چیز کے سلسلہ میں تقدیر پر ایمان نہ رکھو، کیونکہ ہر اچھی اور بری چیز خدا کی جانب سے ہوتی ہے، روای کہتے ہیں کہ میں نے کہا (عبادۃ بن صامت) کہ اے اللہ کے رسول میرے لئے یہ کب ممکن ہوگا کہ میں تقدیر کی اچھی اور بری چیز کے بارے میں جان لوں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس بات کو بخوبی جان لو کہ جو چیز تم کو نہ ملے وہ تم کو نہیں ملنے والی تھی، اور جو چیز تم کو مل جائے وہ تم سے چھوٹنے والی نہیں تھی، پس اگر تمہارا انتقال اس عقیدہ کے خلاف ہوا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔

۷۴- أبو عبيدة قال: قال رسولُ الله ﷺ: ”لا هامة ولا عدْویٰ ولا صـفـر“ قال الربيعُ: ” لاَ عدویٰ“ أي لا يتحوَّلُ شيء من المرض إلى غيـرهِ فيـعـدُو.” ولاهـامة“ كان أهلُ الجاهلية يقولون إذا مات الإنسانُ: خـرجـتْ منْ رأسهِ هامةٌ، وهي التي تقْتله ” ولا صفر“ كانوا في الجاهلية يُـحَـرِّمـون. شهـر صفر عاما، ويُحرِّمون شهر محرَّم عاما، فنهاهم رسولُ الـلـه عـن ذلک كـلـه، وقال آخرونَ إذا مات أحد في الجاهلية: به صفرٌ وهي التي تقتله فنهى النبي ﷺ عن ذلک.

۷۴- ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ دین اسلام کے اندر کسی طرح کی نحوست کا وجود نہیں ہے، نہ الو کی نحوست ہے اور نہ ہی چھوت چھات کی بیماری ہے اور نہ ہی صفر کے مہینہ کی کوئی نحوست ہے، امام ربیع فرماتے ہیں کہ ” لا

عدوی'' کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل نہیں ہوتا اور'' لا ھامۃ'' کا مطلب یہ ہے کہ دور جاہلیت میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سر سے ھامہ پرندہ نکلتا ہے اور یہی اس کو ختم کردیتا ہے، اور'' ولا صفر'' کا مطلب یہ ہے کہ دور جاہلیت کے اندر لوگ ایک سال صفر کے مہینہ کو حرام کرلیتے تھے اور ایک سال محرم مہینہ کو، پس نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو ان تمام خرافات سے منع فرمایا، بعض دوسرے لوگ دور جاہلیت میں یہ مانتے تھے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے تو اس کے ساتھ ایک صفر نامی سانپ ہوا کرتا ہے اور یہی اس کو ہلاک کرتا ہے نبی کریم ﷺ نے ان تمام خرافات سے منع فرمایا ہے۔

٧٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي قال: ”لا يرِدُ هائمٌ على مُصِحٍ“ قال الربيعُ: الهائمُ: الذي جربتْ ماشيتُه أوْ مرضتْ، والمُصِحُّ: الذي ليس في ماشيتِه ما يكرَهُ، يعني لا ينزلُ بماشيتِه عليه فيضُرَّ بِهِ، والضررُ لا يحِلَ.

٧٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور ابن عباس نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی خارش زدہ اونٹ اچھے اونٹ کے قریب نہ جائے، امام ربیع کہتے ہیں کہ'' الھائم' ' سے مراد وہ جانور جو خارش زدہ ہو یا خارش کی بیماری میں مبتلا ہو، اور'' المصح'' سے مراد وہ جانور جس میں کوئی خرابی نہ ہو، یعنی وہ خارش زدہ اونٹ کو لے کر اچھے اونٹ کے پاس نہ آئے تا کہ وہ بھی اسی تکلیف میں مبتلا نہ ہو جائے، کیونکہ تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

(١٣) فتنہ وآزمائش کا باب

٧٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عمر قال: قال رسولُ الله ﷺ: ” ألا إن الفتنة ها هنا“ وأشار بيده نحو المشرق. قال جابر بن زيد: قال ابنُ عباس: والناسُ ينتظرونها بعد رسولِ الله ﷺ حتى تشعَّبتْ

من نحوِ المشرقِ فالناجي من نجى منها، والهالكُ من هلك فيها.

۷٦-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے ابن عمر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار ہوجاؤ یہاں پر ہر فتنہ وآزمائش کا ظہور ہوگا پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا، امام جابر بن زید نے کہا ہے: کہ ابن عمر کا کہنا ہے کہ حضور پاک ﷺ کے وصال کے بعد لوگ اس فتنہ وآزمائش کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ مشرق کے مختلف علاقوں سے فتنے پھوٹ پڑے، چنانچہ جو اس فتنہ سے جو بچ گیا وہ نجات پا گیا، اور جو ان فتنوں میں مبتلا ہوگیا وہ ہلاک ہوگیا۔

۷۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: رسولُ اللهِ ﷺ: "يُوشكُ أن يكونَ خيرُ مال المُسلمِ غنما يتبعُ بها شعف الجبال ومواضع المطرِ يفرُّ بدينه من الفتنة" قال الربيع: شعف الجبال: رؤوسُها.

۷۷-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایک مسلمان کا سب سے بہتر زادراہ وہ بکری ہوگی جس کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش والے مقامات کی طرف جائے گا تا کہ وہ فتنہ وآزمائش سے بچ سکے اور اپنے دین کی حفاظت کر سکے، امام ربیع فرماتے ہیں کہ "شعف الجبال" سے مراد پہاڑ کی چوٹیاں ہیں۔

طہارت کا بیان

(۱۴) پتھر کے استعمال کا باب

۷۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن جابر بن عبدالله قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: "لا تستقبلوا القبلة ببولٍ ولا غائطٍ". قال جابرٌ:

فسألتُ عن ذلک ابن عباس؛ قال: ذلک إذا کان في الصَّحاري والقفار وأما في البيوت فلا بأس لأنه قد حال بين الناس وبين القبلة حيال وهو الجدار.

۷۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے: کہ پیشاب یا پائخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ مت کرو، جابر بن زید کہتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں ابن عباس سے دریافت کیا تو ابن عباس نے فرمایا کہ اس کا خیال اس وقت رکھا جائے گا جب کہ وہ صحراء یا بیابان میں ہو، جہاں تک گھروں کے اندر کی بات ہے تو قبلہ کی طرف رخ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ لوگوں کے درمیان اور قبلہ کے رخ کے درمیان دیوار حائل ہوتی ہے۔

۷۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عبدالله بن عمر قال: دخلتُ على حفصة، فرأيتُ رسولُ الله ﷺ جالسا لحاجته بين لبنتين مُستَدبرَ الكعبةِ مستقبلا بيتَ المقدس، قال أبو عبيدة: قال جابر: فمنْ أجْل هذا أباح ابن عباس استقبال القبلة في البيوتِ.

۷۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنی بہن حفصہ زوجہٴ رسول اکرم ﷺ کے پاس گیا تو میں نے حضور پاک ﷺ کو دو اینٹوں پر بیٹھ کر قضاء حاجت کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کعبہ کی طرف پیٹھ کئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا، ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ امام جابر بن زید نے فرمایا کہ اسی روایت کی وجہ سے حضرت ابن عباس نے گھروں کے اندر قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب یا پائخانہ کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

۸۰- أبو عبيدة عن أبي أيوب الأنصاري صاحب النبي ﷺ قال وهو بمصر: والله لا أدري كيف أصنعُ بهذه الكرائس وقد قال رسول الله ﷺ: "إذا ذهب أحدكم لبول أو غائط فلا يستقبل القبلة،

ولا يستدبرها بفرجه" قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: وقد أتينا على هذا الأمرِ في حديث جابر بن زيد، وقد بيَّنًا ما قيل فيه وما رُوِيَ، والله أعلمُ.

۸۰- ابوعبیدہ نے حضرت ابوایوب انصاری کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری نے مصر میں قیام کے دوران یہ بات بیان کی کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میں بیت الخلاء کے سلسلہ میں کیا معاملہ اختیار کروں، حالانکہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب یا قضاء حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ نہ کرے، اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کرے، امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے کہا ہے: کہ ہم نے اس سلسلہ میں جابر بن زید کی مذکورہ بالا حدیث کے اندر مسئلہ کو واضح کر دیا ہے اور اس سلسلہ میں جو کہا گیا ہے اور جو نقل کیا گیا ہے اس کو بیان کر دیا ہے۔

٨١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال: " أنا لكم مثلُ الوالد أُعلمُكم أمر دينكم" وأمر أن يُستنجَىٰ بثلاثة أحجارٍ، ونهىٰ عن الرَّوث والرِّمَّةِ، وهي: العظامُ الباليةُ.

۸۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے حق میں باپ کے مانند ہوں، تم کو تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دیتا ہوں، اور اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تین پتھروں سے استنجاء کیا جائے اور آپ ﷺ نے لید اور بوسیدہ و پرانی ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا۔

٨٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن ابن مسعود قال: كنتُ مع رسول الله ﷺ حتى إذا أراد القيام إلى حاجة الإنسان قال: " ائتني بالأحجار" قال: فأتيتُه بحجريْنِ وروثةٍ، فاستَنجىٰ بالحجرين، وألقىٰ الرَّوْثَةَ، وقال: "إنها رِكسٌ" قال جابرٌ: وقد سمعتُ ناسا من الصحابة يقولون: إنما نهى النبي ﷺ عن الاستنجاء بالعظم والروث؛ لأن العظم زادُ إخوانكُم من الجن، والروث زادُ دوابِّهِمْ. قال جابر بن زيد: والذي

أدركت عليه ابن عباس يقول: الاستنجاء بثلاثة أحجار.

۸۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا ہے: کہ مجھے ابن مسعود کی بابت یہ معلوم ہوا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کے ہم رکاب تھا، چنانچہ آپ ﷺ قضاء حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ پتھر لے آؤ، ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس دو پتھر اور لید کا ایک ٹکڑا لے کر آیا، آپ ﷺ نے دو پتھروں سے استنجاء کیا اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا: کہ یہ لید ہے، یہ نجس ہے، امام جابر کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے صحابہ کرامؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کہ حضور پاک ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا ہے، کیونکہ ہڈی جنوں کی غذا ہے اور لید جن کے جانورں کا کھانا ہے، اور اسی پر میں نے ابن عباس کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ استنجاء تین پتھروں سے کیا جاتا ہے۔

۸۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: "من توضأ فليستنثر، ومن استَجْمَرَ فلْيُوتِرْ".

۸۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو وضو کرے وہ ناک میں پانی ڈال کر چھینکے اور جو استنجاء میں پتھر استعمال کرے وہ تین پتھر استعمال کرے۔

۸۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ نهىٰ عن البول والغائط في الأجُحِرَة" قال ابنُ عباس: إنما نهىٰ عنْ ذلك عليه السلامُ؛ لأنها مساكنُ إخوانكم من الجن.

۸۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے سوراخوں کے اندر پیشاب یا پائخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے اس سے اس لئے منع فرمایا ہے کیونکہ سوراخ جنوں کے رہنے کی جگہ ہوتی ہے۔

٨٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه كان من أدبه لا يكْشفُ إزاره إذا أراد حاجة الإنسان حتى يقرب من الأرض، قال: وقد مرَّ برسولِ الله ﷺ رجلٌ وهو يريدُ البولَ، فسلَّم عليه، فلمْ يرُدَّ عيله السلام.

٨٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ کے آداب واطوار کے اندر یہ بات داخل تھی کہ جب آپ ﷺ قضاء حاجت کا ارادہ کرتے تو زمین سے قریب ہوکر ہی اپنی ازار کھولتے ، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ کے پاس سے ایک شخص گذرا جب کہ آپ ﷺ استنجاء کرنے جارہے تھے تو اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا مگر آپ ﷺ نے اس کو اس حالت میں سلام کا جواب نہیں دیا۔

٨٦- ومن طريقه عنه عليه السلامُ قال: "لا تستقبلُوا القبلة ببولِ ولا غائط".

٨٦- مذکورہ بالا سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب یا قضاء حاجت کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرکے مت بیٹھو۔

٨٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبيْ ﷺ قال: "لو لا أن أشقَّ على أمتي لأمرْتُهُمْ بالسّواكِ عند كل صلاة، وكل وضوء".

٨٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(١٥) وضو کے آداب اور اس کے فرائض کا باب

٨٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيدعن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال: "إذا استيقظ أحدُكم من نومه فلا يغمسُ يدهُ في الإناء حتى

يغسلها ثلاثا؛ لأنه لا يدري أين باتت يدُه".

۸۸- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور حضرت ابوہریرہ نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھولے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ نیند کے دوران اس کا ہاتھ کہاں کہاں لگا ہے۔

۸۹- أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه قال: " لا وضوءَ لمن لمْ يذكرِ اسم الله عليه".

قال الربيعُ : قال أبو عبيدة: ذلك ترُغيبٌ من النبي ﷺ في نيْل الثواب الجزيل في ذكر الله.

۸۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور حضرت ابن عباس نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ کا نام لے کر وضوء نہیں کرتا اس کا وضو ناقص ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے اندر حضور پاک ﷺ کی طرف سے کثرت ثواب کے حصول کی ترغیب دی گئی ہے۔

۹۰- أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنـه تـوضـأ مـرة مرة فقال: " هذا وضوءٌ لا تقبلُ الصلاة إلا به" ثم توضأ اثـنتين اثنتين، فقال: " من ضاعف ضاعف اللهُ له". ثم توضأ ثلاثا، فقال: " هذا وضوئي ووضوء الأنبياء من قبلي".

۹۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے وضوء میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا اور فرمایا کہ یہ وضوء ہے اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوسکتی، پھر آپ ﷺ نے (دو دو بار اعضاء دھوئے) اور اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے زیادہ کیا اللہ اس کو زیادہ اجر دے گا، پھر آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور کہا کہ یہی میرا

وضوء ہے، اور مجھ سے پہلے انبیاء اسی طرح وضوء کرتے تھے۔

۹۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ :
" خلِّلُوا بين أصابِعِكُمْ في الوضوء قبل أن تُخَلَّلَ بِمَسَامِيرَ منْ نار".

۹۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور حضرت ابن عباس نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوران وضوء اپنی انگلیوں میں خلال کرو قبل اس کے کہ جہنم کی لپٹیں اس میں داخل ہوں۔

۹۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ :
قال" لا إيمان لمنْ لا صلاة له، ولا صلاة لمنْ لا وضوء له، ولا صوم إلا بالكفِّ عنْ محارم اللهِ".

۹۲-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کا ایمان درست نہیں، اور جو وضوء نہ کرے اس کی نماز درست نہیں، اور جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز نہ کرے اس کا روزہ درست نہیں۔

۹۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ:
" ويلٌ للعراقيب من النار، وويلٌ لبُطُونِ الأقدامِ من النار" قال الربيعُ: أراد بذلك النبي ﷺ أن تُعْرَكَ بالماء، ويُبالَغ في غسلها.

۹۳-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے اور ابن عباس نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے ایڑیاں اور تلوے ہلاک اور خاکستر ہوں، امام ربیع نے فرمایا کہ اس کے ذریعہ حضور پاک ﷺ یہ چاہتے تھے کہ دوران وضوء ایڑیوں اور تلوؤں کو پانی سے خوب تر کیا جائے اور ان کو اچھی طرح دھویا جائے۔

۹٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ: قال لِلَقِيطِ بن صُبْرَةَ: " إذا استنشقت فأبلغْ إلا أن تكونَ صائما".

۹۴-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے لقیط بن صبرہ سے فرمایا کہ جب تم ناک میں پانی ڈالو تو اچھی طرح ناک صاف کرو البتہ اگر تم روزے سے ہو تو ایسا نہ کرو۔

٩٥- وفي روايةٍ أخرىٰ عن ابن عباس بهذا السند: إنه قال لِلُقَيطِ بن صُبُرة أو لغيره: "إذا توضأتَ فَضَعُ في أنفِكَ ماءً، ثم اسْتَنْثِرْ".

۹۵-اور میں ایک دوسری روایت اسی سند سے ابن عباس سے یہ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے لقیط بن صبرہ سے یا کسی دوسرے سے یہ فرمایا کہ جب تم وضوء کرو تو ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، اور ناک صاف کرو۔

٩٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عنْ رسولِ الله ﷺ أنه تمضمضَ واستَنُشقَ منُ غرُفةٍ واحدة".

۹۶-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے یہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک چلو پانی لے کر کلی کی اور اسی کو ناک میں ڈالا۔

٩٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رسول الله ﷺ كان مُتَّخِذا منديلا يمسحُ به بعد الوضوء، وكان بعض أزواجه يناوله إياه، فيُجَفِّفُ به. قال الربيع: قال أبو عبيدة: المعُمولُ به عندنا أن لا يمسح أعضاءهُ بعد الوضوء، وهو استحُبابٌ منُ أهل العلم، وترغيبٌ منهم في نيل الثواب ما دام الماء على أعضائه.

۹۷-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے بیان کیا ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ رسول ﷺ رومال رکھتے تھے اور وضوء کے بعد اس سے وضوء کا پانی پوچھتے تھے، لہٰذا جب آپ ﷺ وضوء کرتے تو آپ کی کوئی زوجہ مطہرہ اس کو دے دیتی تھیں اور آپ ﷺ اس سے پانی خشک کر لیتے تھے، امام ربیع فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ ہمارے

یہاں معمول یہ ہے کہ وضوء کے بعد اعضاء نہ پوچھے جائیں، اور اہل علم کے یہاں یہی مستحب ہے اور ان کی جانب سے یہ ایک ترغیب ہے تاکہ جب تک اعضاء پر پانی رہے گا ثواب ملتا رہے گا۔

٩٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ: أنه مسح ببعض رأسه في الوضوء.

٩٨-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور ابن عباس نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے وضوء کے دوران سر کے ایک حصہ کا مسح کیا۔

٩٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ أن رسولَ الله ﷺ قال: " الأُذُنانِ من الرأس". قال وبلغني عنه عليه السلام أنه غرف غرفة واحدة فمسح بها رأسه وأذنيه.

٩٩-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں کان وضوء کے اندر سر میں شمار ہوں گے، اور جابر بن زید نے مزید فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ایک چلو پانی لیتے اور اس پانی سے سر اور دونوں کانوں کا مسح کرتے تھے۔

(١٦) وضوء کے فضائل کا باب

١٠٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ قال: " ألا أخبركم بما يمحو اللهُ به الخطايا، ويرفع به الدرجات: إسباغ الوضوء على المكاره، وكثرة الخطىٰ إلى المساجد، وانتظارُ الصلاةِ بعد الصلاةِ، فذلكم الرباطُ" قالها ثلاثا.

١٠٠-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ

اعمال نہ بتاؤں جن کی برکت سے اللہ گناہ مٹاتا ہے اور درجے بلند فرماتا ہے، وہ اعمال یہ ہیں: کہ تکلیف اور ناگواری کے باوجود پوری طرح کامل وضو کرنا، اور مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر رہنا، یہی حقیقی سرحد ہے آپ ﷺ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

۱۰۱ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال النبي ﷺ: "إذا توضأ العبدُ المسلمُ فغسل وجهه خرج من وجهه كلُّ خطيئةٍ نظر إليها بعينه آخر قطرِ الماء، فإذا غسل يديه خرجتْ منهما كلُّ خطيئة بطشها بهما، ثم كذلك حتى يخرُجَ نقياً من الذنوب".

۱۰۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلم بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے اور اس پر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ سارے گناہ دھل جاتے ہیں جو اس کی آنکھ سے سرزد ہوئے ہیں، اس کے بعد جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ جو اس کے ہاتھ سے صادر ہوئے تھے پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتے ہیں، یہاں تک کہ وضو سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی وہ گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

۱۰۲ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن النبي ﷺ خرج إلى المقبُرة... الحديثُ مذكورٌ في باب الأمة.

۱۰۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک روز قبرستان کی طرف نکلے یہ حدیث اُمۃ کے ذکر کے باب میں گذر چکی ہے۔

۱۰۳ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عثمان بن عفان أنه جلس على المقاعد، فجاء المُؤذِّنُ فأذن لصلاة العصر فدعا بماء فتوضأ، ثم قال: والله لأحدِّثنَّكُم حديثا لو لا أنه في كتاب الله ما

حـدَّثْتُـكُـمُـوْهَ. ثـم قـال: سـمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: "ما منْ امْرِىءٍ يتـوضـأ فيُـحْسنُ وضوءَهُ لصلاته ثم يصليها إلا غفر الله له ما بينها وبين الصلاةِالأخرىٰ حتي يصليها".

قـال الربيعُ: يريد بقوله: "لو لا أنه في كتاب الله": قولَ الله عز وجـل ﴿وأقـم الـصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرىٰ للذاكرين﴾

۱۰۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت عثمان بن عفان کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ بازار کے اندر کسی محفل میں بیٹھے تھے کہ مؤذن صاحب آئے اور انہوں نے نماز عصر کی اذان دی، حضرت عثمان نے وضوء کا پانی طلب کیا اور وضوء فرمایا، پھر فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جس کا تذکرہ اگر قرآن کے اندر نہ ہوتا تو میں اس کو بیان نہ کرتا، پھر حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے حضور پاک ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی شخص وضوء کرتا ہے اور نماز کی خاطر وہ اچھے انداز سے وضوء کرتا ہے پھر اس وضوء سے نماز ادا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس نماز سے دوسری نماز کے مابین کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، امام ربیع فرماتے ہیں کہ ان کے اس قول (لو لا أنـه فـي كتاب الله) کا مطلب خدا کا یہ قول ہے: "وأقـم الـصـلاة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين" (سورۃ ہود: ۱۱۴)

ترجمہ: اور دیکھو نماز قائم کرو، دن کے دونوں سروں پر، اور کچھ رات گذرنے پر، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں، یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کو یاد رکھنے والے ہیں۔

(۱۷) واجبات وضوء کا باب

۱۰۴- أبـو عبيـدة عـن جـابـر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "الوضوءُ من المذْيِ، والغُسلُ من المنِيِّ".

۱۰۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مذی کے (خروج) سے وضوء واجب ہوتا ہے اور منی کے خروج سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۱۰۵ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عنْ علي بن أبي طالب أنه أمر المقداد بن الأسود أن يسأل النبي عن رجل دنا من أهله فخرج منه المذْيُ؛ ماذا عليه؟ قال عليٌّ: فأنا أستحيي من رسول الله ﷺ أن أسأله من أجل ابنته عندي، فجاء المقدادُ إلى رسولِ الله ﷺ، فسأله عن ذلك، فقال: " إذا وجد أحدُكم ذلك فلْيَنْضَحْ ذكرَه بالماءِ، ثم يتوضّأ وضوءَ الصلاة.

۱۰۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت علی بن ابی طالب کے متعلق معلوم ہوا کہ انہوں نے حضرت مقداد بن اسود کو حکم دیا کہ حضور اکرم ﷺ سے دریافت کرو کہ ایک شخص جو اپنی بیوی سے ملتا ہے چنانچہ مذی نکل جاتی ہے تو مذی کے نکلنے پر وہ کیا کرے گا؟ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے حضور ﷺ سے اس بارے میں پوچھنے میں شرم آتی تھی کیونکہ آپ ﷺ کی لڑکی حضرت فاطمہ میرے نکاح میں ہیں، چنانچہ حضرت مقداد حضور ﷺ کی خدمت میں گئے اور انہوں نے اس سلسلہ میں آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو مذی نکل آئے تو اس کو اپنی شرمگاہ پانی سے دھو لینی چاہئے، پھر نماز کی طرح وضوء کرے۔

۱۰۶ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال بلالٌ: حدَّثني أبوبكر الصديقؓ أنه سمع رسولَ الله ﷺ يقولُ: " لا يُتوضّأ من طعام أحلَّ اللهُ أكلَه".

۱۰۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت بلالؓ نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول پاک ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس کھانے کو کھا کر وضوء

نہیں کیا جائے گا جس کا کھانا اللہ نے حلال کیا ہے۔

۱۰۷ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "الغيبةُ تُفطّرُ الصائمَ وتنقض الوضوءَ".

۱۰۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت، چغل خوری روزہ دار کے روزے کو فاسد کر دیتی ہے اور وضوء کو توڑ دیتی ہے۔

۱۰۸ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "إذا شكَّ أحدُكم في صلاته، فلا ينصرفُ حتى يسمع صوتا، أو يَشُمَّ ريحا".

۱۰۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کسی شخص کو دوران نماز وضوء کے ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو وہ نماز توڑ کر نہ نکلے یہاں تک کہ وہ ہوا کی آواز سن لے، یا اس کی بو سونگھ لے۔

۱۰۹ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "إذا مسّتِ المرأةُ فرْجَها فلْتتوضأ".

۱۰۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی عورت وضوء کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو پھر دوبارہ وضوء کرے۔

۱۱۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عُروةَ بن الزبير يقولُ عنْ عائشةَ رضي الله عنها أنها قالتْ: "يُقبّلُني رسولُ الله ﷺ ثم يُصلّي، ولا يتوضّأ".

۱۱۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت عروۃ بن زبیر کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے یہ کہتے تھے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ میرا بوسہ لیا کرتے تھے

پھر نماز پڑھتے تھے اور وضوء نہیں کرتے تھے۔

١١١ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ: "منْ قاءَ أو قلس فليتوضّأ".

١١١- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے منہ بھر کر یا تھوڑی قے کی اس کو از سر نو وضوء کرنا چاہئے۔

١١٢ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةؓ قالتْ: " فقدْتُ رسولَ الله ﷺ ذات ليلةٍ فوجدْتُه يُصلي، فطلبْتُه فوقعتْ يدي على أخمصِ رجْليْهِ وهما مَنْصُوبتان، وهو يقولُ: أعوذُ بعفوكَ من عِقابك وبرضاك من سُخْطِك". قال جابرٌ: وهذا الحديثُ يدلُّ على إزالةالوضوءِ من مس الرجلِ امْرأتَهُ.

١١٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور وہ حضرت عائشہؓ کے ذریعہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات حضور پاک ﷺ کو نہیں پایا تو میں نے آپ کو تلاش کیا، تو میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، چنانچہ جب میں نے انہیں ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کے تلوے سے ٹکرایا اور آپ ﷺ کے دونوں پاؤں سجدہ کی حالت کی وجہ سے کھڑے تھے، اور آپ ﷺ یہ دعا کررہے تھے کہ اے اللہ میں تیرے عفو وکرم اور رضاء وخوشنودی کی پناہ چاہتا ہوں تیری ناراضگی اور تیرے عذاب سے بچنے کے لئے۔

١١٣ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قالتْ عائشةُؓ: " قدَّمنا لرسول الله ﷺ حَيْساً مُلَتَّتاً بِسَمْنٍ فأكل منه ولم يتوضّأ".

قال الربيعُ: الحَيْسُ: السَّوِيقُ المُلَتَّتُ بالسمنِ.

١١٣- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی ملا ہوا ستو پیش کیا، تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا پھر (نماز کے لئے) آپ ﷺ نے ستو کھانے کی وجہ سے

وضوء نہیں کیا۔

امام ربیع فرماتے ہیں: کہ ''الحَيْسُ '' سے مراد گھی ملا ہوا ستو ہے۔

۱۱۴ - أبو عبيدة عن ضمام بن السائب قال: بلغني عن ابن عباس يروي عن النبيﷺ قال: "ليس على من مسَّ عجُم الذَنَبِ وضوءٌ، ولا على من مس مَوْضعَ الاستحداد وضوءٌ".

۱۱۴- ابوعبیدہ نے ضمام بن سائب کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ابن عباس کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ حضور پاک ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے پیچھے کے حصہ کے خاص مقام کو چھوا اس پر وضو نہیں ہے اور نہ اس پر وضوء ہے جس نے بال کاٹنے کی جگہ کو چھوا یعنی زیر ناف۔

۱۱۵ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " القيءُ والرُّعافُ لا ينقضان الصلاةَ، فإذا انفلتَ المُصلي بهما توضأ وبنى على صلاته".

۱۱۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضو پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قے اور نکسیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی ،لہذا نمازی ان دونوں کی وجہ سے وضوء کرنے جائے گا اور اپنی باقی نماز پوری کرے گا۔

۱۱۶ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن رسول اللهﷺ أُتِيَ بِكَتِفٍ مُؤرَّبةٍ فأكل ثم صلّى ولم يتوضأ.

قال الربيعُ: المؤرّبةُ: المُوفَّرةُ.

۱۱۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکری کی موٹی دست پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اس کو تناول فرمایا پھر نماز ادا کی لیکن وضوء نہیں کیا۔

امام ربیع فرماتے ہیں: کہ ''المؤرَّبۃ'' کا مطلب بھرا ہوا ہے۔

۱۱۷ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي

ﷺ أنه قال: "إذا مسَّ أحدُكم ذكرَه فليتوضأ".

۱۱۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو (وضوء کی حالت میں) چھوئے تو اس کو (پھر سے) وضوء کرنا چاہئے۔

۱۱۸ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عُروة بن الزبيرِ قال: دخلتُ على مروان بن الحكم قال: فتذاكرْنا ما كان من نقضِ الوضوء قال: مروانُ: منْ مسَّ ذكرَه فليتوضأ. قال: فقلتُ له: ما أعلمُ ذلك. فقال مروانُ: أخبرتْني بُسرةُ بنتُ صفوانَ أنها سمعتْ رسولَ الله ﷺ يقولُ: "إذا مسَّ أحدُكم ذكره فليتوضأ.

۱۱۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے عروہ بن زبیر سے نقل کیا ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ (ایک روز) میں مروان بن حکم کے پاس پہونچا، (راوی کہتے ہیں) اور ہم نے وہاں وضوء کے توڑنے والی چیزوں کا مذاکرہ کیا، راوی کہتے ہیں کہ مروان نے کہا کہ جس نے اپنی شرمگاہ کو چھوا (وضو کی حالت میں) تو وہ وضوء کرے، عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اس بارے میں نہیں معلوم کہ شرمگاہ کے چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس پر مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے بتایا ہے کہ انہوں نے حضور پاک ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس نے وضوء کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوا، وہ دوبارہ وضوء کرے۔

(۱۸) نواقض وضوء کا باب

۱۱۹ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: سجد رسولُ الله ﷺ حتى غطَّ فنفخ فقام فصلى، فقلتُ: يا رسولَ الله قد نمت. فقال: "إنما الوضوءُ على منْ نام مضْطجعا".

۱۱۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ (ایک مرتبہ) سجدہ میں گئے اور سجدے میں ہی میں نے آپ ﷺ کے سونے کی آواز سنی، پھر آپ ﷺ سجدے سے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی میں نے یہ دیکھ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ تو سوگئے تھے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضوء اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو (وضوء کی حالت میں) چت لیٹ کر سوجائے۔

۱۲۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "العينان وكاءُ الدُّبرِ".

قال الربيعُ: الوكاءُ: الخيطُ الذي يشدُّ به فم القِربَة.

۱۲۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں پیچھے کے مقام کو روکنے کا ذریعہ ہیں یعنی (جاگتے وقت انسان خروج ریح کو سمجھتا اور محسوس کرتا ہے اور نیند کی حالت میں نہ سمجھ سکتا ہے اور نہ محسوس کرسکتا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "الوکاء" اس دھاگے کو کہتے ہیں جس سے مشکیزہ کے منہ باندھا جاتا ہے۔

۱۲۱ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: كان أصحابُ رسولِ اللهﷺ ينامون جلوسا حتى تخفُقَ رؤسُهم، ثم يُصلون ولا يتوضؤون، والنبي ﷺ يشاهدهم على تلك الحالة، ولا يأمرهم بإعادة الوضوءِ.

۱۲۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے روایت کیہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ کے اصحاب نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے سوجایا کرتے تھے یہاں تک کہ نیند کے خمار سے ان کے سر جھکنے لگتے تھے پھر وہ نماز ادا کرتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے، اور نبی کریم ﷺ بذات خود ان کی اس حالت کا مشاہدہ کرتے لیکن انہیں دوبارہ وضوء کرنے کو نہیں کہتے تھے۔

۱۲۲ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: وقد بلغني عن عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ أنه ينام قاعدا ثم يصلي ولا يتوضأ.

۱۲۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ بیٹھے بیٹھے نماز میں سوجایا کرتے تھے پھر باقی نماز پڑھتے تھے اور وضوء نہیں کرتے تھے۔

(۱۹) خفین پر مسح کرنے کا باب

۱۲۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: ما رأيتُ رسولَ الله صلی اللہ علیہ وسلم مسحَ على خفِّه قطُّ.

۱۲۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خف پر مسح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۲۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: ما رأيتُ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مسح على خفه قط، وإني وددْتُ أن يقطع الرجلُ رجْليه من الكعْبينِ، أو يقطعَ الخفينِ من أن يمسح عليهما.

۱۲۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی خف پر مسح کرتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں چاہتی ہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کہ آدمی اپنے پیر کو ٹخنوں سے کاٹ لے، یا وہ اپنے دونوں خف کاٹ لے یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ خفین پر مسح کرے۔

۱۲۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: أدركتُ جماعةً من أصحاب رسولِ الله صلی اللہ علیہ وسلم فسألتُهم: هلْ يمسح رسولُ الله صلی اللہ علیہ وسلم على خفيه؟ قالوا: لا. قال جابرٌ: كيف يمسح الرجلُ على خفيه والله تعالىٰ يُخاطبُنا في كتابه بنفس الوضوء؟! والله أعلمُ بما يرْويه مُخالفونا في أحاديثهم.

۱۲۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید

نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کے اصحاب کی ایک بڑی تعداد سے ملاقات کی اور میں نے ان سب سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خفین پر مسح کرتے تھے، ان سب نے فرمایا نہیں، امام جابر کہتے ہیں کہ کیسے کوئی شخص اپنے خفین پر مسح کرے گا، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن) کے اندر اپنے بندوں کو وضوء سے مخاطب کیا ہے اور خدا ہی اس کو بہتر جانتا ہے جس کو ہمارے مخالفین اپنی حدیثوں میں بیان کرتے ہیں۔

١٢٦ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عليٍّ بن أبي طالبٍ أنه انكسر إحدىٰ زَنْدَيْهِ، فسأل النبي ﷺ: أن يمسح علىٰ الجبائر، قال له: "نعم".

١٢٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی بن ابوطالبؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان کے ہاتھ کا ایک گٹہ ٹوٹ گیا تھا تو انہوں نے حضور پاک ﷺ سے پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پٹی پر مسح کرنا جائز ہے۔

١٢٧ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةؓ قالتْ: "لأن أحملَ السكينَ علىٰ قدميَّ أحبُّ إليَّ مِنْ أن أمسح على الخفين".

١٢٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے: کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں اپنے دونوں پاؤں پر چھری رکھ لوں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں خفین پر مسح کروں۔

١٢٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رسول الله ﷺ كان متخذا منديلا يمسح به بعد الوضوء، وكان بعضُ نسائِهِ يُناولُه إياهُ ويُجَفِّفُ به، والحديثُ مذكورٌ في باب آداب الوضوء.

١٢٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ رومال رکھتے تھے جس سے آپ ﷺ وضوء کے بعد وضوء کا پانی پوچھتے تھے اور آپ کو یہ رومال آپ ﷺ کی کوئی بیوی دیا کرتی تھیں

اور آپ ﷺ اس سے پانی پوچھتے تھے، یہ حدیث آداب وضوء کے باب میں گذر چکی ہے۔

۱۲۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ: أنه مسح ببعضِ رأسه في الوضوء.

۱۲۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے وضوء میں سر کے ایک حصہ کا مسح کیا۔

۱۳۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ أن رسول الله ﷺ قال: "الأُذُنان من الرأس" قال: وبلغني عنه عليه السلام أنه غرف غرُفة فمسح بها رأسه وأُذُنَيه.

۱۳۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (وضوء کے اندر) دونوں کان سر کے ساتھ شمار کئے جائیں گے اور امام جابر بن زید نے مزید فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ایک چلو پانی لیتے اور اس پانی سے اپنے سر اور دونوں کان کا ایک ساتھ مسح کرتے تھے۔

(۲۰) وضوء کی فضیلت کا باب

۱۳۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أُبيّ بن كعب قال: قال رسول الله ﷺ: "إن لبدءِ الوضوءِ شيطانا يُقالُ له: الولهَانُ، فاحذروه" قال الربيعُ: وإنما قيل له الولهانُ لأنه يُلهي النفوس.

۱۳۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے ابی بن کعب کے ذریعے سے معلوم ہوا وہ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وضوء کے شروع کرتے ہی ایک شیطان آتا ہے جس کو ولہان کہا جاتا ہے، پس تم اس شیطان سے بچو۔ امام ربیع کہتے ہیں کہ اس کو ولہان اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ دلوں کو غفلت میں ڈالتا ہے۔

۱۳۲ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: " يعقدُ الشيطان على قافية أحدكُم إذا هو نام ثلاث عقدات، يضرب مكان كل عقدة: عليك ليلا طويلا فارقدْ، فإذا استيقظ وذكر الله انحلَّتْ عقدةٌ، فإذا توضأ انحلتْ عقدة، فإذا صلَّىٰ انحلتْ عقدةٌ، فيصبحُ نشيطا طيِّب النفس، وإلا أصبح خبيثَ النفسِ كسلان".

۱۳۲۔ ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روات کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کی جگہ پر یہ کہتا ہے کہ تمہارے لئے ابھی بہت رات ہے پس بے فکر سوتے رہو، پھر جب آدمی نیند سے بیدار ہوتا ہے اور اللہ کا ذکر کرلیتا ہے (یعنی سوکر اٹھنے والی دعا پڑھ لیتا ہے) تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر اس نے وضوء کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر اس نے نماز (فجر) پڑھ لی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے، اور وہ شخص نشیط وخوش مزاج ہوکر صبح کرتا ہے۔ ورنہ وہ سست اور بری طبیعت کے ساتھ صبح کرتا ہے۔

۱۳۳ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: حان وقتُ الصلاة فالتمس الناس وضوءا فلمْ يجدوه، فأُتِي رسولُ الله ﷺ بوضوء فوضع يده في الإناءِ فأمر الناس أن يتوضؤوا. قال أنس: فرأيتُ الماء ينبُعُ منْ تحْتِ أصابعِ النبي ﷺ فتوضؤُوا إلى آخرهم.

قال الربيعُ: الوضوءُ بفتح الواو وهو الماءُ الذي يتوضأ منه، والوضوءُ بضمِ الواو، وهو الفعلُ.

۱۳۳۔ ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کی بات ہے کہ نماز کا وقت ہوگیا تو لوگوں کو وضو کے پانی کی تلاش ہو، مگر تلاش وجستجو کے بعد بھی وہ پانی نہ پاسکے، پھر حضور پاک ﷺ کے پاس وضوء کا تھوڑا سا پانی لایا گیا، چنانچہ آپ ﷺ نے

اپنا ہاتھ برتن میں رکھا، اور لوگوں کو وضوء کرنے کا حکم دیا، حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ رہا ہے پھر تو تمام لوگوں نے اس پانی سے وضوء کیا۔

امام ربیع فرماتے ہیں: کہ وضوء واؤ کے فتحہ کے ساتھ اس پانی کو کہتے ہیں جس سے وضوء کیا جاتا ہے، اور وضوء واؤ کے ضمہ کے ساتھ وضوء کا عمل ہے۔

(۲۱) موجبات غسل کا باب

۱۳۴ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " الوضوءُ من المذْي، والغسُلُ من المنيِّ".

۱۳۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مذی کے نکلنے سے وضوء کیا جائے گا، اور منی کے نکلنے پر غسل واجب ہوگا۔

۱۳۵ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سألتُ عائشةَ؛ هلْ كان يغتسلُ رسولُ الله ﷺ منْ جماعٍ ولم يُنزِلْ؟ قالتْ: كان رسولُ الله ﷺ يَصْنعُ بنا ذلك ويغتسلُ ويأمرُنا بالغسلِ ويقولُ: " الغسلُ واجبٌ إذا التقىٰ الخِتَانان".

۱۳۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا حضور پاک ﷺ مباشرت کے بعد جب کہ انزال نہ ہوا ہو، غسل فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ ہمارے ساتھ مباشرت کرتے تھے اور غسل کرتے تھے اور ہمیں بھی غسل کا حکم دیتے تھے اور کہتے تھے کہ دو شرمگاہوں کے آپس میں ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۱۳۶ - قال جابرٌ: قالتْ عائشةُ: يقولُ النبي ﷺ: "إذا قعد الرجلُ من المرأةِ بين شعُبها وجب الغسلُ".

۱۳۶- حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کی دونوں رانوں کے درمیان بیٹھ جائے تو اس پر غسل واجب ہے، (یعنی اپنی شرمگاہ کو بیوی کی شرمگاہ سے ملالے)

١٣٧ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عنْ أبي بن كعب قال: قال رسولُ الله ﷺ: " الماءُ من الماء" يعني: لا يكونُ الغسلُ علىٰ الرجلِ حتى يُنزِلَ ولوِ التقىٰ الختانان، قالتْ عائشةُ وأمُّ سلمةَ زوجا النبي ﷺ:

كان رسولُ الله ﷺ يفعلُ ذلك، ويغتسلُ، ويأمرُ نساءهُ بالغسلِ ويقولُ: " إذا التقىٰ الختانان فالغسلُ واجبٌ أنزل الرجلُ أو لم ينزلْ" واللهُ أعلمُ بما يُروىٰ عن أبيٍّ بن كعب، وهو من علماءِ الصحابةِ، وفضلائها.

۱۳۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ مجھ تک ابی بن کعب کی روایت پہونچی کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غسل منی کے نکلنے سے واجب ہوتا ہے، یعنی غسل اس وقت واجب ہوگا جب انزال ہو چاہے میاں بیوی کی شرمگاہ مل ہی کیوں نہ گئی ہو حالانکہ ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح کرتے تھے، اور غسل فرماتے تھے اور اپنی بیویوں کو بھی غسل کرنے کا حکم دیتے تھے، اور کہتے تھے کہ اگر التقاء ختانان ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے مرد سے انزال ہو یا نہ ہو، ابی بن کعب سے جو روایت نقل کی جاتی ہے اس کے بارے میں خدا ہی کو صحیح علم ہے، حالانکہ ابی بن کعب کا شمار صحابہ کرامؓ کی علماء اور فضلاء جماعت میں ہوتا ہے۔

١٣٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: جائتْ امْرأةٌ إلىٰ رسولِ الله ﷺ فقالتْ: بَرِحَ الخفاءُ يا رسولُ الله؛ المرأةُ ترىٰ في النوم ما يرىٰ الرجلُ. فقال رسولُ الله ﷺ: " عليها الغسلُ إذا أنزلتْ".

۱۳۸-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے ابن عباس کی سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ (ایک روز) ایک عورت حضور کی خدمت میں تشریف لائی اوراس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول پردہ اٹھ گیا، یعنی اگر کوئی عورت خواب میں اسی طرح دیکھتی ہے جس طرح ایک مرد دیکھتا ہے تو اس پر کیا واجب ہوگا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر انزال ہوتا ہے تو اس پر غسل واجب ہوگا۔

۱۳۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن زيد بن ثابت قال: بلغني أن أم سليمٍ امرأةَ أبي طلحةَ الأنصاريِّ جائتْ إلى رسولِ الله ﷺ فقالتْ: يا رسول الله، إن الله لا يستحيي من الحق، هل علىٰ المرأة، من غسل إذا هي احتلمت؟ قال: " نعم إذا رأتِ الماء". قال جابرٌ: وقد جاء في روايةٍ أُخرىٰ عن كثير من الصحابة إزالة الغسلِ عنها إلا الوضوء.

۱۳۹-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے زید بن ثابت کی سند سے نقل کیا ہے کہ زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوطلحہ انصاری کی بیوی ام سلیم حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اورانہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ حق کے اظہار سے نہیں شرماتا ہے تو کیا عورت پر غسل واجب ہوگا اگر اس کو احتلام ہوگیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر اس نے پانی دیکھا ہے تو اس پر غسل واجب ہوگا، امام جابر کہتے ہیں کہ بہت سے صحابہ سے یہ منقول ہے کہ اس حالت میں عورت پر وضوء واجب ہے نہ کہ غسل واجب ہے۔

(۲۲) غسل جنابت کی کیفیت کا باب

۱۴۰- أبو عبيدة عن جابر عن عائشةَ زوج النبي ﷺ قالتْ: كان رسولُ الله ﷺ إذا أرادَ الغسل من الجنابة بدأ فغسل يديهِ ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاةِ ثم يُدْخِلُ أصابعه في الماء، ويُخَلِّلُ بها أصولَ شعرِ رأسه، ثم يصُبُّ على رأسه ثلاث مرّاتٍ بيده، ثم يفيض الماء على جسده

كله، وهذا بعد الاستنجاء.

۱۴۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ جنابت کی وجہ سے غسل کا ارادہ فرماتے تھے تو پہلے آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر اسی طرح وضو کرتے تھے (جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے) پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے تھے اور ان انگلیوں کے ذریعہ اپنے سر کے بال کا خلال کرتے تھے، پھر اپنے ہاتھ سے تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے تھے، پھر آپ ﷺ اپنے پورے جسم اطہر پر پانی ڈالتے تھے، آپ ﷺ اس غسل سے پہلے استنجا بھی کرلیا کرتے تھے۔

۱۴۱ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: تحت كل شعرة جنابة، فبلوا الشعر، وأنقوا البشر".

۱۴۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسم کے ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لئے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھوؤ، اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے اس کی بھی اچھی طرح صفائی کرو۔

۱۴۲ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: : بلغني عن رسول الله ﷺ قال: " أمرني حبيبي جبريلُ أنْ أغسلَ فِنِيكَتي وَعَنْفَقَتي وَعَنُقُفَتي عندَ الجنابةِ".

قال الربيعُ: قال أبوعبيدةُ: وعليه مع ذلك غسلُ رُفْغَيْهِ ومأبضَيْهِ ومسْرُبتِهِ وسُرَّتِهِ وكلِّ ما بطن من جسده، قال الربيعُ: الفنيكةُ: هي المسرُبة التي في وسط الشارب، والعنفقةُ: هي المسرُبةُ التي في الرقبة من خلف قفاء الرأس، والعنقفةُ: هي الشعيراتُ المنحازةُ من اللِّحيةِ تحت الشفة السفلىٰ، والرفغان: ما بين الذكر والفخذين، والمأبضان: ما تحت الركبتين، والمسربةُ: هي التي فصلت الصدر إلى السرة.

۱۴۲-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے بیان کیا کہ مجھے حضور پاک ﷺ کی روایت پہونچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میرے دوست جبرئیلؑ نے حکم دیا کہ میں جنابت کی حالت میں موچھوں کے درمیان کا حصہ، اسی طرح گردن کے پیچھے کا حصہ، اور داڑھی کے نیچے کے حصے کے بکھرے ہوئے بالوں کو دھوؤں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ساتھ جنبی پر یہ بھی ضروری ہے کہ شرمگاہ کے اور ران کے درمیان کا حصہ، اور سینہ اور ناف کے درمیان کا حصہ، اور اسی طرح جسم کے چھپے ہوئے حصہ کو بھی دھوئے، امام ربیع کہتے ہیں کہ ''الفنیکة'' اس درمیانی حصہ کو کہتے ہیں جو موچھوں کے درمیان ہوتا ہے۔

اور ''العنفقة'' اس حصہ کو کہتے ہیں جو گردن کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے اور ''العنقفة'' وہ چھوٹے اور بکھرے ہوئے بال ہیں جو داڑھی کے نچلے حصہ میں ہوتے ہیں اور ''رفغان'' جو ذکر اور ران کے درمیان کا حصہ ہوتا ہے، اور ''مابضان'' جو دونوں گھٹنوں کے درمیان ہوتا ہے، اور ''مسربة'' اس حصہ کو کہتے ہیں جو سینہ اور ناف کے درمیان ہوتا ہے۔

۱۴۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: : بلغني عن أسامة بن زيد قال: جائتُ أُمُّ سلمةَ إلى النبي ﷺ تستَفْتيهِ لامرأةٍ جاء تُها، فقالتُ امرأةٌ تشدُّ شعرَ رأسها هل تنقضه لغسلِ الجنابة؟ قال: " يكفيها أن تحثي عليه ثلاث حفنات من ماء، واغمزي قرونک عند كل حثيةٍ ثم تُفيْضينَ عليک من الماءِ وتطهُرين".

۱۴۳-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ یہ کہتے ہیں اسامہ بن زید نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ حضور کی خدمت میں ایک عورت کا استفتاء لے کر پہونچی تو حضرت ام سلمہ نے پوچھا کہ ایک عورت اپنے بال کو باندھ کر رکھتی ہے تو کیا وہ غسل جنابت میں اس کو کھولے گی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ تین بار اس پر پانی ڈال لے اور ہر چلو میں وہ اپنی چوٹیوں کے اندر پانی داخل کرے پھر اپنے

پورے جسم پر پانی بہائے اور اس طرح جنابت سے پاک ہو جائے گی۔

١٤٤ - أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن عائشةَ أنها قالتْ: كنتُ أغتسلُ أنا ورسولُ الله ﷺ من إناءٍ واحدٍ.

۱۴۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور حضور پاک ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے۔

١٤٥ - أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن عائشةَ أنها قالتْ: كان النبي ﷺ يغسلُ من إناء - وهو الفرقُ - من الجنابة.

قال الربيعُ: الفرقُ: مكْيالُ أهلِ الحجازِ وهو ستةَ عشر رطلا.

۱۴۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ اپنے ایک برتن یعنی فرق سے غسل جنابت کرتے تھے، امام ربیع کہتے ہیں کہ فرق سے مراد اہل حجاز کا وہ پیمانہ ہے جو سولہ (۱۶) رطل کا ہوتا ہے۔

١٤٦ - أبـو عبيـدة عـن جـابـر بـن زيد عن ابن عباس قال: نهىٰ رسـولُ الـلـه ﷺ الـجُنُبَ أن يغتسلَ في الماء الدائم، ونهىٰ عن الوضوءِ بفضلِ المرْأةِ وكذلك في الرجلِ.

۱۴۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا ہے، اور اسی طرح عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہی حکم مرد کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی کا عورت کے لئے ہے۔

١٤٧ - أبـو عبيـدة عـن جـابر بن زيد قال: : بلغني عن عمر بن

الخطاب﵁ قال: يا رسول الله تُصِيبُني الجنابةُ من الليلِ ماذا أصنعُ؟ فقالَ رسولُ الله ﷺ: "توضأْ، واغْسِلْ ذكرَكَ، ثمَّ نَمْ" قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: معنى توضأ: ليس بوضوء الصلاة، وهو غسل اليدين.

۱۴۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے یہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں رات میں جنابت سے دوچار ہوتا ہوں تو میں اس وقت کیا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضوء کرو، اور اپنی شرمگاہ کو دھوؤ اور پھر سو جاؤ۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے "توضأ" سے مراد نماز والا وضو کرنا نہیں ہے بلکہ دونوں ہاتھ کا دھونا مراد ہے۔

(۲۳) اقسام نجاست کا باب

١٤٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: كان رسول الله ﷺ قد أباح للعُرنيِّينَ قومٍ من العرب أن يشربوا من أبوال الإبل والبهائم وألبانها مع الضرورة.

۱۴۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہے کہ رسول پاک ﷺ نے عرب کی ایک جماعت قبیلہ عرنیین کے لئے ضرورت کے تحت اونٹ اور جانوروں کا پیشاب اور اس کا دودھ پینا حلال کر دیا تھا۔

١٤٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قالتْ أسماءُ بنتُ أبي بكر الصديق﵄: جائتْ امْرأةٌ إلى رسول الله ﷺ فسألتْهُ عن امرأةٍ وقع في ثوبها دمٌ من دم الحيضة كيف تصنعُ؟ قال لها رسول الله ﷺ: "إذا أصاب ثوبَ إحداكُنَّ دمٌ من دمِ الحيضةِ فلْتَعْرُكْهُ، ثم لتنضحه بماء، ثم تصلي".

۱۴۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ حضرت آسماء بنت ابوبکر صدیق﵄ کہتی ہیں کہ ایک عورت حضور پاک ﷺ کی خدمت

میں آئی، اوراس نے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا کہ اگر کسی عورت کے کپڑے میں حیض کا خون لگ گیا ہے تو وہ کیا کرے گی، آپ ﷺ نے اس پر جواب دیا کہ جب تم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو وہ پہلے اس کو رگڑ کر صاف کرے، اور پھر اس کو پانی سے دھوئے، پھر نماز ادا کرے۔

١٥٠ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "المنيُّ والمذْيُ والوذْيُ ودمُ الحيضة ودمُ النفاس نجسٌ لا يصلى بثوبٍ وقع فيه شيء من ذلك حتى يغسلَ، ويزُولَ أثرهُ.

۱۵۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ منی، مذی، ودی اور حیض ونفاس کا خون ناپاک ہے جس کپڑے میں ان میں سے کچھ لگ جائے اس کپڑے کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے یہاں تک کہ اس کپڑے کو اس طرح دھویا جائے اس کا اثر زائل ہوجائے۔

١٥١ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " دمُ الاسْتحاضةِ نجسٌ؛ لأنه دمُ عِرْقٍ، ينقُضُ الوضوء".

۱۵۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ استحاضہ کا خون ناپاک ہے کیونکہ یہ ایک رگ کا خون ہے، اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

١٥٢ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد أن امرأةً سألتْ أم سلمة زوج النبي ﷺ فقالتْ: إني امرأةٌ أطيلُ ذيلي وأمشي في المكان القذرِ. فقال رسولُ الله ﷺ: "يُطَهِّرُه ما بعدَه".

۱۵۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نے حضور پاک ﷺ کی بیوی حضرت ام سلمہ سے دریافت کیا کہ میری شلوار زمین پر گھسٹتی رہتی

ہے اور میں گندی جگہ سے گذرتی ہوں (پر چلتی ہوں) تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعد والی پاک جگہ اس کو پاک کر دیتی ہے۔

١٥٣ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةَ أمِّ المؤمنينَ أنها قالتْ: كنتُ أغسلُ ثوب رسولِ اللهِ ﷺ من المني، ثم يخرجُ إلى الصلاة والماء يقطرُ منه.

۱۵۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کے کپڑے منی لگ جانے کی وجہ سے صاف کیا کرتی تھی (دھوتی تھی) پھر آپ ﷺ وہی کپڑے پہن کر نماز کے لئے نکلتے تھے اور پانی کے قطرے آپ ﷺ کے کپڑے سے ٹپک رہے ہوتے تھے۔

١٥٤ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: إن أمَّ قيسٍ بنتَ محُصنٍ أتتْ بابنٍ لها صغير لم يأكلِ الطعامَ إلى رسولِ اللهِ ﷺ، فأجلسهُ رسولُ اللهِ ﷺ في حجره فبال على ثوبه، فدعا بماءٍ فنضحه نضحا، ولم يغسله.

۱۵۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ام قیس بنت محصن اپنے ایک چھوٹے بچہ کو لے کر جو ابھی کھانا بھی نہیں کھا سکتا تھا حضور پاک ﷺ کی خدمت میں پہونچیں، حضور نے اس بچہ کو اپنی گود میں لے لیا، اور بچہ نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی مانگا، اور اپنے کپڑے پر اس کو خوب اچھی طرح چھڑکا اور اس کو دھویا نہیں۔

١٥٥ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: " إذا ولغَ الكلبُ في إناء أحدكُم فليُهْرِقْه وليغسلْه سبْعِ مرّات، أولاهُنَّ وأخراهنَ بالتراب". قال الربيعُ: قال ضمام بن السائب: يكفي من ذلك ثلاثُ مرّاتٍ.

۱۵۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے

حضرت ابو ہریرہ کیو اسلے سے معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس پانی کو بہادے، اور برتن کو سات بار دھوئے، ایک دو بار مٹی کا استعمال کرے، امام ربیع فرماتے ہیں کہ ضمام بن سائب نے فرمایا کہ تین مرتبہ برتن کا دھونا بھی کافی ہے۔

١٥٦ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ أن رسول الله ﷺ قال: "إذا ولغ الكلبُ في إناء أحدكم فليهرقه وليغسله سبع مرات". قال جابرٌ: وفي الثلاث كفايةٌ إن شاء الله.

١٥٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے بیان کیا کہ میں نے سنا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو وہ پانی بہادینا چاہئے اور اس برتن کو سات بار دھونا چاہئے، امام جابر کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ تین مرتبہ دھونا بھی کافی ہوگا۔

١٥٧ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ : "إذا ولغ الكلبُ في إناء أحدكم فليغسلهُ سبع مراتٍ".

١٥٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کی زبانی نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالدے تو اس برتن کو سات بار دھونا چاہئے۔

(٢٤) پانی کے احکام کا باب

١٥٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " الماءُ طهورٌ لا ينجّسُهُ إلا ما غيَّرَ لونه أو طعمهُ أو رائحته".

١٥٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی پاک ہے وہ اس وقت ناپاک ہوگا جب اس کا رنگ بدل جائے، یا اس کا ذائقہ یا بو بدل جائے۔

١٥٩ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا كان الماءُ قدرَ قُلَّتينَ لم يحتمل خبثاً" وفي روايةٍ أخرى: "قدر قُلَّتين ماءً لا ينجسه شيءٌ".

۱۵۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر پانی دو قلہ (دو گھڑے) کے بقدر ہو تو ناپاک نہیں ہوگا، اور ایک دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ دو قلے کے بقدر پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی ہے۔

١٦٠ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عمر بن الخطابؓ قال: سُئلَ رسولُ الله ﷺ عن السِّباعِ ترِدُ الحياضَ وتَشْرَبُ منها، فقال رسولُ الله ﷺ: "لها ما ولغتْ في بطونها ولكم ماغَبَرَ.

قال الربيعُ أي: لكمْ ما بقِيَ.

۱۶۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے درندوں کے بارے میں پوچھا گیا جو پانی کے حوض پر آتے ہیں اور اس کا پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو انہوں نے پی لیا وہ ان کا ہے اور جو بچ گیا وہ تمہارا ہے، یعنی وہ پانی پاک ہے

امام ربیع کہتے ہیں کہ ماغبر کے معنی ماقبی کے ہیں

١٦١ - أبو عبيدة قال: بلغني عن كُبيْشَةَ بنتِ كعب بن مالك ـ وكانت تحت أبي قتادة الأنصاري ـ أنها سكبتُ لأبي قتادة وضوءا فجائت هرَّةٌ تشرَبُ منه، فأصغىٰ أبو قتادة لها الإناءَ حتى شربتْ، قالتْ كبيْشَةُ: فرآني أنظُرُ إليهِ فقال: أتعْجَبينَ ممّا رأيتِ؟ قالتْ: قلتُ: نعم. قال لي: إن رسول الله ﷺ قال: "إنها ليستْ بنجسَةٍ، إنما هي من الطوّافينَ والطوافات عليكمْ".

۱۶۱- ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے کبیشہ بنت کعب بن مالک جو ابو قتادہ

انصاری کی زوجیت میں تھیں کے حوالہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت کبیشہ نے ابوقتادہ کے لئے وضوء کا پانی تیار کیا کہ اتنے میں ایک بلی آئی اور وہ اس میں سے پانی پینے لگی تو حضرت ابوقتادۃ نے برتن اس کی طرف اور جھکا دیا یہاں تک وہ سیراب ہوگئی، کبیشہ کہتی ہیں کہ جب انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے جو دیکھا اس پر کچھ تعجب ہے؟ وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا ہاں، اس پر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے کیونکہ وہ گھروں کے چکر لگانے والے جانوروں میں سے ہے۔

١٦٢ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةؓ أنها قالتْ: كنتُ أتوضأ أنا ورسولُ الله ﷺ من إناءٍ قدْ أصابتْ منه الهِرَّةُ قبل ذلك.

١٦٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی زبانی نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور حضور پاک ﷺ ایک ایسے برتن میں رکھے ہوئے پانی سے وضو کرتے تھے جس کے پانی کو اس سے پہلے کسی بلی نے پیا ہو۔

١٦٣ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن رجلا سأل رسول الله ﷺ عن ماء البحر فقال: يا رسول الله ﷺ إنا لنرْكبُ البحرَ علـى أرماثٍ لنا، وتحضُرُنا الصلاةُ، وليس معنا ماءٌ إلا لشفاهنا، أفنتوضأُ بماءِ البحر؟ فقال رسولُ الله ﷺ: " هو الطَّهُورُ ماؤُه، والحِلُّ مَيْتَتُه".

قال الربيعُ: الأرْماثُ: الخشبُ.

١٦٣- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی زبانی نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور پاک ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم سمندر کا سفر لکڑی کی کشتیوں پر کرتے ہیں اور ہماری نماز کا وقت اسی دوران ہو جاتا ہے اور ہمارے پاس جو پانی ہوتا ہے وہ صرف پینے کا پانی ہوتا ہے، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کر سکتے ہیں، اس استفتاء کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک ہے، اور اس کا مردار (مردہ جانور) حلال ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''أرماث'' سے مراد لکڑی کا تختہ ہے۔

۱۶۴ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: أدركتُ من الصحابة ناسا أكثرُ فُتياهُم حديث النبي ﷺ يقولون: قال النبي ﷺ: " لا يبولنَّ أحدُكم في الماء الدَّائم ثمَّ يغتسلُ منه أو يتوضأ".

۱۶۴- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے، ان میں سے زیادہ تر کے فتوے حضور پاک ﷺ کی اس حدیث کے مطابق تھے وہ کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں نہ پیشاب کرے کہ پھر اس سے غسل یا وضوء کرے۔

۱۶۵ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن بعض نساء النبي ﷺ اغتسلتْ من الجنابة، فجاء النبي ﷺ فتوضأ منْ فضلها.

۱۶۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ نے غسل جنابت کیا پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے بچے ہوئے پانی سے آپؐ نے وضوء فرمایا۔

۱۶۶ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: نهىٰ رسولُ الله ﷺ الجُنُبَ أن يغْتسلَ في الماء الدائم، ونهىٰ عن الوضوء بفضل المرْأةِ وكذلك في الرجل.

۱۶۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا ہے، اور اسی طرح جنبی عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرنے سے منع فرمایا ہے اور مرد کے سلسلہ میں بھی اسی طرح فرمایا ہے (یعنی جنبی مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضوء نہ کرے)

۱۶۷ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: الذي يُرْوىٰ عن عبدالله بن مسعودٍ ليلةَ الجنِّ في إجازة النبي ﷺ له أنْ يتوضَّأَ بالنَّبيذِ؛

قدْ سمعتُ جُملة من الصحابة يقولون: ما حضر ابن مسعود تلک الليلة والذي رُفِعَ عنه كذِبٌ، واللهُ أعلمُ بالغيبِ.

۱۶۷- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں اللہ کے رسول نے لیلۃ الجن کے موقع پر نبیذ سے وضوء کی اجازت دی تھی، تو اس سلسلہ میں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن مسعود اس رات آپ ﷺ کے ساتھ تھے ہی نہیں، اور جو ان کے سلسلہ میں روایت ہے وہ غلط بیانی (کذب بیانی) پر مشتمل ہے اور خدا ہی غیب کے علم سے صحیح طرح واقف ہے۔

(۲۵) تیمّم کی فرضیت کا باب

۱۶۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أُمّ المؤمنين قالتْ: سافرنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره، حتى إذا كنا بالبيداء انقطع عقدٌ لي فأقام رسولُ الله ﷺ على التماسِه، وأقام الناسُ معه، وليسوا على ماءٍ، وليس معهم ماءٌ، فأتوا إلى أبي بكر الصديقؓ، فقالوا: ألا ترىٰ ما صنعتْ ابنتُک بالناسِ؛ أقامتْهُمْ على غير ماءٍ؟! فجاء أبوبكر إلى رسول الله ﷺ فوجده واضعا رأسه على فخذي وقد نامَ، فقال: قد حبسْتِ رسولَ الله ﷺ والناسُ ليسوا على ماءٍ، ولا ماءَ معهمْ.

قالتْ عائشةُ: فعاتبني أبوبكر وقال ماشاء اللهُ أن يقولَ، فجعل يطْعنُ بيده في خاصرتي، فمنعتُ نفسي من الحركة لمكان رأس رسولِ الله ﷺ على فخذِي، فنامَ رسولُ الله ﷺ حتى أصبح على غير ماء، فأنزل اللهُ آيةَ التَّيمُّم، قالتْ: فبعثْنا البعيرَ الذي كنتُ عليه فوجدْنا القلادةَ تحتهَ.

۱۶۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب تھے، یہاں تک کہ جب ہم مقام بیداء پر پہونچے، تو وہاں میرا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا، تو

حضور پاک ﷺ نے وہاں پر اس کو تلاش کرنے کے لئے قیام فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ بھی ٹھہر گئے، اور اس مقام پر پانی کا کوئی بندوبست نہیں تھا، تو کچھ لوگ میرے والد ماجد ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کی صاحبزادی عائشہ نے کیا کیا ہے، انہوں نے (ہار گم کر کے) رسول اللہ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو یہاں ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے پس والد ماجد ابوبکر صدیق حضور کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ میری ران پر سر رکھے آرام فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ کو نیند آ گئی تھی، پس والد محترم (ابوبکر) نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے سب ساتھیوں کے یہاں رکنے کا باعث بن گئی ہے اور صورت حال یہ ہے کہ یہاں پر کہیں پانی نہیں ہے اور نہ لشکر کے ساتھ ہی اتنا پانی ہے کہ وہ اس سے وضو کر سکے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ والد ماجد نے مجھے خوب ڈانٹا ڈپٹا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ سب انہوں نے کہا، اور غصہ سے میرے پہلو میں کچوکے لگانے لگے، چونکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر کر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اس لئے میں بالکل نہیں ہلی، پس رسول اللہ ﷺ سوتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے صبح کی ایسی حالت میں اور ایسے مقام پر کہ وہاں پانی کا کوئی بندوبست نہیں تھا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرمائی، پھر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس ہم لوگوں نے کے بعد جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو میرا ہار اس کے نیچے مل گیا۔

١٦٩ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنـه سُئلَ عن التيمم فقال: " جُعِلَتْ لي الأرضُ مسجدا وتُرابُها طهورا".
قال جابرٌ: وهذه الرواية تمنعُ من التيمم بغير ترابٍ.

قـال الـربيـعُ: والـمسـجـدُ: ما استقرّتْ عليه مساجدُ المُصلّي، وهي سبعةُ أعضاء: القدَمان، والرُّكبتان، واليدان، والجبهةُ.

١٦٩-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے

حضور پاک ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ سے تیمّم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے ساری زمین کو عبادت گاہ بنایا گیا ہے اور اس کی مٹی کو پاک، امام جابر کہتے ہیں کہ اس روایت کے تحت بغیر مٹی کے تیمّم صحیح نہیں ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ المسجد سے مصلی کی عبادت کی وہ جگہیں مراد ہیں جن کو وہ زمین پر رکھتا ہے اور وہ سات اعضاء ہیں: دونوں قدم، دونوں ٹخنے، دونوں ہاتھ اور پیشانی۔

١٧٠ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ لأبي ذرٍّ: " الصعيدُ الطَّيِّبُ يكفي ولو إلى سنين، فإذا وجدْتَ الماءَ فامْسس به جلدَكَ".

١٧٠- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر سے فرمایا تھا کہ تیمّم کے لئے پاک مٹی کافی ہے اگر چہ کئی سالوں تک تیمّم کرنا پڑ جائے، اور اگر تم پانی پا جاؤ تو اس کے ذریعہ اپنی کھال (جلد) کو پوچھ لو، یعنی اس سے وضوء کرلو۔

١٧١ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال لأبي ذر: " التيمم يكفيك إنْ لمْ تجدِ الماء عشرَ سنينَ".

١٧١- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ابوذر سے فرمایا کہ اگر تم پانی نہ پاؤ تو دسیوں سال تک تیمّم کرنا تمہارے لئے کافی ہوگا۔

١٧٢ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن عمّار بن ياسر قال: اجتنبْتُ فتمعَّكْتُ في التراب، فقال رسولُ اللهِ ﷺ: "أما يكفيكَ هكذا" فمسح وجهه ويديه إلى الرُّصُغَيْنِ.

١٧٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے، اور انہوں نے حضرت عمار بن یاسر کی زبانی نقل کیا ہے کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ جنابت سے دوچار ہو گیا چنانچہ مٹی میں خوب لوٹا پوٹا اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے

آکر ملا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ کیا تمہارے لئے اس طرح کافی نہیں تھا، یعنی آپ ﷺ نے تیمم کا طریقہ بتایا پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرہ کا اور گٹوں تک دونوں ہاتھ کا مسح کر کے دکھایا۔

۱۷۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن عمار بن ياسر قال: تيمَّمْنا مع رسولِ الله ﷺ فضربْنا ضربةً للوجْهِ وضربة لليدين.

۱۷۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے عمار بن یاسرؓ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیمّم کیا، تو ہم نے ایک ضرب سے چہرے پر مسح کیا اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھ کا مسح کیا۔

(۲۶) مریض کو غسل جنابت سے روکنے کا باب

۱۷۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: خرج عمرُو بن العاص إلى غزْوةِ ذاتِ السَّلاسلِ وهو أميرٌ على الجيشِ فأجنبَ، فخاف منْ شدَّةِ برْدِ الماء فتيمَّم، فلما قدم على رسول الله ﷺ أخبره أصحابه بما فعل عمْرٌو، فقال رسول الله ﷺ: "يا عمرو لِمَ فعلْتَ ما فعلتَ، ومنْ أين علمْته؟" فقال: يا رسولَ الله، وجدتُ اللهَ يقولُ: ﴿ولا تقتُلوا أنفُسَكُمْ إن الله كان بكم رحيما﴾ فضحك النبيُّ ﷺ ولمْ يرُدَّ عليه شيئا.

۱۷۴- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے بیان کیا کہ جنگ سلاسل کے لئے عمرو بن العاص امیر لشکر بن کر نکلے، چنانچہ وہ دوران سفر جنابت سے دوچار ہوگئے، اور انہیں ٹھنڈک کی شدت کی وجہ سے (غسل کرنے میں) خطرہ محسوس ہوا، تو انہوں نے تیمّم کرلیا، پھر جب وہ حضور پاک ﷺ کے پاس (جنگ سے فارغ ہوکر) تشریف لائے تو آپؓ کے لشکر کے دیگر لوگوں نے حضور پاک ﷺ کو آپؓ کے کئے ہوئے عمل کی خبر دی، پس حضور پاک ﷺ نے کہا کہ اے عمرو بن العاص تم نے ایسا کیوں کیا، اور تم کو اس کا حکم کیسے

معلوم ہوا، تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں نے خدا کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے: کہ "ولا تقتلوا أنفسكم إن الله كان بكم رحيما" ترجمہ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے، یہ جواب سن کر حضور پاک ﷺ ہنس پڑے، اور اس پر کوئی جواب نہیں دیا، یعنی آپؐ نے ان کے عمل کو قبول فرمایا۔

۱۷۵ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رجلا أجْنَبَ في سفره في يوم باردٍ فامتنع من الغسل فأُمِرَ به فاغتسل فمات، فقيل ذلک لرسول الله ﷺ فقال: " قَتَلُوهُ قَتلهُمُ الله".

۱۷۵-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ سخت ٹھنڈک کے دنوں میں دوران سفر ایک شخص جنبی ہو گیا، اور وہ غسل کرنے سے گھبرا رہا تھا تو اس کے ساتھیوں نے اس کو غسل کرنے پر مجبور کیا تو اس نے غسل کیا پھر بعد میں وہ مرگیا، پھر واقعہ کو حضور پاک ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے اس کو ہلاک کر دیا، خدا بھی انہیں ہلاک کرے، یعنی آپ ﷺ نے بددعا کی۔

۱۷۶ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد: وبلغني عنْ قوم مات بحضرَتِهِمُ مجْدُورٌ، فقيلَ للنَّبِيِّ ﷺ: إنه أُمِرَ بالغسلِ كما ترىٰ فكرَّ عليه الجدريُّ فمات. فقال النبي ﷺ: "قتلُوهُ قتلهُمُ الله ماذا عليهم لوْ أَمرُوهُ بالتيمم"؟!.

۱۷۶-ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ امام جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے ایک جماعت کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان میں ایک چیچک زدہ شخص مرگیا، پھر یہ واقعہ حضور پاک ﷺ سے بیان کیا گیا کہ اس کو غسل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور غسل کے بعد چیچک کی بیماری بڑھ گئی اور وہ مرگیا، حضور نے اس کے سننے کے بعد فرمایا: کہ انہوں نے (یعنی اس کے ساتھیوں نے) اس کو غارت کر دیا، خدا بھی انہیں ہلاک کرے، انہیں کیا ہو جاتا اگر وہ اسے تیمّم کا حکم دیتے۔ ☆☆☆

نمازاوراس کے وجوب کا بیان

(۲۷)اذان کا باب

۱۷۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول اللهﷺ قال: إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقولُ المؤذِّنُ والأذان مثنىٰ مثنىٰ، والإقامةُ مثنىٰ مثنىٰ".

۱۷۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے: کہ حضور پاکﷺ نے فرمایا کہ جب تم لوگ اذان کی آواز سنوتو مؤذن کے الفاظ کودہراؤ،اذان اوراقامت دودومرتبہ ہے(یعنی ہرکلمہ دودوبارکہاجاتا ہے)

۱۷۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أنه قال لرجلٍ: " إني أراک تُحِبُّ الغنمَ والباديةَ، فإذا كنتَ في غنمکَ وباديتکَ فأذنتَ للصلاة فارْفع صوتک، فإنه لا يسمع صوت المُؤذن جنٌّ ولا إنسٌ ولا شيء إلا شهدَ له يوم القيامة" هكذا سمعتُ منْ رسولِ اللهﷺ.

۱۷۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے ایک شخص سے کہا کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگلوں سے بہت محبت کرتے ہو،لہذا اگر تم بکریوں کے ساتھ جنگل میں ہواور نماز کے لئے تم اذان دوتو اپنی آواز کو بلند کرو، کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو بھی سنتا ہے چاہے وہ جن ہو یا انسان ،یا کوئی اور چیز سب کے سب قیامت کے روز خدا کے حضور گواہی دیں گے،اسی طرح میں نے حضور پاکﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے۔

۱۷۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدريِّ أن رسول اللهﷺ كان يأمُرُ المُؤذن إذا كانتْ ليلةٌ باردةٌ ذاتُ مطَرٍ وريحٍ أن يقول: ألا صلُّوا في الرِّحال".

۱۷۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے تھے، سخت ٹھنڈک اور بارش وہوا والی ہوتی کہ وہ کہے کہ لوگوں اپنے کجاوے یعنی گھروں میں نماز ادا کرلو۔

(۲۸) نماز کے اوقات کا باب

۱۸۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: كنا نصلي الظهر مع رسول الله ﷺ فيخرُجُ الإنسانُ إلى بني عمرِو بن عوفٍ، فيجدُهمُ يصلُّون العصرَ.

۱۸۰- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضور پاک ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کرتے تھے، کوئی بنو عمرو بن عوف (یعنی قبا کی بستی) کی طرف جاتا تو دیکھتا کہ وہ لوگ (یعنی اہل قبا) عصر کی نماز ادا کر رہے ہیں۔

۱۸۱ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: "إذا اشتدَّ الحرُّ فأبرِدُوا بالظُّهرِ؛ فإن شدَّةَ الحرِّ من فيحِ جهنَّمَ". قال الربيع: فيحها: نفسها.

۱۸۱- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور وہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب سخت گرمی ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت یعنی دوپہر ڈھل جانے کے وقت ادا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس یعنی اس کی تپش سے ہوتی ہے، امام ربیع کہتے ہیں کہ "فیحھا" سے مراد نفسھا ہے۔

۱۸۲ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة زوج النبي قالتْ: كان رسولُ الله ﷺ يُصلي العصر والشمسُ في حُجرتها قبل أن تظهرَ. أيْ: قبلَ أن تخرُجَ.

۱۸۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے بیان

کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے تھے کہ سورج کی روشنی ان کے کمرہ میں ہوتی تھی، (یعنی اول وقت میں ادا کرتے تھے)۔

۱۸۳ - أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن عائشة زوجِ النبي ﷺ قـالـتْ: كـان الـنـبـي ﷺ يـصـلـي الفجر والنساءُ مُتلفِّعاتٌ بمُروطِهِنَّ ما يُعْرَفْنَ من الغَلَسَ والغبشِ.

قال الربيعُ: الْمرُوطُ: الأُزُرُ، والغَبَشُ والغلَسُ واحدٌ، وهو: الظُّلْمةُ.

۱۸۳- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور وہ حضور ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ فجر کی نماز ایسے وقت ادا کرتے تھے جب کہ چادروں میں لپٹی ہوئی عورتیں تاریکی کی بنا پر پہچانی نہیں جا سکتی تھیں، (یعنی آپ اول وقت میں فجر کی نماز ادا کرتے تھے۔)

امام ربیع کہتے ہیں کہ المروط سے مراد چادر، اور الغبش اور الغلس سے مراد تاریکی ہے۔

۱۸۴ - أبـو عبيـدة عـن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قـال: "لـقـد هـمـمْـتُ أن آمُرَ بِحَطَبٍ فيُحْطبَ، ثمَّ آمر بالصلاة فيؤذن بها ثم آمـر رجـلا يـؤم الـنـاس، ثم أُخالفَ إلى رجال فأحَرِّقَ عليهم بُيُوتَهُمْ، والذي نـفـسـي بيـده لـو يـعـلـمُ أحدهم أنه يجدُ عظما سمينا، أو مرْماتينِ حُسنتينِ؛ لشهد العشاء".

۱۸۴- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے آپ سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ میں نے (ایک بار) ارادہ کیا کہ لکڑی لانے کا حکم دوں اور لکڑی جمع کردی جائیں پھر جماعت کی تکبیر کا حکم دوں اور اس کے لئے اقامت کہی جائے پھر ایک شخص کو لوگوں کی امامت کرنے کے لئے آئے کہوں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں، جماعت کے وقت اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کے گھروں میں آگ لگادوں، خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

ہے اگران میں سے کوئی شخص یہ جان لے کہ اس کو جماعت کی شرکت سے بکری کی دو خوبصورت اگلی دستیں ملیں گی تو یقیناً وہ نماز عشاء جماعت سے ادا کرے گا۔

١٨٥ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد رحمه الله قال: بينما أنس ذات يوم قاعدا إذْ ذكر تعْجيلَ الصلاة وتأخيرها، فقال: سمعتُ رسولَ اللهﷺ يقولُ: "تلك صلاةُ المُنافقينَ يجلسُ أحدُهم يتحدَّثُ حتى إذا اصُفرَّتِ الشمسُ وكانت بين قرْنيِ الشيطان، ثم يقوم فينقرُ أربعا، لا يذكرُ الله فيها إلا قليلا".

١٨٥- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے ایک دن نماز میں جلدی کرنے اور اس کو مؤخر کرنے کا تذکرہ کیا، چنانچہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپﷺ نے ارشاد فرمایا منافقین کی نماز یہ ہوتی ہے کہ ان میں کا کوئی شخص بیٹھا باتیں کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ سورج زردی مائل ہوجاتا ہے اور شیطان کی دو سینگھوں کے درمیان ہوتا ہے، تو وہ منافق کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹھونگے مارتا ہے، چنانچہ اس کی نماز خالص اللہ کے ذکر سے خالی ہوتی ہے۔

١٨٦ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول اللهﷺ قال: مَنْ نسي صلاة، أو نام عنها، فلْيُصلّها إذا ذكرها".

قال الربيعُ: وذلك في حينٍ تجبُ عليه فيه الصلاةُ.

١٨٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی فرض نماز پڑھنا بھول جائے اور اس فرض نماز کا وقت نکل جائے یا سو جائے تو جب اس کو نماز یاد آئے اس وقت وہ اس کو ادا کرلے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اس وقت ہوگا جب کہ اس وقت میں اس پر وہ نماز واجب ہو۔

۱۸۷ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد: أن أمّ المؤمنين أمرتْ أبا يُونُسَ مولاها أنْ يكتُبَ لها مُصْحفا، فقالتْ له: إذا بلغت هذه الآية فآذنّي ﴿حافظوا على الصلوٰت والصلاة الوسطىٰ﴾ فلما بلغها آذنها، فأمْلتْ عليه: "حافظوا على الصلوة والصلوات الوسطىٰ صلاة العصر، وقوموا لله قانتين". فقالتْ: هكذا سمعتُها منْ رسولِ اللهﷺ.

۱۸۷- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے اپنے غلام ابویونس کو حکم دیا کہ وہ ان کے لئے ایک مصحف لکھیں، اور کہا کہ جب اس آیت پر پہونچنا "حافظو ا على الصلوات والصلوة الوسطىٰ"

ترجمہ: اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو، خصوصاً ایسی نماز کی جو محاسن صلوٰۃ کی جامع ہے، (سورۃ البقرۃ: ۲۳۸) تو مجھے بتانا چنانچہ تو جب وہ اس آیت پر پہونچے تو حضرت عائشہ کو اطلاع دی تو انہوں نے ابویونس کو یہ املا کرایا۔ "حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطىٰ صلاة العصر، وقوموا لله قانتين" پھر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اسی طرح میں نے حضور پاکﷺ سے سنا ہے۔

(۲۹) سفر اور حضر (قیام) میں فرض نماز کا باب

۱۸۸ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةؓ أنها قالتْ: "فُرِضَتِ الصلاةُ ركعتَيْنِ ركعتين في الحضَرِ والسفر، فأُقِرَّتْ صلاةُ السفر، وزيدَ في صلاة الحضر".

۱۸۸- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سفر و حضر میں نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز اپنی جگہ پر برقرار رہی، اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

۱۸۹ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سأل رجلٌ عبدالله بن عمر فقال له: يا أبا عبدالرحمن! إنا نجدُ صلاة الخوفِ وصلاة الحضرِ

فـي الـقـرآن، ولا نـجـدُ صلاة السفر ،فقال له عبدالله بن عمر : يا هذا إن الـلـه قـدْ بـعـثَ إلـينا محمدا ﷺ ولا نعلمُ شيئا، وإنما نفعل كما رأيناه يفعلُ.

۱۸۹- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہم قرآن کریم کے اندر خوف کی نماز اور حضر کی نماز کا حکم پاتے ہیں، لیکن دوران سفر نماز کا حکم نہیں دیکھتے ہیں، اس پر عبداللہ بن عمر نے انہیں جواب دیا کہ جناب اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو ہماری طرف مبعوث فرمایا اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم بالکل بے بہرہ تھے، چنانچہ ہم لوگ صرف وہی کرتے ہیں جو ہم نے حضور پاک ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قـال: "عـلـى الـمُـقيـم سبعَ عشرةَ ركْعةً، وعلى المسافر إحدىٰ عشرة ركعةً". يعني بها: الصلوات الخمس.

۱۹۰- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ مقیم پر سترہ رکعتیں فرض ہیں جب کہ مسافر پر گیارہ رکعتیں فرض ہیں۔اس سے مراد پانچوں فرض نماز کی رکعتیں ہیں۔

۱۹۱ - عبيـدة عـن جـابـر بـن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ فُرِضتْ عليه الصلوات الخمسُ قبل هجرته بسنتين، وصلّىٰ عليه السلام إلى بيت المقدس بعد هجرته سبعة عشر شهرا، وكانت الأنصارُ وأهل الـمـديـنة يُـصَـلُّـون إلى بيت المقدس نحو سنتين قبل قدوم النبي ﷺ إليهـم، وكان النبي ﷺ صلى إلى الكعبة بمكة ثماني سنين إلى أن عُرِجَ به إلى بيت المقدسِ ثم تـحوَّل إلى قبْلتِه.

قال الربيعُ: إلى الكعبةَ

۱۹۲- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ پر ہجرت سے دو سال قبل پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی تھیں، اور حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد بیت المقدس کی طرف رخ کر کے سترہ مہینہ نماز پڑھی، انصار اور مدینہ کے باشندوں حضور کی مدینہ آمد (ہجرت) سے پہلے دو سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی اور حضور نے مکہ کے اندر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے آٹھ سال تک تقریباً نماز ادا کی پھر آپ ﷺ کا قبلہ بیت المقدس کی طرف کر دیا گیا، پھر مدینہ پہونچنے کے بعد بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف۔ امام ربیع کہتے ہیں کہ "إلى قبلته" سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

١٩٢ - الربيعُ قال: فاختلفَ الناس في الوتْرِ هل هو فريضةٌ أم لا؟ فقلتُ: قال رسولُ الله ﷺ: "خمسُ صلوات كتبهنَّ اللهُ على عباده في اليوم والليلة، فمنْ جاء بهنَّ تامَّةً لمْ يُضيعُ منْ حقهن شيئا فله عند الله عهدٌ أن يُدخلَه الجنةَ، ومنْ نقصَ من حقِّهنَّ شيئا فله عند الله عهدٌ أن يدخله النار". ولم يذكر الوترَ، وهو عندي غيرُ واجبٍ، واللهُ أعلمُ.

۱۹۲- امام ربیع فرماتے ہیں کہ لوگوں کے مابین وتر کے سلسلہ میں اختلاف ہے کہ یہ فرض ہے یا نہیں تو میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ دن اور رات میں اللہ نے پانچ وقت کی نماز اپنے بندوں پر فرض کی ہے، تو جو شخص بھی انہیں کامل انداز میں ادا کرے یعنی اس طور پر کہ ان کا کوئی بھی حصہ ضائع نہ کرے تو خدا کے نزدیک اس کے لئے یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے ان کے اندر کوتاہی کی تو خدا کے نزدیک اس شخص کے لئے یہ وعید ہے کہ وہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا، اور آپ ﷺ نے وتر کا تذکرہ نہیں کیا لہذا وتر کی نماز میرے نزدیک واجب نہیں ہے اور خدا ہی زیادہ بہتر جانتا ہے۔

١٩٣ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس: أن النبيّ ﷺ أقام بمكّة عام الفتحِ خمسة عشر يوما يقصرُ الصلاة وهو لا ينْوِي الإقامة بها.

قال الربيعُ: هذه حُجَّةٌ لمنْ لم يرَ الإقامة للمُسافرِ إذا كان ينْوِي

الإقامة أربعة أيام في موضعه الذي نزل فيه.

۱۹۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ کے اندر پندرہ روزہ قیام کیا، اور اس دوران آپ ﷺ نماز قصر پڑھتے رہے، کیونکہ آپؐ نے وہاں اقامت کی نیت نہیں کی تھی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو مسافر کے لئے اقامت کو نہیں مانتے چاہے اس نے اپنے ٹھہرنے کی جگہ میں چار روز کے ٹھہرنے کی نیت کرلی ہو۔

١٩٤ - الربيع عن أبي أيوبَ الأنصاريِّ قال: قال رسولُ الله ﷺ: "أوْتِرْ بخمسٍ، فإن لم تسْتطِعْ فبثلاثٍ، فإنْ لم تستطعْ فبواحدةٍ، فإنْ لم تستطع فتُومئُ إيماءً".

۱۹۴- امام ربیع نے حضرت ابوایوب انصاری کی سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر کی نماز پانچ رکعت پڑھو، اگر پانچ کی استطاعت نہ ہو تو تین رکعت ادا کرو، اگر تین کی بھی استطاعت نہ ہو تو ایک رکعت نماز ادا کرو، اور اگر ایک کی بھی استطاعت نہ ہو تو اشارہ کر کے ہی ادا کرو۔

١٩٥ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: الوترُ والرجْمُ والاخْتتانُ والاسْتنْجاءُ سُنَنٌ واجباتٌ، فأما الوترُ فلقولِ النبي ﷺ لأصحابه: "إن الله زادكم صلاة سادسة خيرٌ لكمْ منْ حُمْرِ النعم، وهي الوترُ".

۱۹۵- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ وتر کی نماز، رجم کی سزا، اور ختنہ اور استنجاء سنت مؤکدہ ہیں جہاں تک وتر کا سوال ہے تو وہ حضور پاک ﷺ کے اس قول کی وجہ سے جو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا تھا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے حق میں چھٹی نماز جو واجب کی ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے، اور اس چھٹی نماز سے مراد وتر کی نماز ہے۔

(۳۰) نماز خوف کا باب

۱۹۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: حدَّثني جُمْلَةٌ منْ أصحاب النبي ﷺ أنهم صلُّوا معه صلاة الخوفِ يوم ذات الرِّقاعِ وفي غيرها، فقالتْ طائفة منهم: صفَّتْ طائفةٌ خلفَ النبيﷺ وطائفةٌ واجهتِ العدُوَّ، فصلَّىٰ بالذين وقفُوا خلفه ركعة، ثم ثبتَ قائما وأتمُّوا الركعة الثانية لأنفسهمُ فانصرفوا وواجهوا العدُوَّ، وجائت الطائفةُ الأخرىٰ فصلى بهم ركعة، ثم ثبت جالسا، وأتموا الركعة الثانية لأنفسهم، ثم سلَّمَ بهم أجْمعينَ.

وقالتْ طائفةٌ أخرىٰ منهم: صلى بالطائفة الأولىٰ ركعة فانصرفتْ فواجهت العدُوَّ، وجائت الطائفة الأخرىٰ، فصلى بهم ركعة ثانية فسلم فسلموا جميعا منْ غير أن يثبتَ لكل طائفة حتى تتم مثل ما قال أصحاب القولِ الأوَّلِ.

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: على هذا القول الآخرِ العملُ عندنا، وهو قولُ ابن عباس وابن مسعودٍ وغيرهما من الصحابة.

۱۹۶- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور پاک ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ انہوں نے حضور پاک ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع اور اس کے علاوہ جنگوں میں نماز خوف ادا کی ہے، ایک جماعت کا بیان ہے کہ ایک گروہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہو گیا دوسرا گروہ دشمن کے روبرو تھا، چنانچہ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے تھے، ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ کھڑے رہے، اور انہوں نے دوسری رکعت خود سے پوری کی اور محاذ پر چلے اور دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے، پھر دوسری جماعت آئی اور آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی، اور آپ ﷺ بیٹھے رہے، پھر انہوں نے دوسری رکعت خود سے پوری کی پھر آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

اوران میں سے ایک دوسری جماعت کا بیان اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر وہ واپس ہوئی اور دشمن کے مدمقابل ہوگئی، پھر دوسری جماعت آئی اور آپ ﷺ نے انہیں دوسری رکعت نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور آپ ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں نے بھی سلام پھیرا بغیر اس کے کہ نہ تو آپ ﷺ کسی جماعت کے لئے بیٹھے رہے اور نہ کسی جماعت کے لئے کھڑے رہے کہ وہ اپنی نماز پوری کریں جیسا کہ پہلی بات کہنے والوں کا ماننا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ دوسرے قول پر ہمارے یہاں عمل چلا آرہا ہے اور یہی قول ابن عباس، ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے۔

(۳۱) نماز کسوف (سورج گرہن) کا باب

۱۹۷ أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: خسفت الشمس على عهد رسولِ الله ﷺ فصلّىٰ بنا رسولُ الله ﷺ والناسُ معه فقامَ قياما طويلا، فقرأ نحوا من سورة البقرة ثم ركع ركوعاطويلا، ثم قام قياما طويلا، وهو دون القيام الأوّلِ ثم سجد ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الأوّل، ثم ركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الأوّل، ثم قام قياما طويلا وهو دون القيام الأوّل، ثم سجد، ثم انصرف وقد انجلت الشمسُ، ثم قال: "إن الشمس والقمر آيتان منْ آيات الله عز وجل لا يخسفان، لموت بشرٍ ولا لحياته، فإذا رأيتُم، ذلک فاذكروا الله".

۱۹۷- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں آفتاب کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی، اور آپ ﷺ نے اس نماز کے اندر بہت طویل قیام فرمایا، چنانچہ آپ ﷺ نے سورت بقرہ تلاوت کی پھر آپ رکوع میں گئے اور بہت طویل رکوع فرمایا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور بہت طویل قیام فرمایا

ہے لیکن یہ قیام پہلے قیام کی بہ نسبت کم تھا، پھر اس کے بعد آپ ﷺ سجدہ میں گئے پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی لمبا قیام کیا مگر یہ قیام پہلی رکعت کے مقابلہ کم تھا، پھر ایک لمبا رکوع کیا مگر یہ رکوع پہلی رکعت کے رکوع کے مقابلہ میں کم تھا، پھر آپ ﷺ نے رکوع سے کھڑے ہوکر ایک لمبا قیام کیا مگر یہ پہلی رکعت کے رکوع کے بعد کے قیام کے مقابلہ کم تھا، پھر آپ ﷺ سجدہ میں گئے اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن سے نکل چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت و زندگی سے ان کو گرہن نہیں لگتا ہے، اگر تم ان کو گرہن لگتے ہوئے دیکھو تو خدا کو یاد کرو، یعنی صلاۃ کسوف و خسوف پڑھو۔

۱۹۸ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين أنها قالتْ: خسفت الشمسُ على عهد رسول الله ﷺ يوم مات ولده إبراهيم عليه السلام فصلى بالناس، فقام وأطال القيام.

قال الربيعُ: وقد ذكرنا صلاتَه في حديث ابن عباس. قال جابرٌ: قالت عائشةُ: فلما انصرف من الصلاة خطب الناس، فحمد الله، وأثنىٰ عليه، ثم قال: " إن الشمس. والقمر آيتان منْ آيات الله لا يخسفان لموت بشر ولا لحياته، فإذا رأيتم ذلك فادعوا الله، وكبِّروه، وتضرَّعُوا وتصدَّقوا" ثم قال: " يا أمةَ محمد! والله لو تعلمون ماأعلمُ لضحكْتُم قليلا، ولبَكَيْتُم كثيرا". قالتْ عائشةُ: وأمرَهم أن يتعوَّذُوا منْ عذاب القبر.

قال الربيعُ: وكان جابرٌ ممَّنْ يُثْبِتُ عذاب القبرِ.

۱۹۸- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور کے زمانہ میں سورج کو گرہن ہوا، اور اسی دن اتفاق سے آپ ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کا انتقال بھی ہوا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور طویل قیام فرمایا۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی نماز کا مکمل ذکر ابن عباس والی

حدیث میں کیا ہے، امام جابر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا جس میں پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت وحیات سے ان کو گرہن نہیں لگتا، لہذا جب تم ان کو گرہن لگتے ہوئے دیکھو تو خدا سے دعا کرو اور اس کی کبریائی بیان کرو اور اس کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرو اور صدقہ کرو، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اے امت محمد ﷺ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور روتے زیادہ، اور حضرت عائشہ نے مزید بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کو عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا بھی حکم دیا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ امام جابر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں۔

(۳۲) چاشت کی نماز کا بیان

۱۹۹ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنينؓ، قالتْ: ما سبَّح رسولُ الله ﷺ سُبْحَةَ الضُّحىٰ قطُّ وإني لأُسبِّحُها، وإنْ كان رسولُ الله ﷺ ليدعُ العملَ وهو يحِبُّ أن يعملَ به، خشيةَ أنْ يعملَ به الناسُ فيُفْرَضَ عليهم.

۱۹۹- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک نے چونکہ چاشت کی نماز ادا کی ہے تو میں بھی اس کو پڑھتی ہوں اگرچہ آپ ﷺ اس کو چھوڑ دیتے تھے یعنی پابندی کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے حالانکہ آپ ﷺ نہیں چاہتے تھے کہ چھوڑیں، لیکن صرف اس اندیشہ سے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اس کے عادی ہو جائیں پھر ان پر یہ نماز فرض کر دی جائے۔

۲۰۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أم هانيء

بنتِ أبي طالب قالتْ: صلَّىٰ رسولُ الله في بيتي صلاة الضحىٰ ثماني ركعات، مُلْتَحِفا في ثوب واحد.

۲۰۰- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں کہ مجھے ام ھانی بنت ابو طالب کے بارے میں معلوم ہوا کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑھی، جب کہ آپ ﷺ ایک کپڑے میں اپنے آپ کو ملبوس کئے ہوئے تھے۔

۲۰۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أنه قال: كان رسولُ الله ﷺ يصلّي قبل الظهر ركعتينِ وبعدها ركعتين، وبعْدَ المغرب ركعتين، وبعد صلاة العشاء ركعتين، وكان لا يصلّي بعد الجمعة حتى ينصرف الناسُ ويصلي ركعتينِ، لكنْ له حظٌّ من الليل يصلي فيه ما شاء اللهُ.

۲۰۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت ادا کرتے تھے، اسی طرح بعد نماز مغرب دو، اور بعد نماز عشاء دو رکعت ادا کرتے تھے، اور جمعہ کے روز لوگوں کے مسجد سے چلے جانے کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے، البتہ رات کے حصہ میں جس قدر چاہتے نفل نماز پڑھتے تھے۔

۲۰۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشةؓ قالتْ: كان رسول الله ﷺ يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة، ثم يصلي إذا سمع النداءَ بالصبح ركعتين خفيفَتَيْنِ.

۲۰۲- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رات میں تیرہ رکعت نفل نماز پڑھتے تھے، پھر جب فجر کی اذان سنتے تو دو رکعت ہلکی پھلکی نماز ادا کرتے تھے۔

۲۰۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عمر قال: كان رسول الله ﷺ يصلي على راحلته في السفر حيث ما توجَّهتْ به راحلته.

قال الربيعُ: وذلك في النوافل.

۲۰۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عمر کی سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ دوران سفر اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے تھے اونٹنی کا رخ چاہے جس طرف ہوتا، امام ربیع کہتے ہیں کہ یہ صورت نفل نمازوں کی ہے۔

۲۰۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا دخل أحدكم المسجد فليرُكع ركعتينِ قبل أن يجلس".

قال الربيعُ: عن أيوب الأنصاري أنه كان يصلي قبل الظهر أربعا فقيل له: ما هذه الصلاة؟ فقال: رأيتُ رسولَ الله ﷺ يصلِّيها فسألتُه فقال: "إنها ساعة تفتَحُ فيها أبواب السماء، فأُحبُّ أن يُرفع لي فيها عمل صالحٌ".

۲۰۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھ لینی چاہئے۔

امام ربیع ابوایوب انصاری کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں کہ وہ ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے، ان سے پوچھا گیا کہ یہ کونسی نماز ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، لہذا میں چاہتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرا نیک عمل وہاں پہونچے۔

(۳۳) نفل نماز میں امامت کا باب

۲۰۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: كانتْ جدَّتي مُلَيْكَةُ صنعتْ لرسول الله ﷺ طعاما، فأكل منه، ثم قال: "قوموا أصلي بكم" قال أنس: فقمتُ إلى حصير لنا قد اسْودَّ من طول ما لُبِسَ، فنضحْتُه بماء، فتقدم رسول الله ﷺ فصففتُ أنا والشيخُ وراءه

والعجوزُ وراء نا، فصلي بنا ركعتين، ثم انصرفَ.

۲۰۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ میری دادی ملیکہ نے حضور ﷺ کے لئے ایک بار کھانا تیار کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا، پھر فرمایا کھڑے: کہ ہو جاؤ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں اپنی چٹائی کی طرف بڑھا جو پرانی ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، چنانچہ میں نے اس کو پانی سے صاف کیا، پھر آپ ﷺ آگے بڑھے۔ اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ہماری دادی کھڑی ہوئیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر گئے۔

٢٠٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: أخبرني أنه بات عند ميمونة زوج رسول الله ﷺ وهي خالته، قال ابن عباس: فاضطجعتُ في عرْض الوسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله في طولها، فنام رسول الله ﷺ حتى إذا انتصف الليلُ أو قبله بقليل أو بعده بقليل فاستيقظ، وجعل يمسح النوم بيده عن وجهه، ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران، ثم قام إلى شنٍّ مُعلَّقٍ فتوضأ منه فأحسن وضوءه، ثم قام يصلي، قال: فقمتُ وصنعتُ مثل ما صنع ثم ذهبتُ فقمتُ إلى جنبه فوضع رسول الله ﷺ يده اليُمنَىٰ على رأسي، وأخذ بأذني يفتُلُها، ثم صلي اثنتيْ عشرة ركعة ثم أوتر، ثم اضطجع حتى جاء المُؤذن، فقام فصلى ركعتينِ خفيفتينِ ثم خرج فصلى الصبح، ثم قال لي ابن عباس: كذلك فافعلْ يا جابرُ، وثَنِّ في رمضان.

قال الربيعُ: الشنُّ: القربةُ الباليةُ.

۲۰۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز وہ اپنی خالہ حضور پاک ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت میمونہ کے یہاں رات میں ٹھہرے، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں بستر کے ایک طرف لیٹ گیا، اور

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل خانہ اس بستر کی دوسری طرف لیٹ گئے، اور رسول اللہ ﷺ سو گئے، یہاں تک کہ جب تقریباً آدھی رات ہوئی تو آپ ﷺ بیدار ہوئے، اور چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگے تاکہ نیند کا خمار ختم ہو جائے، پھر سورۃ آل عمران کی آخر کی دس آیاتیں پڑھیں، پھر ایک لٹکے ہوئے بڑے مشکیزہ کی طرف بڑھے، اور اس کے پانی سے اچھے طریقہ سے وضوء فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پس میں بھی آپؐ کے دیکھا دیکھی کھڑا ہو گیا اور جو آپ نے کیا تھا وہی میں نے بھی کیا اور پھر آپ کے بغل میں کھڑا ہو گیا، پس حضور نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھ دیا، اور میرے کانوں کو اینٹھنے لگے، پھر آپ ﷺ نے بارہ رکعت نماز ادا کی، پھر وتر کی نماز ادا کی، پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن نے فجر کی اذان دی، تو پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعت ہلکی پھلکی پڑھی، پھر نکل کر مسجد گئے، صبح کی نماز ادا کی، امام جابر کہتے ہیں کہ پھر ابن عباس نے مجھ سے کہا کہ اسی طرح تم بھی کرواے جابر، اور رمضان کے مہینہ میں دو رکعت نماز پڑھو۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "الشن" سے مراد پرانا مشکیزہ ہے۔

٢٠٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: صلّى رسولُ اللهِ ﷺ في المسجد فصلى بصلاته ناس كثير، ثم صلى الليلة الثانية، فكثر الناس، ثم تجمَّعُوا في الليلة الثالثة والرّابعةِ، فلمْ يخرُجْ إليهم رسولُ اللهِ ﷺ، فلما أصبح قال: " قدْ رأيتُ الذي صنعْتُم، فلمْ يمنعْني من الخروج إليكم إلا أني خشيتُ أنْ يفرضَ عليكم". وذلك في رمضان.

٢٠٧- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضور کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نے مسجد کے اندر رات میں نماز پڑھی اور آپ کی نماز کے ساتھ بہت سے لوگوں نے بھی نماز ادا کی، پھر دوسرے روز بھی آپ ﷺ نے قیام اللیل فرمایا، اس روز لوگوں کی تعداد اور بڑھ گئی، پھر وہ لوگ تیسرے اور چوتھے روز بھی جمع ہوئے، مگر نبی کریم ﷺ قیام اللیل کے لئے اب کی

بار گھر سے نہیں نکلے پھر جب آپ نے صبح کی تو فرمایا کہ تم لوگوں نے رات میں جو بھی کیا میں نے اس کو بخوبی دیکھا، لیکن میں تمہارے ساتھ اس ڈر سے شریک نہ ہوا کہ کہیں تمہارے اوپر یہ نماز فرض نہ کردی جائے اور یہ واقعہ رمضان مبارک میں پیش آیا۔

٢٠٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سألتُ عائشة كمْ يُصلّي رسولُ اللهِ ﷺ في رمضان؟ قالتْ: ما كان رسولُ اللهِ ﷺ يزيدُ في رمضان على ثلاث عشرة ركعة، ثم قالتْ: قلتُ لرسولِ اللهِ ﷺ أتنامُ قبل أن تُوترَ؟ فقالَ: "يا عائشة إنَّ عينيَّ تنامان ولا ينامُ قلْبي".

٢٠٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ حضور پاک ﷺ رمضان کی راتوں میں کتنی رکعت نماز پڑھتے تھے، تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور پاک ﷺ تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پھر حضرت عائشہؓ نے مزید فرمایا کہ میں نے ایک روز حضور سے پوچھ ہی لیا کہ کیا آپ ﷺ وتر کی نماز ادا کئے بغیر سو جاتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل بیدار رہتا ہے۔

(٣٤) استقبال کعبہ اور استقبال بیت المقدس کا باب

٢٠٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ فرضتْ عليه الصلواتُ الخمسُ قبل هجرته بنحوِ سنتين، وصلى رسولُ اللهِ ﷺ إلى بيت المقدس بعد هجرته سبعة عشر شهرا، وكانت الأنصارُ وأهل المدينة يصلون إلى بيت المقدس نحو سنتين قبل قدوم النبي إليهم، وكان النبي ﷺ صلىّ إلى الكعبة بمكة ثماني سنينَ، إلى أن عُرجَ به إلى بيت المقدس، ثم تحوّل إلى قبلته.

٢٠٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ہجرتؓ سے دو سال قبل حضور پاک ﷺ پر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں، اور حضور

نے ہجرت کے بعد سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، انصار اور مدینہ کے رہنے والے حضور کے مدینہ آنے سے پہلے تقریباً دو سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، اسی طرح حضور پاک ﷺ مکہ کے قیام کے دوران خانہ کعبہ کی طرف آٹھ سال رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، یہاں تک کہ بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا۔ پھر بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ ہو گیا۔

۲۱۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عبدالله بن عمر قال: بينما الناس بقباء في صلاة الفجر إذ جاء هم آتٍ فقال: إن رسول الله ﷺ قد أنزل عليه الليلة قرآن، وأمر أن يستقبل الكعبة. فاستقبلوها، وكانت وجوههم إلى الشام، فاستداروا إلى الكعبة وهم يصلون.

۲۱۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ لوگ قباء کے اندر فجر کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ حضور پاک ﷺ پر آج رات وحی نازل ہوئی ہے جس کے اندر آپ ﷺ کو نماز کے اندر ہی خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پس تم لوگ بھی خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کر لو، حالانکہ ان لوگوں کا رخ شام کی طرف یعنی بیت المقدس کی طرف تھا پس وہ سب کے سب نماز کے اندر ہی خانہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

(۳۵) نماز میں امامت اور نیابت کا باب

۲۱۱ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " الصلاة جائزة خلف كل بار وفاجر مالم يدخل فيها ما يفسدها".

۲۱۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز ہر اچھے اور برے شخص کے پیچھے پڑھنا جائز ہے جب تک کہ وہ نماز کے اندر ایسا عمل نہ کرے جس

سے نماز ٹوٹ جائے۔

٢١٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله،فإنْ كانوا في القراءة سواء فأعلمهمُ بالسنة،فإن كانوا في السنة سواء فأقْدمهم هجرة، فإن كانوا في الهجرة سواء فأكبرهم سنا".

٢١٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جوان میں سے سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو، پھر اگر وہ سب قرأت میں یکساں ہوں توان کی امامت وہ کرے جوسنت وشریعت کا زیادہ علم رکھتا ہواور اگراس میں بھی سب برابر ہوں تووہ شخص امامت کرے جس نے پہلے ہجرت کی ہو،اوراگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تووہ شخص امامت کرے جوعمر کے لحاظ سے مقدم ہو۔

٢١٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا صلّى أحدُكم بالناس فليخفف؛ فإن فيهم السقيم والضعيف والكبير وذا الحاجة، فإذا صلّىٰ لنفسه فليطل ما شاء".

٢١٣- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی، اورضرورت مند بھی، اور جب تنہا ہوتو جس قدر چاہے نماز لمبی نماز پڑھے۔

٢١٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضـ قالتُ: قال رسولُ اللهِ ﷺ: "مروا أبابكر يصلّي بالناس". قالتُ: فقلتُ: يا رسول الله إن أبابكر إذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء، فأمر عمر فليصل بالناس، قالت فقال: "مروا أ بابكر ليصلي بالناس". قالتْ:

عائشة: فقلتُ لحفصة: قولي لرسول الله ﷺ مثل ما قلتُ له، ففعلتْ حفصة،فقال رسول الله ﷺ: " إنكنَّ لأنتنَّ صواحبُ يوسفَ، مروا أبابكر ليُصلي بالناس". قالتْ: فقالتْ حفصةُ: ما كنتُ لأصيب منك خيرا.

۲۱۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! اگر آپ ﷺ کی جگہ پر ابوبکر کھڑے ہو گئے تو لوگ ان کے رونے کی وجہ سے کچھ بھی نہیں سن سکیں گے، پس آپ ﷺ عمر کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر کو خبر دو کہ وہ لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ بنت عمر سے کہا کہ تم حضور سے میرے قول کو دوہراؤ، پس حضرت حفصہ نے وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی، اس پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم سب یوسفؑ کو بہکانے والی (خواتین کی طرح ہو) ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کریں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت حفصہ نے کہا کہ مجھے تم سے (عائشہ) کبھی کوئی بھلائی نہیں پہونچ سکتی ہے۔

۲۱۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "إنكم ستدركون من بعدي أئمة يؤخرونَ الصلاة عن وقتها، فإذا أدركتم ذلك فاجعلوا صلاتكم معهم سبحة" أي: نافلة.

۲۱۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تمہیں ایسے اماموں سے دو چار ہونا پڑے گا جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا کریں گے، اگر تم اس دور سے گذرو تو تم ان کے ساتھ نفل کی نیت سے پڑھنا۔

۲۱۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ

قال: "كأني بقوم يأتون من بعدي يرفعون أيديهم في الصلاة كأنها أذنابُ خيل شمس".

۲۱٦-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کہ میں اپنے بعد آنے والے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جو نماز کے اندر اپنے ہاتھ تکبیر کے وقت ایسے اٹھایا کریں گے گویا کہ ان کے ہاتھ بدکتے ہوئے گھوڑوں کی دم ہیں

۲۱۷- الربيعُ عن عبادة بن الصامت قال: قال رسولُ الله ﷺ: " سيكونُ من بعدي أمراءُ تشغلهم أشياءُ عن الصلاة حتى يؤخروها عن وقتها، فصلوها لوقتها" فقال رجلٌ: يا رسول الله ﷺ إن أدركتهم أصلي معهم؟ قال: " نعمْ إن شئتَ".

۲۱۷-امام ربیع عبادہ بن صامت کی سند سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جن کو دنیاوی چیزیں نمازوں سے اس طرح غافل کردیں گی کہ وہ نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کرکے پڑھیں گے، پس تم لوگ نماز کو ان کے اوقات میں ادا کرنا۔ اس وقت ایک شخص نے حضور پاک ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول اگر میں ان حکام کا زمانہ پاؤں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہاں اگر تمہاری مرضی ہوتو۔

(۳٦) نماز باجماعت اور نماز قضاء کا باب

۲۱۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ الله ﷺ: " الصلاةُ في الجماعة خيرٌ من صلاة الفذِّ بسبع وعشرين درجة".

۲۱۸-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز

پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔

۲۱۹ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال: " صلاة الجماعة تفضلُ على صلاة أحدكم وحده بخمس وعشرين درجة".

۲۱۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز ادا کرنے کے مقابلہ پچیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔

۲۲۰ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ: " إذا ثُوِّبَ للصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون وائتوها وعليكم السكينةُ والوقارُ، فما أدركتم فصلوا، وما فاتكم فاقضوا، فإن أحدكُمُ في صلاة ما كان يعمدُ إلى الصلاة".

۲۲۰-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نماز میں شریک مت ہو، بلکہ اطمینان وسکون کے ساتھ نماز میں شرکت کرو، پس جو رکعت پالو اس کو پڑھو اور جو چھوٹ جائے اس کی قضاء کرو، کیونکہ تم میں سے ہر کوئی نماز کے اندر ہی رہتا ہے جس وقت وہ اس نماز کے قصد وارادے سے نکلتا ہے۔

۲۲۱ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "من أدرك من الصبح ركعة قبل أن تطلعَ الشمسُ فقد أدرك الصبح، ومنْ أدرك من العصر ركعة قبل أن تغيبَ الشمسُ فقد أدرك العصر".

۲۲۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورج

کے طلوع ہونے سے قبل نماز فجر کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز فجر پالی، اور جس نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز عصر پالی۔

۲۲۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رسولُ اللهﷺ جلس ذات يوم وفي مجلسه رجل يُسَمَّىٰ مُحْجَنا،فأقيمتِ الصلاةُ، قال: فقامَ رسولُ اللهﷺ فصلىٰ فلما فرغ من صلاته نظر إلى مُحْجَنٍ وهو في مجلسه فقال له رسولُ اللهﷺ: "ما منعک أن تصلي مع الناس ألسْتَ برجل مسلم؟". قال: بلىٰ يا رسولَ الله ولكن قد صلَّيتُ في أهلي، فقال: له رسولُ اللهﷺ: "إذا جئتَ والناسُ يُصلون فصلِّ معهم وإنْ كنتَ قد صليتَ في أهلکَ".

قال الربيعُ: قال أبو عبيدةَ: معْنَىٰ ذلک أن يجعلها سُبُحَةً.

۲۲۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنی مجلس میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ اس مجلس میں ایک مجن نامی شخص بھی موجود تھے، پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی، راوی کہتے ہیں، پس حضور پاک ﷺ نماز کے لئے اٹھے اور آپ نے نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ مجن صاحب اسی مجلس کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں، حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ کس چیز نے تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روک دیا، کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ مجن نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں میں مسلمان ہوں، البتہ میں نے اپنے گھر کے اندر پہلے ہی نماز پڑھ لی تھی، بس اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم مسجد کے اندر ہو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ بھی نماز میں شریک ہو جاؤ، اگر چہ تم نے اپنے گھر کے اندر نماز ادا کر لی ہو۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ نفل نماز پڑھے گا۔

(۳۷) نماز کی ابتداء کا باب

۲۲۳ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عليٍّ بن أبي طالب قال: قال رسولُ اللهﷺ: "تحريمُ الصلاةِ التكبيرُ، وتحليلها التسليم".

۲۲۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی کے ذریعہ مجھ تک رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد پہونچا کہ نماز کی تحریمہ اس کی تکبیر ہے اور نماز کا اختتام اس کا سلام ہے۔

۲۲۴ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "لوْ لا أن أشُقَّ علىٰ أمتي لأمرْتُهم بالسواكِ عند كلِّ صلاة وعند كلِّ وُضوءٍ".

۲۲۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز اور ہر وضوء کے وقت مسواک کرنے کا حکم کر دیتا۔

(۳۸) نماز میں قرأت کا باب

۲۲۵ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ اللهﷺ: "منْ صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداجٌ".

قال الربيعُ الخداجُ: الناقصةُ، وهي غيرُ التمام.

۲۲۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی بھی نماز کے اندر سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "الخداجُ" سے مراد ناقص ہے۔

٢٢٦ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: " فاتحة الكتاب هي أم القرآن فقرأها وقرأ فيها (بسم الله الرحمن الرحيم) وقال: "إنها آية من كتاب الله".

قال الربيعُ: قال أبوعبيدةَ: وقد روىٰ سعيد بن جبير عن ابن عباس مثل هذا.

٢٢٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ فاتحہ الکتاب سے مراد سورہ فاتحہ ہے، چنانچہ آپ نے نماز کے اندر سورہ فاتحہ پڑھی اور سورہ فاتحہ پڑھنے کے وقت بسم اللہ پڑھا۔ اور فرمایا کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ کی ایک مستقل آیت ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ سعید بن جبیر نے بھی ابن عباس سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٢٢٧ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ اللهﷺ: "يقول اللهُ عزَّ وجلَّ: قسمْتُ الصلاةَ بيني وبين عبدي نصفين؛ نصفها لي ونصفها لعبدي، ولعبدي ما سأل" وقال رسولُ اللهﷺ: " إذا قال العبدُ: ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ فيقولُ اللهُ: حمدني عبدي، فإذا قال البعدُ: ﴿الرحمن الرحيم﴾ فيقول الله: أثنىٰ عليَّ عبدي، وإذا قال العبدُ: ﴿ مالك يوم الدين﴾ فيقول اللهُ: مجَّدَني عبدي، فيقولُ العبدُ: ﴿إياك نعبد وإياك نستعين﴾ فيقولُ الله: هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل، فيقول العبدُ: ﴿ اهدنا الصراط المستقيم، صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين﴾ فيقول الله: هذه لعبدي ولعبدي ما سأل".

٢٢٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا

ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کردی ہے، اس کا نصف حصہ میرے لئے ہے، اور نصف حصہ میرے بندہ کے لئے ہے، اور میرے بندہ نے جو کچھ مانگا وہ ملے گا، حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بندہ کہتا ہے ''الحمدلله رب العالمين '' تو اللہ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری حمد بیان کی، پھر جب بندہ کہتا ہے ''الرحمن الرحيم '' تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف وتوصیف بیان کی، پھر جب بندہ کہتا ہے ''مالك يوم الدين '' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری عظمت بیان کی پھر جب بندہ کہتا ہے ''إياك نعبد وإياك نستعين '' تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ پورا ہوگا، پھر جب بندہ کہتا ہے کہ ''اهدنا الصراط المستقيم، صراط الذين أنعمتَ عليهم، غير المغضوب عليهم والضآلين '' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندہ کے لئے ہے اور میرے بندہ نے جو بھی درخواست کی ہے وہ پائے تکمیل کو پہونچے گی۔

٢٢٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: انصرف رسولُ اللهُ ﷺ من صلاة جهر فيها بالقراء ة فقال: " هلْ قرأ معي أحدٌ منكم آنفا"؟ قالوا: بلىٰ يا رسولَ الله. فقال رسولُ الله ﷺ: " مالي أنازَعُ في القرآن"؟! فانتهىٰ الناسُ عن القراء ة خلف رسول الله ﷺ فيما جهر به من الصلاة.

قال الربيعُ قال أبو عبيدةَ: إلاَّ بفاتحة الكتاب فإنها تُقْرأُ مع كلِّ إمام وغيره.

۲۲۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ایک ایسی نماز سے جس میں آپ ﷺ نے قرائت بالجہر کی تھی

فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے، صحابہ کرام نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول! ہاں ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ خود بھی قرائت کی ہے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہوگیا ہے کہ قرأت کے اندر مجھ سے جھگڑا کیا جارہا ہے، چنانچہ اس کے بعد لوگ حضور ﷺ کے پیچھے جہری نمازوں میں قرائت کرنے سے باز آگئے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ اس سے مراد سورہ ہے نہ کہ سورہ فاتحہ، سورہ فاتحہ تو امام اور غیر امام سب کے ساتھ ہر حال میں پڑھی جائے گی۔

۲۲۹- قال الربيعُ عن عبادة بن الصامت قال: صلّىٰ بنا رسولُ الله ﷺ صلاة الغداةِ فثَقُلَتْ عليه القراءة، فلما انصرف قال: "لعلكم تقرؤون خلف إمامكم" قال:قلنا: أجَلْ. قال: " لا تفعلوا إلا بأم القرآن فإنه لا صلاة إلا بها".

۲۲۹- امام ربیع نے عبادہ بن صامت سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک روز حضور پاک ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور نماز کے دوران آپ ﷺ پر قرأت گراں گذری تھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ لگتا ہے کہ تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا کہ ہاں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو، کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز نہیں ہوتی ہے۔

۲۳۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: خرج رسولُ الله ﷺ ذات يوم فوجد الناس يصلون وقد علتْ أصواتهم بالقراءة فقال: " إن المصلِّي يُناجي ربه فلينظر ما يناجيه به، ولا يجهرُ بعضكم علىٰ بعض بالقرآن فيشغلهم عن صلاتهم".

۲۳۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور پاک ﷺ مسجد تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ نماز باجماعت ادا کررہے ہیں اور ہر ایک کی قرائت کی وجہ سے

آوازیں بلند ہیں، پس آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ نمازی نماز میں اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، لہٰذا اس کو غور کرنا چاہئے کہ وہ کیا مناجات کر رہا ہے تم قرأت بالجہر کے ذریعہ ایک دوسرے کے سامنے اپنی آوازیں بلند کرو کیونکہ یہ عمل نماز سے توجہ ہٹا دینے والا ہے۔

۲۳۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن البراء بن عازب قال: صليتُ مع رسول الله ﷺ العتمة فقرأ فيها: ﴿والتين والزيتون﴾.

۲۳۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت براء بن عازب سے نقل کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء ادا کی، اور آپ ﷺ نے اس کے اندر سورہ ''والتين والزيتون'' پڑھی۔

۲۳۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: سمعتني أم الفضل بنتُ الحارث وهي والدةُ عبدالله بن العباس أقرأ: ﴿والمرسلات عرفا﴾ فقالتُ: يا بُنيَّ لقد ذكَّرتَني بقراءتک هذه السورة. إنها لآخر ما سمعتُ من رسولِ الله ﷺ يقرأ بها في المغرب.

۲۳۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میری والدہ اُم الفضل بنت حارث نے مجھے سورہ ''والمرسلات عرفا'' پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اے میرے بیٹے تم نے اس سورت کی قرأت کے ذریعہ مجھے یاد دلا دیا کہ میں نے حضور پاک ﷺ سے سب سے آخری سورت مغرب کی نماز میں پڑھتے ہوئے یہی سنی ہے۔

(۳۹) رکوع اور سجود کی تسبیحات کا باب

۲۳۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: لما نزل ﴿فسبح باسم ربک العظيم﴾ قال: "اجعلوها في ركوعكم" فلما نزل ﴿سبح اسم ربک الأعلىٰ﴾ قال: " اجعلوها في سجودكم".

۲۳۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں

نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی "فسبح باسم ربک العظیم" تو حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو اپنے رکوع میں پڑھا کرو، پھر جب یہ آیت " سبح اسم ربک الأعلیٰ" کا نزول ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو سجدہ کے اندر پڑھا کرو۔

۲۳۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن عليٍّ بن أبي طالب قال: نهاني رسولُ الله ﷺ عن لبسِ القسيِّ وعن لُبسِ المُعَصْفَرِ وعن خاتم الذَّهبِ وعن قراءة القرآن في الركوع والسجود.

۲۳۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے حضرت علیؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے انہیں گہرے سرخ رنگ اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۳۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "إذا قال الإمامُ: سمع الله لمن حمدهُ، قال من خلْفَه: ربنا ولک الحمدُ فإنه من وافق قوله قول الملائكة غُفِرَ له ما تقدم من ذنبه". قال أبو هريرة: هكذا سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ في هذا.

۲۳۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام رکوع سے اٹھتے ہوئے "سمع الله لمن حمده" کہے (اللہ نے سنی اس بندہ کی جس نے اس کی حمد کی) کہے تو جو اس کے پیچھے مقتدی ہوں وہ کہیں "ربنا ولک الحمد" چنانچہ جس کا یہ کہنا ملائکہ کے کہنے کے موافق ہوگا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے حضور پاک ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے۔

۲۳۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ أن رسول

اللہ ﷺ صلّىٰ ذات يوم بأصحابه فلما فرغ من صلاته قال لأصحابه، " من الـمُتَكَلِّمُ آنفا وهو يقول ربنا ولک الحمدُ حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه"؟ قال رجل منهم: أنا يا رسول الله. قال: "لقد رأيتُ بضْعا وثلاثينَ ملكا يَبْتَدِرُونها أيُّهُمْ يكتبها أولا".

۲۳۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ امام جابر بن زید نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ایک روز اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نے نماز ختم کی تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ابھی کسی شخص نے یہ جملہ کہا ہے "ربنا ولک الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه" (اے ہمارے رب آپ ہی کے لئے ہے ساری حمد وثنا، بہت پاکیزہ اور مبارک حمد) تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے اے اللہ کے رسول تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیس سے اوپر فرشتوں کو میں نے دیکھا کہ وہ باہم مقابلہ کررہے تھے کہ کون ان کہے گئے الفاظ کو پہلے لکھے۔

۲۳۷- أبو عبيدة قال: بلغني عن أبي سعيد الخدريؓ قال: رأيتُ كأني تحت شجرة أقرأ ﴿صٓ والقرآن﴾ فلما بلغتُ السجدة سجدتِ الشجرةُ، ثم قالتْ: ربِّ أعْطِني بها أجرا وضعْ عني بها وِزْرا وارزقني بها شكرا، وتقبَّلْها مني كما تقبَّلْتَ من عبدک داوٗدَ سجْدَتَه، قال أبو سعيد: فأخبرْتُ بذلک النبي ﷺ فقال: "نحن أحق بالسجود من الشجرة" ثم قرأ رسولُ الله ﷺ "صٓ" وسجد وقال هذا القولَ.

۲۳۷- ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسعید خدری کے بارے معلوم ہوا وہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ایک روز خواب میں لگا کہ وہ کسی درخت کے نیچے سورہ "صٓ والقرآن" تلاوت کررہے ہیں، جب وہ سجدہ کی آیت پر پہونچے تو دیکھتے ہیں کہ درخت بھی سجدہ کررہا ہے اور خدا کے حضور میں یہ الفاظ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ مجھے اس سجدہ کے بدلے اجر عطا فرما اور اس کے ذریعہ میرے گناہ کو مٹادے، اور مجھے شکر کی نعمت سے نواز دے، اور اس سجدہ کو میری جانب سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے

اپنے بندہ حضرت داؤد کے سجدہ کو قبول فرمایا تھا، حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کے بارے میں حضور ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم درخت سے زیادہ سجدہ شکر ادا کرنے کے مستحق ہیں، پھر آپ ﷺ نے سورہ "صٓ" کی تلاوت کی اور سجدہ کیا، اور یہ بات دہرائی۔

(۴۰) بیٹھ کر نماز ادا کرنے اور تحیات کا باب

۲۳۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ: "صلاة أحدكم قاعدا نصف صلاته قائما".

۲۳۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ امام جابر کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: کہ تمہاری بیٹھ کر ادا کی ہوئی نماز کھڑے ہو کر ادا کی ہوئی نماز کے مقابلے میں آدھا ثواب رکھتی ہے۔

۲۳۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة زوج النبي ﷺ قالتْ: ما رأيتُ رسول الله ﷺ يصلي جالسا صلاة الليل قطّ.

۲۳۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے کبھی بھی حضور پاک ﷺ کو بیٹھ کر رات کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۲۴۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عنْ حفصة زوج النبي ﷺ قالتْ: ما رأيتُ النبي ﷺ يصلي قاعدا في سبحته قطُّ، حتى إذا كان قبل وفاته بعام فرأيتُه يصلي قاعدا، ويقرأ بالسورة، ويُرَتِّلُها حتى تكون أطْوَلَ منْ أطول منها.

۲۴۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی زبانی نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ مجھے اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ کے بارے میں معلوم ہوا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، البتہ وصال سے ایک سال

پہلے میں نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ سورت کی تلاوت کرتے اور اس کو ترتیل سے پڑھتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ لمبی سے لمبی سورت کی تلاوت فرماتے تھے۔

۲۴۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي أنه نهى المصلي أنْ يقعِيَ في صلاته إقعاء الكلب، وأن ينقُر فيها نقر الديكِ، أو يلتفتَ فيها التفاتَ الثعلبِ أو يقعدَ فيه قعودَ القرد.

قال الربيعُ: إقعاءُ الكلب: أن يفرشَ ذراعيه ولا ينصبهُما، وقعودُ القردِ: أن يقعد على عقبيه وينصب قدميه، ومن فعل شيئا من هذه الوجوه الأربعة فعليه إعادةُ الصلاة.

۲۴۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے نمازی کو دوران نماز کتے کی طرح بیٹھنے اور مرغ کی طرح چونچ مارنے (جلدی جلدی نماز ادا کرنے) سے یا لومڑی کی طرح ادھر ادھر متوجہ ہونے، یا بندر کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ: ''اقعاء الکلب'' سے مراد یہ ہے کہ کتا اپنے اگلے دونوں بازوؤں کو پھیلا دیتا ہے انہیں سیدھا نہیں رکھتا، اور ''قعود القرد'' سے مراد ہے کہ بندر اپنی ایڑیوں پر بیٹھتا ہے اور سامنے کے دونوں پیر کھڑا رکھتا ہے، پس ان چاروں چیزوں میں سے کسی نے کسی بھی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کو نماز دہرانا ضروری ہے۔

۲۴۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: التحياتُ كلماتٌ كان يعلِّمُهُنَّ النبي ﷺ أصحابه، ومعْنىٰ التحيات: الملكُ لله.

۲۴۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ''التحیات'' چند کلمات پر مشتمل ہے جس کو حضور پاک ﷺ اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے، اور ''التحیات'' کا مفہوم یہ ہے کہ بادشاہت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۲۴۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الأيمنُ، فصلىٰ وهو جالس فصلينا وراءه قعودا، فلما انصرف قال: ”إنما جعل الإمام إماما ليُؤتمَّ به فإذا صلى قائما فصلوا قياما، وإذا صلى قاعدا فصلوا قعودا، وإذا قال سمع اللهُ لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمدُ“ قال جابرٌ: وإنما يجوز مثل هذا خلف أئمة العدلِ وأما غيرهم فلا.

۲۴۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے کی سرکشی سے آپ ﷺ اس سے گر پڑے، اور آپ ﷺ کے داہنے جانب خراش آ گئی، پس آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بیٹھ کر ہی آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ امام کو امام اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ اس کے ساتھ نماز ادا کی جائے، اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو، اور جب وہ ”سمع الله لمن حمده“ اللہ نے اس بندہ کی سنی جس نے اس کی حمد بیان کی کہے، تو تم کہو ”ربنا ولك الحمد“ اے ہمارے رب تو ہی تمام تعریفوں وستائش کا حقیقی مستحق ہے۔

امام جابر کہتے ہیں کہ اس طرح کی نماز (بیٹھ کر نماز ادا کرنا) عدل پرور اماموں کے پیچھے ہی جائز ہے، اور اگر امام ایسے نہیں ہیں تو کوئی ضروری نہیں کہ ان کی اس طرح اتباع کی جائے۔

(۴۱) نمازی کے سامنے سے گذرنے کا باب

۲۴۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: ”لو يعلم المارُّ بين يدي المصلي ماذا عليه لوقف إلى الحشر“.

۲۴۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور

انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا یہ جان جائے کہ اس پر کیا گناہ ہوگا تو وہ قیامت تک اس کے سلام کے انتظار میں کھڑا رہے گا۔

۲۴۵ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ "لو يعلم المارُّ بين يديِ المصلي ماذا عليه لوقف أربعين خيرا له من أن يمر بين يديه" قال جابرٌ: قال بعض الناس: يعني أربعين خريفا. وقال آخرون: أربعين شهرا. وقال آخرون: أربعين يوما.

۲۴۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کیا (عذاب) ہے تو وہ چالیس سال اس کے سامنے کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے گا چہ جائے کہ وہ اس کے سامنے سے گذرے۔

امام جابر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ "أربعين" چالیس سے مراد چالیس سال ہیں، اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ چالیس مہینے مراد ہیں، اور کچھ دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ چالیس روز مراد ہیں۔

۲۴۶ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدريِّ قال: قال رسولُ الله ﷺ: "إن أحدكم إذا كان في الصلاة فلا يدعْ أحدا يمُرُّ بين يديه وليدْرأه ما استطاعَ، فإن أبىٰ فليقاتله؛ فإنما هو شيطانٌ".

۲۴۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو وہ دوسرے شخص کو اپنے سامنے سے گذرنے نہ دے، اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو پوری طاقت سے روکے، اگر وہ نہ رکے تو اس سے جنگ کرے، کیونکہ وہ انسان کی صورت میں شیطان ہے۔

۲۴۷ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أنها قالتْ: كنتُ أنامُ بين يديْ رسول الله ﷺ ورجُلاي في قبلته فإذا سجد غمزني، وإذا

قام بسطتهما، والبيوتُ يومئذٍ ليس فيها مصابيحُ. قال جابرٌ: وقد ورد النَّهْيُ في روايةٍ أخرىٰ: لا يستقبل الرجلُ في صلاته حيوانا.

۲۴۷-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی تھی اور میرے دونوں پیر آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف ہوا کرتے تھے، چنانچہ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو میرے پیروں کو ہٹادیتے اور جب آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے تو میں اپنے دونوں پیروں کو دراز کردیتی تھی اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب گھروں کے اندر چراغ وغیرہ نہیں ہوا کرتے تھے۔

امام جابر کہتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں اس بات کی ممانعت آئی ہے کہ دوران نماز نمازی کسی (حیوان) جاندار کو اپنا قبلہ بنائے۔

۲۴۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: أقبلتُ ذات يوم وأنا راكب على حمار وأنا يومئذٍ قد ناهزتُ الاحتلام -أي: قاربتُ أوله- ورسولُ الله ﷺ يصلي بالناس يومئذٍ بمنا فمررتُ بين يدي بعض الصفّ، فنزلتُ فأرسلتُ الحمارَ يرتعُ، فدخلتُ في الصفّ فلمْ يُنكرْ عليَّ أحدٌ.

۲۴۸-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس کی سند سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ ایک روز میں ایک گدھے پر سوار ہوکر آیا، اور اس وقت میں سن رشد کو پہنچ چکا تھا، اور آپ ﷺ مقام منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، چنانچہ میں بعض صفوں کے سامنے سے گذرا، پھر گدھے سے اترا اور اس کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا، اس کے بعد نمازیوں کی صفوں میں شامل ہوگیا اور کسی نے بھی میرے اس عمل پر نکیر نہیں کی۔

(۴۲) دوران نماز بھولنے کا باب

۲۴۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: " إن أحدكم إذا قام يصلي جاءه الشيطانُ، فلبس عليه صلاته حتى لا يدري كم صلّىٰ، فإذا وجد أحدكم ذلك فليسجد سجدتينِ وهو جالسٌ".

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: ذلك إذا كان الرجلُ خلف إمامه، وأما إذا كان وحده فلُيعدُ صلاته.

۲۵۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے رسول پاک ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس پہونچتا ہے، اور اس پر اس کی نماز کو اس طرح گڈمڈ کر دیتا ہے کہ نمازی کو پتہ نہیں چلتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص اس طرح کی حالت محسوس کرے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے، یعنی سجدہ سہو کرے۔

۲۵۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: " إذا نودي للصلاة أدبر الشيطان له صوت حتى لايسمع التأذين، فإذا مضى النداء أقبل حتى إذا ثوب أدبر، حتى إذا مضى أقبل حتى يخطر بين المرُء ونفسه، فيقول له: اذكر كذا اذكر كذا حتى يصلي الرجلُ، ولا يدري كم صلي".

۲۵۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان بھاگتا ہے اور بھاگتے ہوئے ایسی آوازیں نکالتا ہے کہ اذان نہ سن سکے، اور جب آذان ہو چکی ہوتی ہے تو دوبارہ واپس آتا ہے یہاں تک جب اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے، پھر جب تکبیر تحریمہ ہو چکی ہوتی ہے تو پھر آتا ہے اور نمازی اور اس کے دل میں اتر جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو یعنی شیطان اس کو بہکاتا رہتا ہے یہاں تک نمازی اپنی نماز مکمل کر لیتا ہے لیکن اسے پتہ نہیں رہتا ہے کہ اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے۔

۲۵۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: إن رسول الله ﷺ سلم من اثنتين فقيل له: يا رسول الله ﷺ أقصرت الصلاة؟ فقام فأتمّ ما

بقي من الصلاة، وسلم فسجد سجدتين بعد السلام.

۲۵۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ نے دو رکعت نماز پر سلام پھیر دیا تو آپ ﷺ سے عرض گیا کہ اے اللہ کے رسول کیا نماز میں قصر کی گئی ہے، پس اس کو سنکر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز کی بقیہ رکعت مکمل کیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور سلام کے بعد آپ ﷺ نے دو سجدے کئے (یعنی سجدہ سہو کیا)۔

۲۵۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "إذا أقيمت الصلاةُ وحضر العشاء فابدؤوا بالعشاء قبل العشاء، لئلا تدعو أحدكم نفسه إلى الطعام فيشتغل عن الصلاة فيقصر منها".

۲۵۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے اور اسی وقت رات کا کھانا بھی آجائے تو نماز عشاء سے پہلے رات کا کھانا تناول کرلو، تاکہ دوران نماز کسی شخص کا نفس اس کو کھانے کی طرف مائل نہ کرے، جس کے سبب وہ نماز سے غافل ہو جائے اور وہ نماز کے حقوق میں کوتاہی کردے (رکعت وغیرہ کم کردے یا جلدی جلدی نماز ادا کرے)۔

۲۵۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أنها قالتْ: قال رسولُ اللهﷺ: "إذا نعس أحدكم في الصلاة فليرُقدْ حتى يذهب عنه النومُ، فإن أحدكم إذا صلى وهو ناعس لعله يذهب يستغفر الله فيسبَّ نفسه".

۲۵۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو دوران نماز نیند کی جھپکی آئے تو پہلے اس کو سو لینا چاہیے تاکہ نیند دور ہو جائے، کیونکہ تم میں سے کوئی نمازی نیند کی جھپکی کی حالت میں نماز ادا کر رہا ہو تو ہوسکتا ہے کہ وہ

خداتعالیٰ سے مغفرت کی دعاء کرنے کے بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔

(۴۳) جمع بین الصلاتین کا باب

٢٥٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ صلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء الآخرة جميعا في غير خوف، ولا سفر ولا سحاب، ولا مطر.

۲۵۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر عصر، مغرب اور عشاء کی نماز بغیر کسی عذر یعنی نہ تو خوف، نہ تو سفر، نہ تو بادل یا بارش کے ایک ساتھ پڑھی۔

٢٥٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن معاذ بن جبل قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ عام تبوك وكان رسولُ الله ﷺ يجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء، قال معاذ: فأخر الصلاة يوما، ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا، ثم دخل فخرج فصلى المغرب والعشاء جميعا.

۲۵۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ مجھے معاذ بن جبل کے ذریعہ معلوم ہوا، یہ کہتے ہیں کہ جنگ تبوک کے سال ہم آپ ﷺ کے ساتھ جنگ میں نکلے تھے، چنانچہ آپ ﷺ ظہر عصر ایک ساتھ اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھاتے تھے، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے نماز میں تاخیر کردی تو آپ ﷺ نے ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھائی، پھر آپ ﷺ اپنی قیام گاہ گئے اور نماز کے لئے باہر آئے تو مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھائی۔

٢٥٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أبي أيوب الأنصاري صاحب رسول الله ﷺ قال: صليتُ مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفة جميعا.

۲۵۶-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ایوب انصاری کیذریعہ معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے (ایوب انصاری) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ کے مقام پر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی۔

(۴۴) مسجد نبوی کی فضیلت اور مسجدوں کا باب

۲۵۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " صلاة أحدكم في مسجدي هذا - يعني: مسجد المدينة خير من الصلاة فيما سواه من المساجد بألف صلاة إلا المسجد الحرام".

۲۵۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کا میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز ادا کرنا دیگر مسجدوں میں نماز ادا کرنے سے ہزار درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے، البتہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنا میری مسجد (مسجد نبوی) کے مقابلہ میں بھی زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

۲۵۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: سُئِلَ رسولُ الله ﷺ عن التيمم فقال: " جُعِلَتْ لي الأرضُ مسجدا، وتُرابُها طهورا". الحديثُ، وقد تقدم في باب التيمم.

۲۵۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ سے تیمم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے پوری زمین کو مسجد بنایا گیا ہے اور اس کی مٹی کو پاک بنایا گیا ہے، یہ حدیث تیمم کے باب میں گذر چکی ہے۔

۲۵۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " لا صلاة لجار المسجد إلا في المسجد".

قال الربيعُ: يعني بذلك - والله أعلمُ -: الفصل ما بين صلاته

في المسجد وصلاته في بيته، ومن صلى في بيته فقد جازت صلاته باتفاق الأمة.

۲۵۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کے پڑوس میں رہنے والے شخص کی نماز مسجد کے اندر ہی صحیح ہوگی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ (خدا ہی بہتر جانتا ہے) البتہ حدیث کے مفہوم سے پتہ چلتا ہے کہ مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بہت فضیلت ہے گھر کے اندر پڑھنے کے مقابلے میں۔ لیکن جس نے گھر کے اندر نماز ادا کی تو اس کی نماز درست اور صحیح ہوگی اس پر امت کا اتفاق ہے۔

٢٦٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ الله ﷺ: "سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله"... الحديثُ قد تقدم في باب الولاية.

۲۶۰- ابوعبیدہ نے جابر بن سے زید اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز سات قسم کے لوگوں کو خدا تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جب کہ اس روز اس کے سایہ کے علاوہ کہیں کوئی سایہ نہیں ہوگا، یہ حدیث "باب الولاية" کے اندر گذر چکی ہے۔

٢٦١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ: "إذا دخل أحدكم المسجد فليركعْ ركعتينِ قبل أنْ يجلس".

۲۶۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر داخل ہو تو اس کو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت "تحیۃ المسجد" نماز ادا کر لینی چاہئے۔

٢٦٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة قالت: لو

أدرك رسولُ اللهﷺ ما أحدثَ النساءُ لمنعهن المسجد كما مُنِعَتْ نساءُ بني إسرائيلَ.

قال الربيعُ: ذلك من أجل ما يعملن من العطر والريح الطيب فيدخلن به المسجد، ويشغلن به الناس عن الصلاة.

۲۶۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر حضور پاکﷺ اپنی زندگی کے اندر محسوس کر لیتے کہ عورتوں نے مسجدوں کے اندر جا کر نماز پڑھنے کی وجہ سے کیا خرابیاں پیدا کر دی ہیں تو آپﷺ عورتوں کو مسجد جانے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو اس سے پہلے مسجدوں میں جا کر نماز پڑھنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے یہ اس لئے فرمایا کہ عورتیں عطر اور خوشبو لگا کر مسجدوں میں جایا کرتی تھیں اور مردوں کو ان کی نماز سے غافل کر دیا کرتی تھیں۔

٢٦٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبيﷺ قال: "طُهِّرتِ المساجدُ من ثلاث: من أن يُنشدَ فيها بالضوالِّ، أو يُتَّخذ فيها طريق، أو يكونَ فيها سوق".

قال ابن عباس: ولا بأس بإنشاد الضالة في أبواب المساجد.

۲۶۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپﷺ نے فرمایا کہ مسجدیں تین چیزوں سے پاک کر دی گئیں ہیں، پہلی چیز یہ کہ اس میں گمشدہ چیز نہ تلاش کی جائے، دوسری چیز یہ کہ اس کے اندر سے راستہ نکالا جائے، تیسری چیز یہ کہ اس میں بازار نہ لگایا جائے، ابن عباس فرماتے ہیں کہ مسجدوں کے دروازوں کے پاس گمشدہ چیزوں کی تلاش میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٢٦٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول اللهﷺ رأى بُصاقا في جدار القبلة فحكَّه، ثم أقبل على الناس فقال:

"إذا كانَ أحدكم يصلي فلا يَبْزُقْ قِبَلَ وجهه، فإن الله قبل وجهه إذا صلّى".

۲۶۴-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے اندر قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو رگڑ کر صاف کر دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو قبلہ کی جانب نہ تھوکے، کیونکہ اللہ تعالیٰ قبلہ کے رخ ہوتا ہے جب نمازی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔

۲۶۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أنها قالت: رأى رسول الله ﷺ بُزاقا في جدار القبلة... الحديث.

۲۶۵-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے اندر قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا.........مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۲۶۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: كانوا يقولون: إن أعرابيا بال في المسجد، فأمر رسول الله ﷺ أن يُصبَّ عليه ذنوبٌ من الماء.

۲۶۶-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کہتے تھے کہ ایک روز ایک اعرابی نے مسجد نبوی کے اندر پیشاب کر دیا، پس آپ ﷺ نے اس پیشاب شدہ جگہ پر ڈول سے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۲۶۷- أبو عبيدة عن جعفر بن السماك عن عبَّاد بن تميم عن عمه أنه رأى رسولَ الله ﷺ مستَلقِيا في المسجد واضعا إحدى رجليه على الأخرى.

۲۶۷-ابوعبیدہ نے حضرت جعفر بن سماک سے اورانہوں نے حضرت عباد بن تمیم سے اورانہوں نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ ان کے چچا نے رسول اللہ ﷺ کو ایک روز مسجد نبوی کے اندر چت لیٹے ہوئے دیکھا جب کہ آپ ﷺ اپنے ایک پاؤں کو

دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

٢٦٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة قالتْ: كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا اعْتَكَفَ يُدْني إليَّ رأسه فأرجلهُ، وكان لا يدخل البيت إلا لحاجة الإنسان.

٢٦٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ اعتکاف فرماتے تھے تو دوران اعتکاف مسجد سے اپنے سر کو میری طرف کر دیتے تھے، پھر میں آپ ﷺ کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی، اور آپ ﷺ گھر کے اندر صرف انسانی ضرورت کے تحت (قضاء حاجت کے لئے) داخل ہوا کرتے تھے۔

(۴۵) نماز والے کپڑوں کا باب

٢٦٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: سُئِلَ رسولُ اللهِ ﷺ عن الصلاة في ثوب واحد؛ فقال رسولُ اللهِ ﷺ: "أو كلكم يجد ثوبين؟".

٢٦٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اس استفسار پر فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہو سکتے ہیں۔

٢٧٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: كان رسول الله ﷺ: يصلي في ثوب واحد في بيت أم سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه فيما بلغني، والله أعلمُ.

٢٧٠- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں

نماز ادا کرتے تھے اس حال میں کہ اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کاندھوں پر ڈال لیا کرتے تھے،، امام جابر کہیں کہ یہ روایت مجھ تک ایسی ہی پہنچی ہے" اور خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

۲۷۱- قال الربيعُ عن عبادة بن الصامت قال: خرج علينا رسولُ اللهِ ﷺ ذات يوم وعليه جُبَّة من صوف شامية ضَيِّقَةُ الكُمَّيْنِ فصلى بها، وليس عليه غيرها.

۲۷۱- امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ پر ایک شامی اونی جبہ تھا، جس کی دونوں آستین تنگ تھیں، چنانچہ آپ نے اسی لباس کے اندر نماز پڑھائی، اور اس کے علاوہ آپ ﷺ پر کوئی لباس نہیں تھا۔

۲۷۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضی اللہ عنہا قالتْ: أهدىٰ أبو جُهيم بن حذيفة إلى رسول الله ﷺ خميصة شامية فشهد فيها الصلاة، فلما أنصرف قال: " رُدِّي هذه الخميصة لأبي جهيم فإني نظرتُ إلى علمها في الصلاة، فكاد أن يفْتنني".

قال الربيعُ: الخميصة: شمْلةٌ غليظة من صوف أو قطن فيها علمٌ من حرير.

۲۷۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ ابو جہیم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک شامی چادر ہدیہ کیا، اور آپ ﷺ نے اس کو پہن کر نماز ادا کی، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا، ابو جہیم کو واپس کر دو، کیونکہ دوران نماز میری نظر اس میں بنے ہوئے نشانات پر پڑی تو قریب تھا کہ مجھے یہ نقش ونگار فتنہ میں (غفلت میں) ڈال دیں۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "الخميصة" سے مراد اون یا روئی کی گاڑھی چادر مراد ہے جس میں ریشم کی دھاریاں ہوں۔

۲۷۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن جابر بن عبدالله قال: "نهىٰ رسولُ الله ﷺ أن يأكل الرجل بشماله، أو يمشي في نعل واحدة، أو يشتمل الصماء، أو يحتبي في ثوب واحد".

قال الربيعُ: الصماءُ: أن يرمي بطرفي إزاره على عاتقه الأيسر، ويبقىٰ مكشوفا عورته، ومعنىٰ الاحتباء: أن يرمي بطرف إزاره على عاتقه الأيمن والآخر على عاتقه الأيسر، فتبقىٰ عورته مكشوفة إلى السماء.

۲۷۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ کی سند سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے، ایک جوتے کو پہن کر چلنے، اسی طرح چادر کے دونوں کناروں کو اس طرح ڈالے کہ بایاں کاندھا چھپ جائے اور ستر عورت کھلا رہے، یا ازار کے ایک کنارہ کو داہنے کاندھے پر ڈالے اور ایک کنارہ کو بائیں کاندھے پر ڈالے اور ستر عورت کھلا رہے منع فرمایا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "الصماء" کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنے ازار کے دونوں کناروں کو اپنے بائیں کاندھے پر اس طرح رکھے کہ دائیں حصہ کا ستر عورت کھلا رہے، اور "احتباء" کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے ازار کے کناروں کو اپنے داہنے اور بائیں کاندھوں پر اس طرح ڈالے کہ ستر عورت مکمل کھلا رہے۔

۲۷۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن عمر بن الخطاب ؓ رأىٰ حُلَّةً سيراء عند باب المسجد، فقال لرسول الله ﷺ: لو اشتريتَ هذه فلبسْتها يوم الجمعة والوفود إذا قدموا عليك. فقال رسولُ الله ﷺ: "إنما يلبس هذه مَنْ لا خلاق له في الآخرة" ثم بعد ذلك جاء لرسول الله ﷺ منها حُلَلٌ، فأعطىٰ عمر بن الخطاب ؓ منها حلة سيراء، فقال له عمر: ألبسْتَنِيها وقد قلت فيها ما قلتَ!! فقال له رسول الله ﷺ: "أعطيتُكها لتُلْبِسَها" فكساها عمر بن الخطاب أخا له بمكة مشركا.

۲۷۴-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے مسجد نبوی کے دروازہ کے پاس ایک ریشمی دھاری دار چادر بکتی ہوئی دیکھی تو انہوں نے رسول پاک ﷺ سے فرمایا کہ اگر آپ ﷺ اس کو خرید لیتے تو بہت اچھا ہوتا اور اسے جمعہ کے روز اور جس روز باہر کے وفود آپ ﷺ کی خدمت میں آئیں اس روز پہنیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ (کوئی اجر) نہیں ہوگا، پھر اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد آپ ﷺ کی خدمت میں اسی طرح کے چند لباس آئے، آپ ﷺ نے ان میں سے ایک ریشمی لباس حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا، حضرت عمر نے اس موقع پر آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے یہ لباس پہنا رہے ہیں، حالانکہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں آپ نے یہ یہ فرمایا تھا تو حضور ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ میں تم کو یہ لباس اس لئے دے رہا ہوں تا کہ تم اس کو دوسرے شخص کو پہناؤ، چنانچہ حضرت عمر نے اسے اپنے ایک مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں رہ رہا تھا۔

۲۷۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: سمعتُ رسول الله ﷺ أن "إزرة المؤمن إلىٰ أنصاف سا قيه، ولا جناح عليه فيما بينه وبين الكعبين، وما أسفل من ذلک ففي النار" قال ذلک ثلاث مرا ت، " ولا ينظر اللهُ إلى مَنْ يجرُّ إزاره بطرا".

۲۷۵-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مومن کو ازار (تہبند یا پائجامہ) دونوں پنڈلی کے نصف حصہ تک یعنی ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہئے، اور اگر وہ دونوں ٹخنوں اور پنڈلیوں کے بیچ کی جگہ میں ہے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے، ہاں اگر وہ اس سے نیچے ہے یعنی ٹخنوں سے، تو وہ جہنم کی آگ میں جلے گا، آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر شفقت ومحبت کی نگاہ نہیں ڈالتا جو فخر وتکبر سے اپنے ازار کو گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔

٢٧٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ لما ذكر الإزار قالتُ أم سلمة: والمرأة يا رسولَ الله؟ قال: "تُرْخِي شِبْرا" قالتْ: إذاً ينكشف عنها؟ قال رسولُ الله ﷺ: "فذراعا لا تزيدُ عليه".

٢٧٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کیہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت ازار پہننے کا تذکرہ کیا تو اس موقع پر حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول عورت کا ازار کس طرح ہونا چاہئے یعنی کہاں تک ہونا چاہئے اس پر آپ ﷺ نے جواب دیا کہ وہ مرد کے مقابلے میں ایک بالشت زیادہ نیچے رکھے ام سلمہ نے کہا کہ اگر اس سے بھی اس کا ستر نظر آئے تو کیا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ ایک ہی ذراع چھوڑ دے اور اس سے زیادہ نہ کرے، یعنی اس سے اس کا ستر ڈھک جائے گا۔

٢٧٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: اشترتْ عائشةُ نُمْرُقَةً فيها تَصاوِيرُ، فلما رآها رسولُ الله ﷺ وقف بالباب ولمْ يُدخلْ، فلما رأتْ في وجهه الكراهية قالتْ: يا رسول الله ﷺ أتوبُ إلى الله وإلى رسوله مما أذنبْتُ. فقال رسولُ الله ﷺ "ما بالُ هذه النُّمْرُقَةِ"؟ فقالتْ: اشتريْتُها لك لتقعد عليها، وتتوسَّدها. فقال رسولُ الله ﷺ: "إن أصحاب هذه الصور يوم القيامة يُعذَّبونَ بها في النار، ويقالُ لهم: أحيُوا ما خلقْتُم" ثم قال: "إن البيت الذي فيه تصاويرُ لا تدخله الملائكة عليهم السلامُ".

٢٧٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک گدا خریدا جس میں کچھ تصویریں بنی ہوئی تھیں، جب حضور ﷺ نے اس کو دیکھا تو دروازہ پر ہی کھڑے رہے، گھر میں داخل نہیں ہوئے تو جب حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو فرمایا کہ اے اللہ کے رسول میں اپنے گناہ کی

وجہ سے خدا اور اس کے رسول سے توبہ کرتی ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدا کیسا ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو آپ ﷺ کے لئے خریدا ہے تا کہ آپ ﷺ اس پر تشریف رکھیں اور اس کو تکیہ کے طور پر استعمال کریں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان تصویروں کو بنانے والے لوگوں کو قیامت کے روز ان تصویروں کی پاداش میں جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان کو زندگی عطا کرو، پھر آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ جس گھر کے اندر تصویریں ہوا کرتی ہیں وہاں ملائکہ نہیں آتے ہیں۔

۲۷۸ - أبو عبيدة جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ اللهُ: " لا ينظرُ اللهُ يوم القيامة إلى رجل يجرُّ ثوبَه خُيَلاءَ".

۲۷۸ - ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف قیامت کے روز نظر التفات نہیں کرے گا جو دنیا کے اندر اپنے کپڑے غرور و تکبر سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا تھا۔

۲۷۹ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أنه اشتكىٰ أبو طلحة الأنصاري فدخل عليه أناسٌ يَعُودونه، فأمر رجلا أن ينزع قميصا تحته، فقيل له: لِمَ نزَعْتَه يا أباطلحة؟ فقال: لأن فيه تصاوير وقد قال رسولُ الله ﷺ ما قد علمْتُم، فقال رجلٌ منهم: ألم يَقُلْ: "إلا ما كان رَقْما في ثوب" فقال: بلىٰ، ولكنه أطيبُ لنفسي، وأحوَطُ من الإثمِ.

۲۷۹ - ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے پتہ چلا کہ حضرت ابوطلحہ انصاری ایک مرتبہ بیمار پڑے تو کچھ لوگ ان کی عیادت کے لئے آئے، چنانچہ اس موقع پر آپؓ نے ایک شخص سے اپنی قمیص اتارنے کو کہا، اس پر آپؓ سے کہا گیا کہ کیوں کیا بات ہے؟ حضرت ابوطلحہ تم قمیص کیوں اتارنا چاہتے ہو، حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ اس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اس کے بارے

میں ارشاد فرمایا ہے اس سے تم واقف ہو، یہ سن کران میں سے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں غیر مجسد نقش ونگار ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اس بات پر حضرت ابوطلحہ نے کہا کہ ہاں حضور کے قول سے تو اس کی گنجائش ملتی ہے، لیکن یہ احتیاط میرے دل کو زیادہ سکون دینے والا اور گناہوں سے زیادہ بچانے والا ہے۔

٢٨٠- أبو عبيدة عن جابر بن عبدالله قال: خرجنا مع رسولِ الله ﷺ في غزوة ذي أنمار، فقال جابرُ بن عبدالله: فبينما أنا نازلٌ تحت شجرة إذا برسولِ الله ﷺ أقبل إلينا، قال: قلتُ: هَلُمَّ يا رسولَ الله إلى الظلِّ. فمال فنزل. قال جابر بن عبدالله: فقمتُ إلى غرارة لنا فالتمستُها، فوجَدْتُ فيها جِرْوَ قثّاء، فكسَرْتُه، وقرَّبْتُه إلى رسول الله ﷺ فقال: "ومنْ أين لكم"؟ فقلتُ: خرجنا به من المدينة، قال جابرٌ: وعندنا صاحب لنا نجهِّزهُ ليذهب، فيرعىٰ ظهرنا، قال: فجهزته فذهب إلى الظهرِ وعليه بُرْدَانِ خلقانِ فنظر إليه رسولُ الله ﷺ فقال: "ألا له ثوبان غيرُ هذين"؟. قال: قلتُ: يا رسولَ الله له ثوبان في العيبة كسوته إيّاهما. قال: "فادعُه فأْمُرْهُ يلْبَسْهما" قال: فدعوتُه فلبسهما، ثم ولّىٰ وذهب، فقال رسولُ الله ﷺ: "ما له ضرب اللهُ عنقَه أليس هذا خيرا له؟!" فسمعه الرجلُ فقال: يا رسول الله؛ في سبيل الله. فقال: "نعمْ في سبيل الله" قال جابرٌ: فقُتِلَ الرجلُ في سبيل الله.

قال الربيعُ: قال أبو عبيدةُ: وهذا ترْغيبٌ وتحريضٌ من النبي ﷺ في التَّزيُّنِ للْمُسلمين باللباسِ الحسن.

٢٨٠- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ انمار کے لئے نکلے حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک درخت کے نیچے آرام کررہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ہماری طرف آگئے، تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول سایہ میں آجائے، چنانچہ آپ ﷺ ہماری طرف آئے اور سواری

سے اترے، حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بوری کی طرف اٹھ کر گیا، اور اس کو ٹٹولنے لگا تو اس کے اندر ککڑی ملی، چنانچہ میں نے اس کو توڑا، اور آپ ﷺ کے سامنے اس کو پیش کیا آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا: کہ تم کو کہاں سے یہ پھل ملا ہے میں نے کہا کہ ہم مدینہ سے ہی اس کو لے کر نکلے تھے، حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک دوست اس سفر میں تھے جن کو ہم لوگ تیار کر کے لائے تھے تا کہ وہ ہماری سواری کی دیکھ ریکھ کریں، حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں تیار کیا تو وہ سواری کی دیکھ ریکھ کے لئے نکلے تو جب وہ ہماری مجلس سے نکلے تو رسول اللہ ﷺ کی نگاہ ان پر پڑی اور اس وقت ان کے جسم پر دو پرانے کپڑے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ کیا ان کے پاس ان دو کپڑوں کے علاوہ نہیں ہیں، حضرت کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ان کے پاس تھیلے میں دو کپڑے ہیں اور میں نے اس کو ان دونوں کپڑوں کو پہنایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو بلاؤ، اور اس کو حکم دو کہ وہ ان صحیح کپڑوں کو پہنے، چنانچہ میں نے ان کو بلایا اور اس نے ان دونوں کپڑوں کو زیب تن کیا، پھر دوڑ کر جانے لگے رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ کیا ہی بہتر ہوتا کہ اگر اللہ اس کی گردن مار دے، اور اس کے لئے اس سے بہتر نہیں ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ کے ان الفاظ کو اس آدمی نے جاتے جاتے سن لیا، بس اس نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ کے راستہ میں جان جانے کے لئے یہ دعا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں للہ کے راستہ کی میں بات کر رہا ہوں۔

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ شخص خدا کی راہ میں شہید ہوا، امام ربیع کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے فرمایا کہ حضور کی یہ حدیث مسلمانوں کو اچھے لباس پہننے پر ابھارتی اور ترغیب دیتی ہے۔

(۴۶) جمعہ کی نماز اور اس دن کی فضیلت کا باب

۲۸۱- أبو عبيدة قال: قال رسولُ الله ﷺ: " نحنُ الآخرون الأولون السابقون يوم القيامة، بَيْدَ أنهم أوتوا الكتاب من قبلنا وأوتيناه

مَن بعدهم، هذا يومهم الذي اختلفوا فيه، فهدانا الله إليه، والناسُ فيه لنا تبعٌ، اليهودُ غدا، والنصارىٰ بعد غد".

۲۸۱- حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز ہم لوگ (امت ہونے کی وجہ سے) سب سے آخری لوگ اور مقام ومرتبہ کے اعتبار سے) سب سے پہلے لوگ ہوں گے اگرچہ ہم سے پہلے ان لوگوں کو کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد کتاب سے نوازا گیا، ہم سے پہلے کی امتیں اپنے اپنے زمانے میں خدا کی عطا کردہ کتاب کے اندر اختلاف میں الجھ کر رہ گئے مگر خدا نے ہمیں اس کے سمجھنے کی ہدایت نصیب فرمائی، پس لوگ اس دن کے سلسلہ میں ہماری اتباع کریں گے یہاں تک کہ یہود بھی اور نصاریٰ بھی آنے والے دنوں میں ہماری اتباع کریں گے۔

۲۸۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: خرجتُ إلى الطور، فلقيتُ كعب الأحبارِ فجلستُ معه، فحدَّثني عن التوراة وحدَّثتُه عن رسول الله ﷺ، وكان فيما حدَّثتُه أنْ قلتُ له: عن رسول الله ﷺ: " خير يوم طلعتْ عليه الشمسُ يوم الجمعة، فيه خلق اللهُ آدم عليه السلامَ، وفيه تاب اللهُ عليه، وفيه أُهبِطَ من السماء إلى الأرض، وفيه مات، وفيه تقومُ الساعة، وما من دابة إلا وهي مسيخة ليلة الجمعة حتى تطلع الشمس إشفاقا من الساعة إلا الجن والإنس، وفيه ساعة لا يُصادفها عبد مسلم وهو قائم يصلي يسأل الله شيئا إلا أعطاه إياه" قال كعبٌ: ذلک في كل سنة يوم؟ فقلتُ: بل في كل جمعة يوم، فقرأ كعبٌ التوراة، فقال: صدق رسولُ الله ﷺ. قال جابر، هي آخرُ ساعة يوم الجمعةِ، وكذلک بلغني عن عبدالله بن سلام.

۲۸۲- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک روز میں مقام طور کی طرف نکلا، چنانچہ وہاں پر کعب بن احبار سے میری ملاقات ہوئی، لہذا میں ان کے پاس بیٹھ گیا،

اورانہوں نے مجھ سے تورات کے بارے میں گفتگو کی اور میں نے ان سے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بات کی، اور جو باتیں میں نے ان سے کہیں ان میں سے ایک بات حضور کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ (آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ) دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ ہے، کیونکہ اس روز آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اور اسی روز اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، اور اسی روز وہ آسمان سے زمین پر اتارے گئے، اور اسی روز ان کا انتقال بھی ہوا، اور اسی روز قیامت بھی آئے گی، اور روئے زمین پر کوئی ایسا جاندار نہیں جو جمعہ کی شب دن کے طلوع ہونے سے پہلے پہلے اپنے سروں کو دھنسانہ لیتا ہواس خوف سے کہ کہیں قیامت نہ آجائے، سوائے انسان اور جن کے کہ ان کو اس کی فکر نہیں ہوتی، اور جمعہ کے روز ایک گھڑی (لمحہ) ایسی ہوتی ہے کہ قسمت سے اگر کوئی مسلم بندہ اس کو نماز کی حالت میں پالے تو وہ خدا سے جو مانگ لے تو خدا اس کو ضرور اس چیز سے نواز دے گا، حضرت کعب نے یہ سن کر کہا: کہ یہ گھڑی سال میں ہوا کرتی ہے اس پر میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعہ کے روز یہ گھڑی ہوتی ہے، پھر کعب نے تورات کی تلاوت فرمائی اور کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحیح فرمایا ہے، امام جابر کا کہنا ہے کہ یہ جمعہ کے روز کی آخری گھڑی ہوا کرتی ہے، اور اسی طرح امام جابر کو یہ بات عبداللہ بن سلام کے حوالے سے معلوم ہوئی ہے۔

۲۸۳ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: ذكر النبيُّ يوم الجمعة فقال: " فيه سُويعةٌ لا يُوافقُها عبدٌ مسلمٌ وهو قائمٌ يصلي يسألُ الله شيئا إلا أعطاه إياهُ" فأشار رسولُ الله ﷺ إلى تقْلِيلِها بيده.

۲۸۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے جمعہ کے روز کا ذکر کیا تو اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اسے مختصر سا لمحہ ایسا آتا ہے کہ اگر اتفاق سے کوئی مسلم بندہ اسے نماز کی حالت میں پالے تو وہ اللہ سے جو چاہے مانگے اللہ اس کی درخواست کو ضرور پورا کردے گا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایسی بابرکت گھڑی

کی قلت کی طرف اشارہ فرمایا، یعنی یہ گھڑی بہت تھوڑی دیر رہتی ہے۔

٢٨٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ: "الغسلُ يوم الجمعة واجبٌ على كل محتلم".

۲۸۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز احتلام سے دو چار ہو جائے اس پر جمعہ کے روز غسل کرنا واجب ہوگا اس کے علاوہ جمعہ کے دن غسل مستحب ہے۔

٢٨٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسولُ الله ﷺ: "الغسلُ يوم الجمعة واجبٌ على كل مُحتلم".

۲۸۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کیہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر محتلم پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے، یعنی اگر وہ جمعہ کے دن جنبی ہے تو اس پر غسل کرنا واجب ہوگا اور ورنہ مستحب ہوگا۔

٢٨٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة وعن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ قال: " من اغتسل يوم الجمعة كغسل الجنابة، ثم راح فكأنما قرَّب بدنة، ومنْ راح في الساعة الثانية فكأنما قرب بقرة، ومَنْ راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشا أقرن، ومَنْ راح في الساعة الرابعة فكأنما قرب دجاجة، ومن راح في الساعة الخامسة فكأنما قرب بيضة، فإذا خرج الإمام حضرت الملائكة يستمعون الذكر".

قال الربيعُ: ليس يريدُ عدد الساعات، وإنما يريد الفضل ما بين أول الوقت وآخرِه.

۲۸۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری کے حوالے سے یہ حدیث نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جس نے جمعہ کے روز خوب اچھی طرح سے غسل کیا جس طرح غسل جنابت کیا جاتا ہے پھر وہ مسجد کی طرف گیا تو گویا کہ اس نے خدا کے حضور میں ایک اونٹنی قربانی کے لئے پیش کی، اور جو جمعہ کے روز مسجد میں دوسری ساعت میں گیا تو گویا اس نے ایک گائے کو قربان کیا، اور جو تیسری ساعت پہونچا تو گویا اس نے ایک مینڈھے کو خدا کے حضور قربان کیا، اور جو چوتھی ساعت کو پہونچا تو گویا اس نے ایک مرغی کی قربانی پیش کی، اور جو پانچویں ساعت میں پہونچا تو گویا کہ اس نے ایک انڈے کی قربانی پیش کی، اور جب امام خطبہ کے لئے نکلتا ہے تو ملائکہ اکٹھا ہوکر قرآن سننے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مفہوم لمحوں کا شمار کرنا نہیں ہے بلکہ جمعہ کے دن اول وقت اور آخر وقت کے درمیان فضیلت وثواب کی صورت کی توضیح مقصود ہے۔

٢٨٧ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: أدركتُ أناسا من أصحاب رسولِ الله ﷺ يقولون: إن رسول الله ﷺ يقرأ يوم الجمعة على أثر سورة الجمعة ﴿هل أتاک حديث الغاشية﴾ وسمعتُ أيضا أنه يقرأ: ﴿سبح اسم ربک الأعلىٰ﴾.

۲۸۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے بہتوں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت کے اندر سورہ جمعہ کی تلاوت فرمانے کے بعد دوسری رکعت میں "هل أتاک حديث الغاشية" پڑھتے تھے، اور یہ بھی میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ کبھی دوسری رکعت میں "سبح اسم ربک الأعلىٰ" کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۴۷) نماز میں خشوع وخضوع کی فضیلت کا باب

٢٨٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها قالتْ: قال رسول الله ﷺ: "لكل شيء عمودٌ، وعمودُ الدين الصلاةُ، وعمودُ الصلاةِ الخشوعُ، وخيرُكم عند الله أتقاكم".

۲۸۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح ہر چیز کو قائم رکھنے اور دوام بخشنے کے لئے ستون ہوا کرتے ہیں، اسی طرح دین اسلام کا ستون نماز ہے، اور نماز کا ستون خشوع ہے اور تم میں سب سے بہتر اور نیک شخص اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہو۔

۲۸۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: "هل ترون قِبْلَتي هاهنا، فوالله ما يخفىٰ عليَّ خشوعكم ولا ركوعكم، وإني لأراكم منْ وراء ظهري".

۲۸۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ یہاں پر میرے قبلہ رخ کو دیکھتے ہو، خدا کی قسم مجھ پر دوران نماز تمہارا خشوع اور خضوع مخفی نہیں رہتا میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۲۹۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله ﷺ عنها عن النبي ﷺ قال: "ما من امرىءٍ تكونُ له صلاةٌ في الليل فَيَغْلِبُهُ عليها نومٌ إلا كتب اللهُ له أجر صلاته، وكان نومُه ذلك عليه صدقة".

۲۹۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص رات میں نماز پڑھنے کا عادی ہوتا ہے پھر اس پر نیند غالب آجاتی ہے (اور وہ کسی روز سو جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نماز کے اجر سے نواز دیتا ہے اور اس کی نیند اس صورت میں اس پر صدقہ ہوا کرتی ہے۔

۲۹۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "إن الملائكة ليصلون على أحدكم ما دام في مُصلاه الذي صلىٰ فيه ما لم يُحدثْ، وتقولُ: اللهم اغفر له، اللهم ارْحمهُ".

۲۹۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے تم میں سے ہر کسی کے ساتھ اس وقت تک نماز ادا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر بغیر حدث کے برقرار ہے، اور یہ فرشتے اس کے حق میں خدا سے یہ دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ اس بندہ کی مغفرت فرمادے، اوراس پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرما۔

۲۹۲- ومِنْ طريقه قال: قال رسول الله ﷺ: "تتعاقبُ فيكم ملائكةٌ بالليل وملائكةٌ بالنهار فيجتمعون في صلاة الفجر، فَتَعْرُجُ الملائكةُ الذين باتوا فيكم فيسْألُهمْ ربهم وهو أعلم بهمْ: كيف تركْتُمْ عبادي؟ فيقولون: تركْناهمْ وهم يُصلون، وأتيناهم وهو يصلون".

۲۹۲-اوراسی سند سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ کچھ فرشتے رات میں اور کچھ دن میں تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں، پس نماز فجر میں فرشتوں کی ایک جماعت آتی ہے، تو وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے درمیان رات گذاری تھی چلے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے کہ حالانکہ خدا ان سے زیادہ جانتا ہے، کہ تم لوگوں نے میرے بندوں کو کیسا پایا وہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں اس حالت میں چھوڑکرآئیں ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اور ہم نے اسی حالت میں ان کو پایا بھی تھا۔

۲۹۳- أبو عبيدة قال: بلغني عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لايزالُ أحدكم في الصلاة ما دامت الصلاة تحبسه لا يمنعه أن ينقلب إلى أهله إلا الصلاةُ".

۲۹۳-ابوعبیدہ فرماتے ہیں: کہ مجھے حضرت ابوہریرہ کی سند سےمعلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھنے والا مسلسل نماز کے اندر ہی شمار ہوتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھتی ہے، یعنی جب تک کہ وہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے اور نماز کی خاطر ہی اپنے گھر والوں سے ملاقات بھی نہیں کرتا۔

۲۹۴- أبو عبيدة قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "صلوا

تَنْجِحُوا، وزكُّوا تُفلحُوا، وصوموا تَصِحُّوا، وسافروا تغنموا".

۲۹۴- ابوعبیدہ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ کی یہ روایت پہونچی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز ادا کرو، نجات پاؤ گے، زکوٰۃ نکالو کامیاب ہوجاؤ گے، روزہ رکھو صحت یاب رہو گے، سفر کرو، مالا مال ہوجاؤ گے۔

۲۹۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "لو يعلم الناس ما في الصف الأول، ثم لم يجدوا إلا أن يتساهموا عليه لتساهموا، ولو يعلمون ما في التَّهْجِيرِ لاسْتَبَقُوا إليه، ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لأتوهما ولو حبْوا".

۲۹۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ پہلی صف میں نماز ادا کرنے کا کیا ثواب ہے، اور پھر انہیں پہلی صف میں جگہ پانے کے لئے اگر قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی کے ذریعہ پہلی صف میں جگہ حاصل کریں گے، اور اگر انہیں معلوم ہو کہ ظہر کی نماز جلد پڑھنے میں کیا ثواب ہے تو اس کی طرف لپک کر جائیں گے، اور اگر انہیں معلوم ہوجائے کہ رات کی تاریکی یعنی نماز عشاء اور صبح کے اجالے میں نماز ادا کرنے میں کیا ثواب ہے تو وہ ان دونوں وقتوں میں دوڑ کر آئیں گے چاہے انہیں سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

(۴۸) نماز کی اہمیت وعظمت کا باب

۲۹۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "لا صلاة في المقبُرة ولا في المنْحرة ولا في معاطن الإبل ولا في قارعة الطريق".

۲۹۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبرستان کے

اندر، مذبح کے اندر، اونٹ کے باڑے میں اور راستہ کے بیچ و بیچ چوراہے پر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

٢٩٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: نهى رسولُ الله ﷺ عن الصلاة بالآنُكِ والشَّبَهِ. قال الربيعُ: الآنُكُ: القصديرُ، والشبه: الصُّفرُ الأحُمرُ.

٢٩٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قلعی اور لال زرد مائل کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "الآنک" سے مراد قلعی، اور "الشبہ" سے مراد لال زردی مائل رنگ ہے۔

٢٩٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " لا صلاة بعد صلاة العصر حتى تَغْرُبَ الشمسُ، ولا صلاة بعد صلاة الصبحِ حتى تطلعُ الشمسُ".

٢٩٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے آپؐ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے، اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے کوئی نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

٢٩٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسولُ الله ﷺ: " لا يتحرَّى أحدكم أن يصلي عند طلُوع الشمسِ أو عند غرُوبِها".

٢٩٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ رسول پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی بھی شخص سورج طلوع اور اس کے غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

٣٠٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " لا يصلي أحدكم وهو زنَّاءُ"، الزَّنَّاءُ بتشديد النُّون

يعني: الحاقِنَ؛ الذي يجْمَعُ البولَ في مثانَتِه.

۳۰۰-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اس حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس کو تیز پیشاب لگا ہوا ہو۔

"الزَّنّاء" نون کی تشدید کے ساتھ اس شخص کو کہتے ہیں جس نے اپنے پیشاب کو مثانیمیں روک لیا ہو۔

۳۰۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه: "نهى أنْ يصلي الرجلُ وهو يُدافِعُ الأخبَثَيْنِ".

۳۰۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے شخص کو نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے جو پیشاب یا پائخانہ کو روکے ہوئے ہو۔

۳۰۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "لا يصلي أحدكم وهو عاقصٌ شعره خلف قفاه". أي: عاقدٌ شعرَه مُنكَسا.

۳۰۲-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے کہ اس نے اپنی گدی کے پیچھے اپنے بال باندھ رکھے ہوں، یعنی اپنے بال کو الٹا باندھے ہوئے ہو، کیونکہ یہ نماز کی زینت کے خلاف ہے۔

۳۰۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: كنا نصلي مع رسول الله ﷺ فما رأيناه قنت في صلاته قطُّ.

۳۰۳-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس نقل کیا ہے ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول پاک ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے لیکن ہم نے آپ ﷺ کو کبھی بھی نماز میں دعاء قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔

٣٠٤- أبو عبيدة قال: وقد سمعتُ عن ابن عمر أنه لا يرى القنوتَ في الصلاة، ولم يقْنُتْ في صلاته قطُّ، وكان يراه بدْعةً.

٣٠٤- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کے سلسلہ میں سنا ہے کہ وہ نماز میں دعاء قنوت کا پڑھنا صحیح نہیں سمجھتے تھے، اور نہ ہی انہوں نے کبھی بھی نماز میں دعاء قنوت پڑھی، بلکہ اس کا پڑھنا وہ بدعت سمجھتے تھے۔

٣٠٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "لا إيمان لمنْ لا صلاة له".... الحديث.

٣٠٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کا ایمان نہیں، یہ حدیث وضوء کے آداب وفرضیت کے باب میں گزر چکی ہے۔

٣٠٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "ليس بين العبد والكفر إلا ترْكُه الصلاةَ".

٣٠٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بندہ اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے یعنی اگر اس نے نماز ترک کردی تو اس کے مؤمن اور کافر ہونے میں کوئی فرق نہیں۔

٣٠٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ الله ﷺ: "مَنْ فاته صلاةُ العصر فكأنما وُتِرَ أهلُه وماله".

قال الربيعُ: أي: سُلِبَ، وقيل: نُقِصَ.

٣٠٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہے کہ آپ کا ارشاد ہے جس کسی سے عصر کی نماز چھوٹ گئی سمجھو کہ اس سے اس کے اہل وعیال اور اس کا مال و دولت اس سے چھین لیا گیا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ: "وتر" کے معنی: چھین لیا گیا یا کم کردیا گیا کے ہیں۔

روزہ کا بیان

(۴۹) سفر میں رمضان کے روزے رکھنے کا باب

٣٠٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: خرج النبي ﷺ إلى مكة عام الفتح في رمضان، فصام حتى بلغ الكديد فأفطر، فأفطر الناسُ معه، وكانوا يأخذون بالأحدث فالأحدث منْ أمر النبي ﷺ.

٣٠٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال ماہ رمضان میں مکہ کا سفر کیا، اور آپ اس سفر میں روزہ سے تھے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ مقام (کدید) پہونچے تو آپ نے افطار کیا، آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی افطار کیا، چونکہ صحابہ کرام حضور کے ہر عمل کی اقتداء کرتے تھے اس لئے انہوں نے آپ کے اس نئے عمل میں بھی اقتداء کی۔

٣٠٩- أبو عبيدة عن عن جابر بن زيد قال: سمعتُ جملة من أصحاب رسول الله ﷺ يقولون: خرجنا مع رسول الله ﷺ عام الفتح في رمضان، فأمر الناس أن يفطروا؛ قال: "تقوية على عدوّكم" فصام هو ولم يفطرْ. قال: ولقد رأينا رسولَ الله ﷺ يصبُّ الماء على رأسه من شدة الحر أو من العطش، فقيل له: يا رسول الله إن ناسه صاموا حين صمتَ. قال: فلما بلغ الكديد دعا بقدح من ماء فشرب، فأفطر الناسُ معه.

٣٠٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اللہ کے رسول کے ساتھیوں کی ایک بڑی تعداد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ: ہم لوگ فتح مکہ کے سال ماہ رمضان میں حضور پاک ﷺ کی رفاقت میں مکہ کے سفر پر نکلے، جب کہ ہم لوگ روزہ سے تھے، تو آپ نے لوگوں کو افطار کا حکم دیا، اور فرمایا کہ میں نے افطار کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ تم کو تمہارے دشمنوں کے خلاف قوت حاصل ہو جائے، البتہ آپ خود روزہ

سے تھے، آپ نے افطار نہیں فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے آپ ﷺ کو گرمی کی شدت سے یا پیاس کی شدت سے اپنے سر مبارک پر پانی بہاتے ہوئے دیکھا، تو آپ سے یہ کہا گیا کہ کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں روزہ نہیں توڑا ہے، راوی کہتے ہیں کہ: جب اللہ کے رسول مقام (کدید) پر پہونچے تو آپ نے پانی سے بھرا ایک پیالہ منگوایا اور پانی پیا، اور بعد میں لوگوں کو بھی افطار کا حکم دیا۔

٣١٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: سافرنا مع رسول الله ﷺ فمنا من صام ومنا مَنْ أفطر، فلم يعب الصائم من المفطر ولا المفطر من الصائم.

٣١٠- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، اور ہم میں سے بعض لوگ روزہ سے تھے، اور بعض لوگ روزہ سے نہیں تھے، پس آپ ﷺ نے نہ تو روزہ دار کو روزہ رکھنے کی وجہ سے اور نہ تو روزہ چھوڑنے والے کو روزہ چھوڑنے کی وجہ سے تنبیہ کی۔

(٥٠) یوم عاشوراء اور یوم عرفۃ کے روزوں اور نوافل کا باب

٣١١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "من صام يوم عاشوراء كان كفارة لستين شهرا، وعتق عشر رقبات مؤمنات من ولد إسماعيل عليه السلام".

٣١١- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو سمجھ لو کہ اس کا یہ روزہ ساٹھ مہینہ (یعنی پانچ سال) کے لئے کفارہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس مؤمن لوگوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

٣١٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالتُ: كان يوم عاشوراء يوما تصومه قريش في الجاهلية، وكان رسولُ اللهﷺ يصومه في الجاهلية، فلما قدم المدينة صامه وأمر الناسَ بصيامه، فلما فرض رمضان كان هو الفريضة وتُرِكَ يومُ عاشوراء، فمن شاء صامه ومن شاء تركه، ولكن في صيامه ثوابٌ عظيمٌ.

۳۱۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ عاشوراء کا دن ایسا دن تھا کہ قریش دور جاہلیت میں اس دن روزہ رکھا کرتے تھے، اور حضور پاکﷺ بذات خود اس روز روزہ رکھتے تھے، چنانچہ جب آپﷺ مدینہ تشریف لائے تو بھی آپﷺ نے اس روز روزہ رکھا، اور لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا پھر جب رمضان کا روزہ فرض ہوا، تو یہی روزہ فرض رہا، اور عاشوراء کے دن کے روزہ کی فرضیت ختم کردی گئی تو اب جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے، لیکن عاشوراء کے دن روزہ رکھنے میں بہت ثواب ہے۔

٣١٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن معاوية بن أبي سفيان حين قدم من مكة ورقي المنبر فقال: يا أهل المدينة أين علماؤكم؟سمعتُ رسولَ اللهﷺ يقولُ لهذا اليوم يوم عاشوراء: " لم يكتبِ اللهُ عليكم صومه وأنا صائمه، فمن شاء فليصم ومن شاء فليفطر، ولكن في صيامه ثواب عظيمٌ، وأجر كريمٌ".

۳۱۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت امیر معاویہ بن سفیان کے بارے میں معلوم ہوا کہ جس وقت وہ مکہ سے مدینہ تشریف لائے، اور منبر پر خطبہ کے لئے چڑھے تو فرمایا کہ اے مدینہ کے باشندوں تمہارے علماء کرام کہاں ہیں میں نے اس دن یعنی عاشوراء کے دن کے بارے میں رسول اللہﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنا تمہارے اوپر فرض نہیں کیا

ہے حالانکہ میں اس دن روزہ رکھتا ہوں، پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے، لیکن اس دن روزہ رکھنے کا بہت ثواب اور بہت ہی اجر ہے۔

۳۱۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "من صام في كل شهر ثلاثة أيام كأنما صام الدهر كلّه".

۳۱۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر ماہ تین دن روزہ رکھا تو گویا اس نے ساری عمر روزہ رکھا۔

۳۱۵- قال الربيعُ بن حبيب، عن أبي أيوب الأنصاري قال: قال رسولُ الله ﷺ: "من صام رمضان، ثم أتبعه بستة أيام من شوال، فكأنما صام الدهر كله".

۳۱۵- امام ربیع بن حبیب حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب نے فرمایا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا، پھر اس کے بعد چھ روزے ماہ شوال میں رکھا، تو گویا اس نے ساری عمر روزہ رکھا۔

۳۱۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها قالتْ: كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم، وما رأيته استكمل صيام شهر قط إلا رمضان، وما رأيته في شهر أكثر صياما منه في شعبان.

۳۱۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ مسلسل روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ افطار ہی نہیں کریں گے، یعنی صرف روزہ رکھتے اور کبھی روزے مسلسل نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ روزہ نہیں رکھتے ہیں اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے ماہ رمضان کے علاوہ کسی مہینہ کے

پورے روزے رکھے ہوں، اور نہ ہی میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ماہ شعبان کے علاوہ کسی ماہ میں زیادہ نفلی روزے رکھے ہوں۔

۳۱۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: أختلف أناس عند أم الفضل بنت الحارث، وهي والدة عبدالله بن العباس في يوم عرفة في صيام رسول الله ﷺ، فقال قائلون: هو صائم، وقال آخرون، ليس بصائم، قال أبو سعيد: فأرسلتُ إليه أم الفضل بقدح لبن وهو واقف على بعيره فشربه.

۳۱۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی والدہ محترمہ ام فضل بنت حارث کے پاس عرفہ کے دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں کے مابین اختلاف ہو گیا تو بعض نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ سے ہیں، اور بعض لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ سے نہیں ہیں ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ یہ حالت دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عباس کی والدہ ام الفضل نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ بھیجا اور اس وقت آپ ﷺ اپنے اونٹ پر تشریف فرما تھے، پس آپ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا۔

(۵۱) مفسدات روزہ اور افطار وسحر کے وقت کا باب

۳۱۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "من أصبح جنبا أصبح مفطرا".

۳۱۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس روزہ دار نے جنابت کی حالت میں صبح کی، تو اس نے افطار کی حالت میں صبح کی، (جنابت کے ساتھ روزہ صحیح نہیں ہے)

٣١٩- قال الربيعُ: عن أبي عبيدة عن عروة بن الزبير والحسن البصري وإبراهيم النخعي وجملة من أصحاب رسول الله ﷺ يقولون: من أصبح جنبا أصبح مفطرا، ويدرؤون عنه الكفارة.

۳۱۹- امام ربیع نے ابو عبیدہ سے اور انہوں نے حضرت عروۃ بن زبیر حسن بصری، اور ابراہیم نخعی اور صحابِ کرام کی ایک جماعت سے یہ قول نقل کیا ہے کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ جس روزہ دار نے جنابت کی حالت میں صبح کی، اس نے افطار (روزہ نہ رکھنے) کی حالت میں صبح کی اور ایسے لوگ اس روزہ کی فرضیت کو کفارہ ادا کر کے کر سکتے ہیں۔

٣٢٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: أفطر رجل على عهد رسول الله ﷺ فأمره رسول الله ﷺ بعتق رقبة، أو صيام شهرين متتابعين، أو إطعام ستين مسكينا على قدر ما يستطيع من ذلك.

۳۲۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے (رمضان کا ایک) روزہ نہیں رکھا، پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ یا تو ایک غلام آزاد کرے، یا دو ماہ مسلسل روزے رکھے، یا حسب استطاعت ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

٣٢١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " الغيبةُ تفطِّرُ الصائمَ، وتنقض الوضوء".

۳۲۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کی سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ غیبت (چغلخوری) روزہ دار کے روزہ کو توڑ دیتی ہے، اور وضوء کو بھی توڑ دیتی ہے۔

٣٢٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سألتُ عائشة هل كان رسولُ الله ﷺ يُقَبِّلُ وهو صائمٌ؟ قالتْ: يصنعُ بنا ذلك وهو يضحكُ.

۳۲۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں

نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے، اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہاں رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ روزہ کی حالت میں ایسا کرتے تھے اور آپ ﷺ اس وقت مسکراتے بھی رہتے تھے۔

٣٢٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "إذا سمعتم بلالا فكلوا، وإذا سمعتم ابن أم مكتوم فكفوا" يعني: في رمضان.

٣٢٣- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک میں حضرت بلال کی آذان سنو تو سحری کھانا شروع کرو، اور جب ام مکتوم کی اذان سنو تو کھانے پینے سے رک جاؤ۔

٣٢٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " لا تزالُ أمتي بخير ما عجَّلوا الإفطار، وأخروا السحور".

٣٢٤- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر عمل پیرا رہے گی جب تک وہ روزہ کے افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرے گی۔

(٥٢) شب قدر کا باب

٣٢٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: "أريتُ هذه الليلة حتى تلاحىٰ رجلان منكم فرفعتْ، فالتمسوها في التاسعة والسابعة والخامسة".

قال الربيعُ: تلاحيا، أي: تماريا.

٣٢٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر مجھے خواب میں دکھلائی گئی، مگر اسی وقت مسلمانوں میں سے دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے، چنانچہ اس کی پاداش میں شب قدر کی تعیین اٹھالی گئی، پس تم لوگ اس (شب قدر) کو نویں، ساتویں، اور پانچویں تاریخ میں تلاش کرو۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "تلاحیا" سے مراد "تماریا" ہے یعنی آپس میں جھگڑنا۔

٣٢٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: كان رسول الله ﷺ يعتكف في العشر الأوسط من رمضان، فاعتكف عاما حتى إذا كان إحدىٰ وعشرين، وهي الليلة التي يخرجُ فيها من اعتكافه غدوتها، قال: " من اعتكف معي فليعتكف في العشر الأواخر، وقد رأيت هذه الليلة ثم أنسيتُها، وقد رأيتُ أني أسجد في غدْوَتِها في ماء وطين، فالتمسوها في العشر الأواخر، والتمسوها في كل وتر".

٣٢٦- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے بیان کیا ہے حضور پاک ﷺ رمضان مبارک کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے پس آپ ﷺ ایک سال اعتکاف کی حالت میں تھے یہاں تک کہ جب رمضان کی اکیسویں تاریخ ہوئی یعنی یہ وہ رات ہوا کرتی تھی جس کی صبح آپ ﷺ اعتکاف سے باہر آتے تھے تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اس کو آخری عشرہ میں بھی میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہئے، کیونکہ میں نے (شب قدر) کو خواب میں دیکھا پھر میرے ذہن سے یہ چیز نکال دی گئی، اور میں نے یہ دیکھا کہ اس شب قدر کی صبح میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں، پس تم لوگ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، بلکہ اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔

(۵۳) عیدین اور یوم الشک کو روزہ رکھنے کی ممانعت کا باب

۳۲۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ في رمضان: "لا تصوموا حتى تروا الهلال، ولا تفطروا حتى تروه، فإن غُمِّيَ عليكم فاقدروا له"، وفي رواية أخرىٰ: "فأتِمُّوا ثلاثينَ".

۳۲۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے رمضان مبارک کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ تم لوگ رمضان کے روزے چاند دیکھ کر رکھا کرو، اور چاند ہی دیکھ کر عید مناؤ، اور اگر چاند پر بدلی ہو تو اندازہ لگاؤ اور دوسری روایت میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تیس دن پورے کرو۔

۳۲۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: نهىٰ رسول الله ﷺ عن صوم يوم الشک ـ وهو آخر يوم من شعبان ـ ويوم الفطر ويوم الأضحىٰ، وقال: "من صامهما فقد قارف إثما".

۳۲۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے یوم الشک (یعنی شعبان کی آخری تاریخ کو) اور عید الفطر، وعید الأضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ان دونوں عید الفطر اور عید الأضحیٰ کے دن روزہ رکھا اس نے معصیت کا ارتکاب کیا، یعنی اطاعت خداوندی کے بجائے معصیت خداوندی کا مرتکب ہوا۔

۳۲۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه صلى بالناسِ يوم العيد، ثم انصرف فخطب الناس، ثم قال: "إن هذين يومان نهىٰ رسولُ الله ﷺ عن صيامهما: يوم فطركم من صيامكمُ، و يوم تأكلون فيه من نسكِكُمْ".

۳۲۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ

مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے نماز عید پڑھائی، اور نماز سے فراغت کے بعد عید کا خطبہ دیا، پھر آپؓ نے اس خطبہ کے درمیان فرمایا کہ یہ دونوں عید الفطر و عید الاضحیٰ وہ دن ہیں جس دن حضور ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ان میں سے ایک دن تمہارے مسلسل روزوں کے بعد فطر کا دن ہے، اور دوسرا دن وہ ہے جس روز تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو، (یعنی عید الاضحیٰ کا دن۔)

۳۳۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: نهىٰ النبي ﷺ عن الوصال؛ أن يصل الرجلُ صوم يوم وليلة ونهى عن قتل الصفرد والصرد من الطيور.

۳۳۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے یعنی دن اور رات کا روزہ رکھنا بغیر افطار کئے ہوئے، اور اسی طرح آپ ﷺ نے کیڑے کھانے والے دو پرندوں صفرد اور صرد کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۵۴) رمضان کی فضیلت کا باب

۳۳۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، ولو علمتم ما في فضل رمضان لتمنَّيتُم أن يكون سنة".

۳۳۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے ایمان ویقین اور ثواب کی امید کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردئے جائیں گے، اور مزید آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں ماہ رمضان کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم سب یہ تمنا کرو کہ پورے سال رمضان کا سایہ تم پر رہے، یعنی پورے سال رمضان ہی رہے۔

۳۳۲- ومن طريقه قال: قال رسول الله ﷺ: لخُلوفُ فَمِ الصائم أطيبُ عند الله من ريح المِسْكِ. فارق عبدي شهوته وطعامه من أجلني، فالصيامُ لي وأنا أجازي به".

۳۳۲- اور اسی مذکورہ بالا سند سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے کہیں زیادہ پسندیدہ ہے، (خدا کا کہنا ہے) کہ میرے بندہ نے میری خوشنودی کی خاطر اپنی خواہش اور کھانے پینے کی چیزوں کو چھوڑ دیا، پس میرے بندہ کا روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

۳۳۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "لا إيمان لمن لا صلاة له" الحديث إلى قوله: "ولا صوم إلا بالكف عن محارم الله".

۳۳۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کے پاس ایمان نہیں ہے، اور اسی طرح جو خدا کی حرام کردہ چیزوں سے نہ رکے اس کا روزہ بھی معتبر نہیں۔

۳۳۴- ومن طريق أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: " الصومُ جنة، فإذا كان أحدكم صائما فلا يرْفُثْ ولا يجهل، وإن امْرؤٌ قاتله أو شاتمه فليقل : إني صائم".

۳۳۴- اور حضرت ابوہریرہ ہی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ سے ہو تو وہ نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت اختیار کرے، اور اگر اس سے کوئی جھگڑا کرے یا اس کو گالی دے تو اس روزہ دار کو یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں۔

زکاۃ کا بیان

(۵۵) زکاۃ کے نصاب کا باب

۳۳۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: "فيما سقَتِ السماءُ والعيونُ العشرُ، وما سُقيَ بالدوالي والغربِ نصفُ العشرِ".

۳۳۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو زمین بارش کے پانی یا چشمہ کے پانی سے سینچی جائے، اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکاۃ ہے، اور جو ڈول سے (چھوٹے یا بڑے ڈول) سے سیراب کی جائے اس میں بیسواں حصہ زکاۃ ہے۔

۳۳۶- ومن طريقه عنه عليه السلام قال: "ليس فيما دون خمس أواق صدقة - والأوقِيَةُ: أربعون درهما - وليس فيما دون عشرين مثقالا صدقة، وليس فيما دون خمس ذود صدقةٌ - يعني: خمسة أبعِرَةٍ - وليس فيما دون أربعين شاةً صدقةٌ، وليس فيما دون خمسة أوسق صدقةٌ.

۳۳۶- حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ چاندی یعنی چالیس درہم چاندی سے کم مال کے اندر زکاۃ نہیں ہے، اور نہ ہی بیس مثقال سونے سے کم میں زکاۃ ہے، اور نہ ہی پانچ سے کم اونٹنیوں میں زکاۃ ہے، اور نہ ہی چالیس بکری سے کم کے اندر زکاۃ ہے اور نہ ہی پانچ صاع (ایک پیمانہ کا نام ہے) سے کم غلہ کے اندر زکاۃ ہے۔

۳۳۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها قالت: سَنَّ رسولُ اللهِ ﷺ زكاةَ الفطرِ على الحُرِّ

والعبدِ، والذكرِ والأنثىٰ، والصغيرِ والكبيرِ صاعا من تمرٍ، أو صاعاً من زبيبٍ، أو بُرّ، أو شعيرٍ، أو من أقِطٍ.

۳۳۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر آزاد پر، غلام پر، مرد پر، عورت پر، چھوٹے پر، بڑے پر واجب کیا ہے، صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع کھجور، ایک صاع کشمس، یا ایک صاع گیہوں یا جو یا آٹا ہوگی۔

۳۳۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "جُرحُ العَجماءِ جُبَارٌ، والبِئرَ جُبارٌ، والمعدِنُ جبارٌ، وفي الرِّكازِ الخُمُسُ".

۳۳۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ عجماء (جانوروں) کے نقصان پہونچانے پر کوئی تاوان نہیں ہے، کنویں کا نقصان ہدر ہے، کان کا نقصان ہدر ہے، اور دفینہ کی صورت میں ملے ہوئے مال میں پانچواں حصہ زکاۃ ہے۔

(۵۶) زکاۃ میں نہ لی جانے والی چیزوں کا باب

۳۳۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال للسُّعاةِ: " لا تأخذوا من أرباب الماشية سخلةً، ولا رُبَّىٰ ولا أكُولةً، ولا فَحلا، ولا شارفة، ولا ذات هُزالٍ، ولا ذات عُوارٍ".

قال الربيعُ السخلةُ: التي تتبعُ أمها، وهي ترضعُ عليها، والرُّبَّىٰ: التي تُرَبِّي ولدها، والأكُولةُ: شاة اللحمِ، وهي السمينةُ.

۳۳۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے متعلق معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے والوں سے ارشاد فرمایا کہ جانور والوں سے نہ تو بکری کا دودھ پیتا بچہ، اور نہ ہی اس کو دودھ

پلانے والے جانور کو، اور نہ ہی فربہ بکری، اور نہ ہی سانڈ اور نہ ہی بوڑھی اونٹنی اور نہ لاغر اور نہ ہی عیب شدہ (آنکھ سے) کانی وغیرہ نصاب کے اندر لو۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ''السخلة'' بکری یا بھیڑ کے اس بچہ کو کہتے ہیں جو اپنی ماں کے ماتحت ہو اور اس کے دودھ پر زندگی گذر بسر کر رہا ہو، ''الربی'' اس کو کہتے ہیں جو بچہ کی پرورش کر رہی ہو، یعنی بچہ کو دودھ پلا رہی ہو ''الأكولة'' فربہ بکری کو کہتے ہیں۔

۳۴۰- أبو عبيدة قال: بلغني عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال لسُعاتِه: لا تأخذوا حزارات الناس ولا الحافلَ.

قال الربيعُ: الحزراتُ: الخيارُ، والحافلُ، ذاتُ الضرع العظيم.

۳۴۰- ابوعبیدہ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے زکوٰۃ کے وصول یابی کرنے والوں سے فرمایا کہ لوگوں کے پسندیدہ اور دودھ دینے والے جانوروں کو زکوٰۃ میں نہ لیں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''الحزراتُ'' سے مراد، پسندیدہ، عمدہ، اور ''الحافل'' سے مراد جس کے تھن دودھ بھرے ہوں۔

۳۴۱- أبو عبيدة قال: نهى النبي ﷺ أن يعمد الرجل إلى شر ماله فيُزَكّي منه، قال: "وخيرُكُمْ عند الله مَنْ يخرجُ من ماله أحسنه".

۳۴۱- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی جان بوجھ کر اپنے خراب اور ردی مال کو زکوٰۃ میں نکالے، اور مزید آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے مال میں سب سے عمدہ مال زکوٰۃ میں نکالے۔

(۵۷) زکاۃ سے مستثنیٰ چیزوں کا باب

۳۴۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "ليس في الجارَّة ولا الكُسْعَةِ ولا في النَّخَّةِ ولا في الجبهةِ صدقة".

قال الربيعُ: الجارةُ: الإبلُ التي تجرُّ بالزمام وتذهب وترجع بقوت أهلِ البيت، والكُسعة: الحميرُ، والنَّخَّةُ: الرقيقُ، والجبهةُ: الخيلُ، قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: ليس في شيء من هذا صدقة مالم تكنْ للتجارة.

۳۴۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھریلو استعمال والے اونٹ، کھچر، غلام اور گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ''الجارۃ'' اس اونٹ کو کہتے ہیں جو نکیل کے ذریعہ کھینچا جاتا ہو اور گھر والوں کا ساز وسامان لاد کر لاتا ہو، اور ''الکسعۃ'' کے معنی کھچر کے ہیں، اور ''النخۃ'' کے معنی غلام کے ہیں، اور ''الجبھۃ'' کے معنی گھوڑے کے ہیں، امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ ان مذکورہ بالا چیزوں کے اندر زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں اگر ان کو تجارت کے طور پر استعمال کیا جائے تو ان کے اندر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

۳۴۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "ليس على الرجلِ في عبده ولا في فرسه صدقة".

۳۴۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۵۸) زکوٰۃ نہ نکالنے کی وعید کا باب

۳۴۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " مانع الزكاة يُقتَلُ".

۳۴۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ نہ نکالنے

والا شخص قتل کردئے جانے کا مستحق ہے۔

۳۴۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغنا أن أبا بكر الصديق رضى الله عنه قال: "والله لوْ منعُوني عقالا لقاتلْتُهمْ عليه".

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: ذلک إذا منعها من إمام يستحقُّ أخذها، وأما غيره فلا يقتل مَنْ منعه إيَّاها.

۳۴۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے بیان کیا ہے کہ امام جابر فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ لوگ اونٹ کی رسی کی زکوٰۃ نہیں دیں گے تو بھی میں ان سے اس جرم کی پاداش میں جنگ کروں گا۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب زکاۃ ایسے امام (خلیفہ) سے روکی گئی ہو جو شرعاً اس زکاۃ کے لینے کا مستحق ہو، اگر وہ امام ایسا نہیں ہے تو جس نے بھی اس کو زکوٰۃ نہیں دی وہ اس کو قتل نہیں کرسکتا۔

۳۴۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لا صلاة لمانع الزكاة- قالها ثلاثا- والمتعدّي فيها كمانعها".

قال الربيعُ: المتعدّي فيها: هو الذي يدْفَعُها لغير أهلها.

۳۴۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز درست نہیں ہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ اپنی زبان مبارک سے اس جملہ کو دہرایا، اور مزید یہ بھی فرمایا کہ زکوٰۃ کو اس کے مستحق کو نہ دینے والا زکاۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "المتعدي" سے مراد وہ شخص ہے جو زکوٰۃ غیر مستحق کو دیتا ہو۔

۳۴۷- وعنه عليه السلامُ قال: "من كثُرَ ماله ولم يُزَكه جاءه

يوم القيامة في صورة شجاع أقرع له زبيبتان مُوكَّلٌ بعذابه حتى يقضي اللهُ بين الخلائق".

قال الربيعُ: يعني: ثُعْبانا أقرع، فيكون في فمه من كلا الجانبين رَغْوة السَّمِّ بمنزلة الزبيبتين في التماحهما، ولم يُردْ بهما العيْنَيْنِ.

۳۴۷- اور اسی سند سے یہ روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس مال کی کثرت ہو یعنی مال نصاب زکاۃ کو پہونچ گیا ہو، اور پھر وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ نکالے تو قیامت کے روز اس کے پاس اس کا مال ایک ایسے گنجے اژدھے کی شکل میں آئے گا جس کے منہ کے دونوں کناروں سے اس کے زہر کا جھاگ نکل رہا ہوگا وہ اس زکوٰۃ نہ نکالنے والے شخص کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ نہ فرمادے، یعنی قیامت کے دن کا حساب پورا نہ ہو جائے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ شجاع اُقرع سے مراد گنجا اژدھا ہے اس کے منہ کے دونوں کناروں سے زہریلا جھاگ نکل رہا ہوگا جو سیاہ آنکھ کے نکتہ کے مانند ہوگی، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے "الزبیبتین" سے دو آنکھ مراد نہیں لی ہے۔

(۵۹) صدقہ کا باب

۳۴۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "اتقوا النار ولو بشق تمرة، فإن الصدقة تُطْفِئُ النارَ".

۳۴۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ، چاہے کھجور کی ایک گٹھلی ہی صدقہ میں دیکر جان بچاؤ، بلاشبہ صدقہ جہنم کی آگ کو بجھاتا ہے۔

۳۴۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول

اللہ ﷺ قال: "اليدُ العليا خير من اليدالسفلىٰ" والعليا: هي المُنفِقَةُ، والسفُلىٰ:هي السائلة.

۳۴۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے زیادہ بہتر ہے،" العليا " سے مراد خرچ کرنے والا ہاتھ،اور"السفلى" سے مراد مانگنے والا ہاتھ ہے۔

۳۵۰- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام قال: "تصدقوا؛فإن الصدقة تقي مصارع السُّوءِ، وتدفع مِيتَةَ السوء".

قال الربيعُ: بلغني عن أبي مسعود الأنصاري قال: قال رسولُ الله ﷺ: "نفَقَةُ الرجل علىٰ أهله صدقةٌ".

۳۵۰- اور اسی معنی میں حضرت ابن عباس سے منقول ہے حضرت ابن عباس نے حضور ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کیا کرو، کیونکہ صدقہ بری تباہیوں سے بچاتا ہے،اور برے خاتمہ سے نجات دلاتا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو مسعود انصاری کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

۳۵۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک قال: قال رسول الله ﷺ: " رُدُّوا السائل ولوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ".

۳۵۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مانگنے والے کو کچھ نہ کچھ دے دیا کرو چاہے جلا ہو کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۳۵۲- أبو عبيدة قال: بلغني عن النبي ﷺ قال: " من أطعم

مسلما تمرة أطعمه اللهُ منْ ثمار الجنة، ومَنْ سقاه جُرعة سقاه الله من الرحيق المختوم".

۳۵۲- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی مسلم بھائی کو ایک کھجور کھلائی اللہ تعالیٰ اسے کل جنت کے پھل کھلائے گا، اور جس نے کسی مسلم بھائی کو ایک گھونٹ پانی پلایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی خالص مہر بند شراب پلائے گا۔

۳۵۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "ليس المسكينُ بهذا الطواف الذي يطوف على الناس ترده اللُّقمةُ واللقمتان، والتمرة والتمرتان". قالوا: فمن المسكين يا رسول الله؟ قال: "الذي لا يجد غناء يغنيه، ولا يفطن به فيعطىٰ، ولا يقوم فيسأل الناس".

۳۵۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گھروں کے چکر لگاتا ہو اور لقمہ دو لقمے یا کھجور دو کھجور پا کر راضی ہو جاتا ہو، تو صحابہ کرامؓ نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مسکین تو وہ ہے جو اتنا مال نہ پا سکے جس پر گذر بسر کر سکے۔ اور نہ ہی اس کی لاچاری کو سمجھا جا سکے تاکہ اس کو دیا جائے، اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر ہاتھ پھیلاتا ہو۔

۳۵۴- أبو عبيدة قال: بلغني عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: " من أنفق زوجين نودي في الجنة: يا عبدالله هذا خير فمن كان من أهل الصلاة دُعِيَ من باب الصلاة، ومن كان من أهل الصدقة دعي من باب الصدقة، ومن كان من أهل الصوم دعي من باب الريان". قال أبوبكر: ما على من يدعىٰ من هذه الأبواب كلها من ضرورة، فهل يدعى أحد من

هذه الأبواب كلها يا رسول الله؟ قال: "نعم، وأرجو أن تكون منهم".

قال الربيعُ: زوجين: يعني مثل خفين أو نعلين وما كان من زوجين مثلهما، والله أعلمُ.

۳۵۴- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھےحضرت ابوہریرہ کے واسطے سے معلوم ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دو چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا، جنت میں اس کو پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندہ یہ خیر یہ نعمت تیرے لئے ہے، چنانچہ جو نمازیوں میں سے ہوگا اس کو باب الصلاۃ (نماز والوں کے دروازہ) سے آواز دی جائے گی، اور جو صدقہ خیرات کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ (صدقہ کے دروازہ) سے پکارا جائے گا، اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا اس کو باب الریان سے آواز دی جائے گی، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ جوان تمام دروازوں سے پکارا جائے اس کو تو کوئی بھی پریشانی لاحق نہیں ہوگی تو اے اللہ کے رسول کیا کوئی شخص ایسا ہوگا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ زوجین سے مراد دو خف، دو نعل، یا ان دونوں جیسی چیزیں جو جوڑے ہوں وہ ہے، واللہ اعلم۔

۳۵۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: "سبعةٌ يظلهم اللهُ في ظله يوم لا ظل إلا ظله..." وذكر الحديث؛ حتى قال: "ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه".

۳۵۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ سات قسم کے لوگ روز قیامت خدا کے سایہ میں رہیں گے، حالانکہ روز قیامت خدا کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، راوی نے حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے ایک

شخص وہ ہوگا جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو اس طرح پوشیدہ رکھتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

۳۵۶- ومن طريقه عنه عليه السلام قال: "المالُ الحلالُ رائح بصاحبه إلى الجنة".

قال الربيعُ: معناه: يروح بصاحبه، وكذلك معناه في حديث أبي طلحة الذي قدمنا ذكره.

۳۵۶- اور اسی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ حدیث بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حلال مال صاحب مال کو جنت میں لے جائے گا۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ حلال مال صاحب مال کو جنت لے کر جائے گا اور اسی طرح کا مفہوم ابوطلحہ والی حدیث کا بھی ہے جو ذیل کے باب میں آرہی ہے۔

(۶۰) سب سے افضل صدقہ اور بابرکت کھانے کا باب

۳۵۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: كان أبو طلحة أكثر الأنصار مالا بالمدينة من نخل، وكان أحبَّ أمواله إليه بيرحاء، وكانت مستقبِلة المسجد، وكان رسولُ الله ﷺ يدخلها، ويشرب من مائها، وهو طيب، قال أنس: فلما نزلتْ هذه الآية ﴿لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون﴾ قال أبو طلحة: إن أحبَّ أموالي إليَّ بيرحاء، وإنها لصدقة لله أرجو برها وذُخْرَها عند الله، فضعْها يا رسولَ الله حيثُ شئتَ. فقال له رسولُ الله ﷺ: "بَخٍ بَخٍ، ذلك مال رائح، يروح بصاحبه إلى الجنة، وقد سمعتُ ما قلتُ، وأنا أرىٰ أن تجعلها في الأقربين". قال أبو طلحة: أفعلُ يا رسولَ الله. فقسمها أبو طلحة في أقاربه وبني عمِّه.

۳۵۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے

نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مدینہ کے اندر حضرت ابوطلحہ انصاری پورے قبیلۂ انصار میں کھجور کے باغات کی کثرت کی وجہ سے سب سے زیادہ مالدار اور صاحب ثروت شخص تھے، اور ان کے کھجور کے باغوں میں سب سے پسندیدہ اور محبوب باغ بیرحاء کا باغ تھا، اور یہ باغ مسجد نبوی کیبا کل سامنے تھا، حضور پاک ﷺ اس باغ میں تشریف لاتے تھے اور اس کے پانی سے سیراب ہوا کرتے تھے، کیونکہ اس کا پانی بہت ہی عمدہ وخوشگوار تھا، حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" (سورۃ آل عمران:۹۲)

ترجمہ: تم نیکی کو نہیں پہونچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو، چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ اور عزیز مال بیرحاء کا باغ ہے، پس وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اس کا اجر اور اس کا بدل خدا کے پاس چاہتا ہوں، پس اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ جہاں چاہیں اس کو لگائیں، اس پر حضور نے فرمایا کہ کیا خوب! کیا خوب! ارے یہ مال تو صاحب مال کو جنت میں لے جانے والا ہے، اور اے ابوطلحہ میں نے سنا جو تم نے کہا، مگر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس مال کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو، حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول میں ایسا ہی کروں گا، پھر حضرت ابوطلحہ نے اس کو اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

۳۵۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "نعم الصدقة المنيحةُ الصفيُّ، تروح بإناء، وتغدُو بآخر".

قال الربيعُ المنيحةُ: الشَّاةُ، والصَّفِيُّ: الغزيرةُ اللَّبنِ.

۳۵۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ دودھ دینے والی بکری کیا ہی بہترین صدقہ ہے، جو صبح وشام برتن بھر کر دودھ دے۔

امام ربیع فرماتے ہیں: ''المنيحة'' سے مراد بکری ہے، اور ''الصفي'' سے مراد خوب دودھ دینے والی۔

۳۵۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال أبو طلحة لأم سليم: قد سمعتُ صوتَ رسولِ الله ﷺ ضعيفا أعرِفُ فيه الجوعَ، هل عندك من شيء؟ قالتْ: نعم. فأخرجتْ أقْراصا مِنْ شعيرٍ، ثم أخذتْ خمارا لها، فلفَّتِ الخُبْزَ ببعضه، ودسَّتْه تحت يدي، وردَّتني ببعضه، ثم أرسلتْني إلى رسول الله ﷺ: قال أنسٌ: فذهبْتُ فوجدْتُ رسولَ الله ﷺ جالسا في المسجد، ومعه الناس، فوقفتُ، فقال: "أرسلك أبو طلحة؟ فقلتُ: نعم، فقال: " أبطعام؟"، فقلتُ: نعم، فقال رسول الله ﷺ لمن معه: "قوموا" قال أنس: فانطلَقْنا حتى جئنا أبا طلحة، فأخبرْتُه، قال أبو طلحة: يا أم سليم! لقد جاء رسولُ الله ﷺ بالناس، وليس عندنا من الطعام ما نُطْعمُهم. قال أنس: فدخل رسولُ الله ﷺ فقال: "يا أم سليم ما عندك؟" فأتيتُ بذلك الخبزَ، فأمر به رسولُ الله ﷺ ففُتَّتَ فعصرتْ عليه أم سليم عكة، فأدمتْه، ثم قال رسولُ الله ﷺ على الطعام ما قال، ثم قال: "ائذنْ لعشرةٍ" فدخلوا، فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا، ثم قال: "ائذن لعشرة" فدخلوا، فأكلوا حتى شبعوا كذلك، حتى أكل القوم أجمعونَ، وكانوا سبعينَ رجلا.

۳۵۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے ایک روز ام سلیم سے کہا کہ آج مجھے رسول اللہ ﷺ کی آواز نحیف معلوم ہوئی، مجھے لگتا ہے کہ آپ ﷺ ہیں تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے، ام سلیم نے کہا ہاں! چنانچہ انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں، پھر اپنا ڈوپٹہ لیا، اور اس کے ایک حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں، اور ایک حصہ سے اس کو میرے ہاتھ میں باندھ دیا، پھر مجھے رسول پاک ﷺ کی خدمت میں بھیجا،

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں گیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد نبوی کے اندر بیٹھا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہ کرام بھی تشریف فرماں تھے، چنانچہ میں وہاں جا کر کھڑا ہو گیا، پس آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھیجا ہے، میں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کھانے کے لئے، میں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے صحابہ کرام سے فرمایا چلو ابوطلحہ کے گھر چلو، حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم سب چلے، یہاں تک کہ ابوطلحہ کے گھر پہونچ گئے تو میں نے انہیں سارے لوگوں کے ساتھ حضور پاک ﷺ کے آنے کی خبر دی، تو حضرت ابوطلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ اللہ کے رسول لوگوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں، اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ہم سب کو کھلا سکیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے اور فرمایا کہ اے ام سلیم تمہارے پاس کیا ہے، پس میں نے وہی روٹیاں حاضر کر دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو توڑ دو چنانچہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے پھر ام سلیم نے اس میں مشکیزہ سے گھی ڈال دیا، اور اس کو سالن بنا دیا، پھر حضور کو اس کھانے پر جو پڑھنا تھا پڑھ دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دس لوگوں کو اندر بلاؤ، چنانچہ وہ لوگ آئے اور انہوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر واپس ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دس لوگوں کو اور بلاؤ، چنانچہ دس لوگ اور آئے اور اسی طرح انہوں نے بھی خوب سیر ہو کر کھایا یہاں تک کہ اس کھانے کو تمام لوگوں نے کھایا اور وہ سب ستر کی تعداد میں تھے۔

(٦١) غیر مستحقین صدقہ اور حرمت سوال کا باب

٣٦٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ: "لا تحلُّ الصدقة لغني، ولا لذي مرَّةٍ سَوِيٍّ، ولا لمُتأثِّل مالا".

قال الربيعُ: ذو المرة السوي: القوي المحترفُ، والمتأثلُ: الجامع للمال.

۳۶۰-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مالدار کو صدقہ لینا جائز نہیں ہے، اسی طرح کسی ہٹے کٹے، تندرست وتوانا پیشہ والے شخص کو، اور مال جمع کرنے والے کو بھی صدقہ لینا درست نہیں ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ''ذو المرة السوي'' سے مراد تندرست پیشہ والا، اور ''المتائل'' سے مراد مال جمع کرنے والا ہے۔

۳۶۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: كان ناس من الأنصار سألوا رسولَ الله ﷺ فأعطاهم، ثم سألوه فأعطاهم ثلاثا، حتى نفد ما عنده، ثم قال: "ما يكون عندي من خير فلن أدَّخره عنكم، ومن يستعففْ يعففه اللهُ، ومن يستغن يغنه اللهُ، ومن تصبَّرَ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وما أعطي أحد عطاء هو خير له وأوسع من الصبر".

۳۶۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے ان کو کچھ دیا، پھر انہوں نے آپ ﷺ سے مانگا، تو آپ ﷺ نے انہیں تین مرتبہ عطا کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جو بھی مال ہوتا ہے میں اس کو ہرگز جمع نہیں کرتا اور جو تعفف (دست سوال دراز نہیں کرتا) اختیار کرتا ہے، اللہ اس کو عفت سے نواز دیتا ہے او جو استغناء برتتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کے دامن کو تھامتا ہے اللہ اس کو صبر کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے، اور کسی شخص کو صبر سے بڑھ کر کوئی ایسا تحفہ نہیں دیا گیا جو اس کے لئے زیادہ بہتر اور کارگر ہو۔

۳۶۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "والذي نفسي بيده لیأخذ أحدكم حبلا فيحتطب على ظهره خير له من أن يأتي رجلا آتاه اللهُ من فضله فيسأله أعطاهُ، أو منعه".

۳۶۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے ہر کسی کو چاہیئے کہ وہ رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑی باندھ کر لائے یہ چیز اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس کچھ مانگنے جائے چاہے تو وہ اس کو کچھ نواز دے اور چاہے تو وہ اس کو دھتکار دے۔

(۶۲) احسان سلوک اور کھانا کھلانے کا باب

۳۶۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "يا نساء المؤمنات! لا تحقرنَّ إحداكن لجارتها ولو كراع شاة محرق".

۳۶۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے مومن عورتوں تم میں کوئی میں اپنی پڑوسن کو ہدیہ بھیجنے میں ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے، چاہے وہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۳۶۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "طعامُ الاثنين كافي الثلاثة، وطعام الثلاثة كافي الأربعة".

۳۶۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمنوں میں دو لوگوں کا کھانا تین لوگوں کے لئے کافی ہے، اور تین لوگوں کا کھانا چار افراد کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۳۶۵- ومن طريقه أيضا قال: "كان الناسُ إذا رأوا أول الثمرة جاؤوا به إلى رسول الله ﷺ، فإذا أخذه دعا للمدينة بالبركة ثم يدعو أصغر ولد يراه فيعطيه تلك الثمرة".

۳۶۵- اور اسی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے حضرت کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ

اللہ کے رسول کے زمانہ میں جب لوگ اپنی پیداوار کا پہلا پھل دیکھتے تھے تو حضور ﷺ کے پاس اس کو توڑ کر لاتے تھے، پھر جب آپ ﷺ اس کو قبول فرما لیتے تو اہل مدینہ کے حق میں خیر کی دعا فرماتے، پھر سب سے چھوٹے کسی بچہ کو بلاتے اور اس کو یہ پھل کھلا دیتے۔

٣٦٦- أبو عبيدة قال: بلغني عن ابن عمر يروي عن الرسول ﷺ قال: "إذا دُعِيَ أحدكم إلى الوليمة فلْيأتها".

٣٦٦- ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ مجھے ابن عمر کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی سند سے بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو اس کو وہاں جانا چاہیے۔

٣٦٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "شرُّ الطعام طعام الوليمة يُدْعىٰ إليها الأغنياءُ، ويُترَكُ الفقراءُ".

٣٦٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب سے بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس کے اندر صرف مالداروں کو بلایا جاتا ہو اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہو۔

٣٦٨- ومن طريقه عنه عليه السلام قال: "لا يمنعُ أحدكم فضل الماء ليمنع به الكلأ". معنى ذلک: رجل له بئر فيمنع ماء ها ليمنع ما حوله من الرَّعْي.

٣٦٨- اور اسی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو اپنے بچے ہوئے پانی کو نہیں روکنا چاہئے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس اور چارہ کو بھی روک دے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس کنواں ہے اور وہ اس کے پانی کو روک لیتا ہے تاکہ اس کے اردگرد جو گھاس وغیرہ ہے

وہ نہ اُگے، یعنی جب وہ پانی روک لے گا تو کنویں کے اردگرد گھاس کہاں اگے گی۔

٣٦٩- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام قال: "مكتوب على باب الجنة: العطيةُ بعشر أمثالها والقرضُ بثمانية عشر".

٣٦٩- اسی سند سے حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے کہ صدقہ کے بدلہ دس نیکیاں ہیں اور قرض کے بدلہ اٹھارہ گنا نیکیاں ہیں۔

٣٧٠- ومن طريق أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يمنعُ أحدكم جاره أن يغرِزَ خشبة في جداره، فإن ذلک حق واجب عليه".

٣٧٠- اوراسی سند سے حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضوپاک ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہیں کرنا چاہیئےکیونکہ یہ ایک پڑوسی کا دوسرے پڑوسی پر واجبی حق ہے۔

(٦٣) کھانے اور پینے کے آداب کا باب

٣٧١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "يأكل المسلمُ في معىً واحد والكافر في سبعة أمعاءٍ".

٣٧١- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مسلمان ایک پیٹ میں کھاتا ہے، اور کافر سات پیٹ میں کھاتا ہے (مراد حرص وہوس ہے)۔

٣٧٢- ومن طريقه عنه عليه السلام قال: "طعام الاثنين كافي الثلاثة". الحديثُ.

٣٧٢- اور اسی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو آدمی کا کھانا تین فرد کے لئے کافی ہوتا ہے۔

٣٧٣- أبو عبيدة عنه أيضا قال: أضاف رسولُ الله ﷺ ضيفا،

فأمر له بشاة فحلِبتُ فشرب حلابها، حتى شرب حلاب سبع شياه، ثم إنه أصبح، فأسلم، فأمر له النبي ﷺ بشاة فحلبتُ فشرب حلابها، ثم أخرى فلم يكملها، فقال رسول الله ﷺ: "إن المؤمن ليأكلُ في معىً واحد والكافر في سبعة أمعاء".

۳۷۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ نے ایک شخص کو مہمان بنایا، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے بکری کا دودھ لانے کا حکم دیا، پس اس نے اس کا دودھ پیا، یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن صبح کو وہ اسلام میں داخل ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے لئے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ بکری کا دودھ دوہا گیا چنانچہ اس نے اس کو پیا، پھر دوسری بکری کا دودھ اس کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ نہ پی سکا پس اس موقع پر حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک پیٹ میں کھاتا ہے اور کافر سات پیٹ میں کھاتا ہے۔ (مراد کافر حرص وہوس کے ساتھ کھاتا چلا جاتا ہے پھر بھی تشفی نہیں ہوتی ہے)

۳۷۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قالتْ عائشةُ رضي الله عنها: كنتُ أشربُ أنا ورسولُ الله ﷺ بالقدح فيجعلُ فاه على موضع فيَّ فيشرب وأنا حائضٌ.

۳۷۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک پیالہ میں پانی پیتے تھے، اور آپ ﷺ اپنے ہونٹ اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں پر میں رکھتی تھی، پس آپ ﷺ اس جگہ سے پانی پیتے تھے حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوا کرتی تھی۔

۳۷۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ عن رسولِ الله ﷺ قال: "إذا وقع الذبابُ في إناء أحدكم فامقُلُوهُ فإن في أحد جناحيه داءً وفي الآخر شفاءً، وإنه يقدمُ الداء ويؤخرُ الدواء".

قال الربيعُ: أمقلوه، أي: اغْمِسُوهُ.

وقال أبو عبيدة: عن جابر بن زيد: وهذا يدُلُّ أن الذبابَ وما ليس فيه دم لا ينجسُ ما وقع فيه.

۳۷۵-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کے برتن میں اگر مکھی گر جائے تو اس کو پورا ڈبودو کیونکہ اس کے ایک بازو کے اندر مرض ہوتا ہے تو دوسرے بازو کے اندر شفا ہوتی ہے اور وہ مرض والے ڈنک کو پہلے ڈبوتی ہے، اور دوا والے ڈنک کو بعد میں ڈبوتی ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "امقلوه" سے مراد مکھی کو اس کے اندر ڈبونا ہے۔

اور ابوعبیدہ نے امام جابر بن زید کی زبانی نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مکھی اور وہ جاندار جن میں خون نہیں ہوتا اس چیز کو ناپاک نہیں کر سکتیں جس کے اندر یہ گر جائیں۔

۳۷۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ، في ماء مسَّته الهِرَّةُ "فإنها من الطَّوَّافينَ والطوافات عليكم".

۳۷۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ نے اس پانی کے سلسلہ میں جس کو بلی نے پی کر جھوٹا کر دیا ہو، فرمایا کہ بلی تمہارے گھریلو اور پالتو جانوروں میں سے ہے)۔

۳۷۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن أبا سعيد الخدري دخل على مرْوان بن الحكم، فقال له مروانُ: هل سمعتَ رسولَ الله ﷺ ينهى عن التنفس في الشراب؟ فقال أبو سعيد: نعم، قال فقيل له: يا رسول الله إني لا أرویٰ عن نفس واحد. فقال له: "فأبن القدح عن فيک ثم تنفس" فقال الرجلُ: فإني أریٰ القذیٰ فيه. قال: "فأهرِقْهُ".

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: وكذلک الطعامُ لا ينفخُ فيه، وإنْ

كان حارًا فليُبَرِّدْه.

۳۷۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھےحضرت ابوسعید خدری کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ مروان بن حکم کے دربار میں داخل ہوئے تو مروان نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے، حضرت ابوسعید نے فرمایا ہاں، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول میں ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیالہ کو اپنے منہ سے دور کردو، پھر سانس لو، سوال کرنے والے آدمی نے کہا کہ اگر مجھے اس کے اندر گندگی دکھائی دے تو کیا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر پانی انڈیل دو۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ اسی طرح کا حکم کھانے کا بھی ہے کہ اس کو پھونک کر نہ کھایا جائے اگر کھانا گرم ہو تو اس کو ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے۔

۳۷۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ أنه أُتِيَ بشرابٍ فشرب منه، وعن يمينه غلامٌ صغير وعن يساره شيوخٌ من أصحابه، فقال للغلام: "أتأذنُ لي أن أعطِيَ هؤلاءِ؟" فقال: لا والله لا أُوثِرُ بنفسي منك أحدا. قال: فتلَّهُ رسولُ الله ﷺ في يديه.

۳۷۸- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اس میں سے پیا، اور آپ ﷺ کے داہنے جانب ایک چھوٹا بچہ تھا، اور بائیں جانب آپ ﷺ کے کچھ عمر رسیدہ صحابہ کرام تھے، تو آپ ﷺ نے بچہ سے کہا کہ کیا تم اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پانی ان عمر رسیدہ لوگوں کو تم سے پہلے دے دوں، بچہ نے کہا نہیں خدا کی قسم آپ کی بچی ہوئی چیز کے سلسلہ میں میں اپنے اوپر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دے سکتا ہوں، راوی کہتے ہیں کہ پس آپ ﷺ نے اس

بچے ہوئے پانی کو اس کے ہاتھ میں دے دیا۔

۳۷۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن النبي ﷺ قال: " لا تعبُّوا الماءَ عبا فإن منْ ذلك يتولَّدُ البهرُ، ولكنْ مصوه مصا".

۳۷۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں کی طرح پانی مت پیو، کیونکہ اس سے دمہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، بلکہ اس کو چسکی لے کر پیو۔

۳۸۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة قالتْ: قدَّمْنا لرسول الله ﷺ حَيْسا الحديثُ.

۳۸۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے حضور پاک ﷺ کے سامنے پنیر پیش کیا، یہ حدیث وضوء کے باب میں پہلے گذر چکی ہے۔

۳۸۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال ابن النعمان: خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى إذا كنا بالصهباء وهي من أدنىٰ خيبر فصلى العصر، فدعا بالأزواد، فلم يؤتَ إلا بالسويق فأمر به فثُرِّيَ، فأكل وأكلنا، ثم قام إلى المغرب فمضْمض ومَضْمَضْنا، ثم صلى ولم يتوضأ.

۳۸۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ امام جابر نے فرمایا کہ ابن نعمان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں نکلے، یہاں تک کہ جب ہم مقام صہباء کے پاس پہونچے اور مقام صہباء خیبر کے قریب میں ہے، پس آپ ﷺ نے وہاں پر عصر کی نماز پڑھی، پھر کھانے کا سامان منگوایا، چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ستو لایا گیا، آپ ﷺ نے اس کو ثرید بنانے کا حکم دیا تو اس کو ثرید بنا کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی تناول کیا، پھر آپ ﷺ مغرب کی نماز کے

لئے اٹھے اور آپ ﷺ نے کلی کی، اور ہم نے بھی کلی کی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور وضوء نہیں کیا۔

٣٨٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن جابر بن عبدالله قال: بعث رسولُ الله ﷺ بعثا وأمر علينا أبا عبيدة بن الجراح وهو في ثلاثمئة وأنا فيهم، فخرجنا حتى إذا كنا ببعض الطريق فَفني الزاد، فأمر أبوعبيدة بأزواد ذلك الجيش فجمعه، وكان مِزْوَدي تمرٍ، وكان يُقَوِّتُنا كل يوم قليلا قليلا، حتى فني، ولم يُصِبنا إلا تمرة تمرة، قال: ولقد وجدْنا فقْدها حين فنيتْ، قال: ثمَّ انتهينا إلى البحر، فإذا بحُوتٍ مثل الظَّرِبِ فأكل منه ذلك الجيش ثماني عشرة ليلة، ثم أمر أبو عبيدة بضلعينِ منْ أضلاعها فنُصِبَتَا، فأمر براحلته فرُحِلَتْ، ثم مَرَّ تحتهما فلم يُصِبْهما.

قال الربيعُ: الظَّرِبُ: الجبلُ.

٣٨٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید کہتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگی دستہ کسی جانب روانہ کیا اور اس کی قیادت حضرت ابوعبیدہ بن جراح کے سپرد کی، اور یہ دستہ تین سو مجاہدین پر مشتمل تھا اور میں بھی اسی دستہ میں شامل تھا، چنانچہ ہم لوگ نکلے، یہاں تک کہ ابھی ہم نے کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ ہمارا زادراہ ختم ہوگیا، پس حضرت ابوعبیدہ نے اس پورے لشکر کے زادراہ کو ایک جگہ جمع کرنے کا حکم دیا، چنانچہ پورے لشکر کے پاس سے کھجور کی دو تھیلیاں تیار ہوئیں اور وہ ان میں سے روزانہ ہمیں تھوڑا تھوڑا دیتے تھے، یہاں تک کہ یہ بھی ختم ہوگیا، اور صرف ایک یا دو کھجور باقی رہ گئیں، راوی کہتے ہیں: کہ پس ہم نے کھجور کے ختم ہونے کے بعد اس کے نا ہونے کو محسوس کیا، پھر ہم سمندر کی طرف گئے تو وہاں پر ہم نے پہاڑ کے مانند ایک بڑی بھاری مچھلی پائی، چنانچہ ہمارا لشکر اٹھارہ روز تک اس کو کھاتا رہا، پھر حضرت ابوعبیدہ نے اس کی دونوں پسلیوں کے اٹھانے کا حکم دیا اور اس میں سے ایک اونٹنی کے گذرنے کا حکم دیا تو اونٹنی اس میں سے گذر گئی، پھر

وہ خود اس کے نیچے سے گذرے تو بغیر کسی خراش گذر گئے۔

۳۸۳- أبو عبيدة قال نهىٰ رسول الله ﷺ في الأكل عن ثلاثة أوجُهٍ: عن التَّقْشِيرِ والتَّرْميلِ والتَّنْقِيبِ، فالقشَّارُ: الذي يأكل منْ كلِّ ناحية، ويُقَشِّرُ وجه الطعام، والمُرَمِّلُ: الذي يرفع لفيه ما لا يسعُ، والنقَّابُ: الذي يحفرُ في الطعام خُبَّةً ويَرْجِعُ إليه الإدام.

۳۸۳- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے تین طرح سے کھانا کھانے کو منع فرمایا ہے، ایک تو یہ کہ ہر چہار جانب سے کھایا جائے، دوسرا یہ کہ اتنا بڑا لقمہ لیا جائے جو منہ کے اندر نہ سما سکے، تیسرا یہ کہ کھانے کے اندر ایک نشیبی خالی جگہ بنائی جائے جس میں سالن جمع ہو جائے۔

''القشار'' اس شخص کو کہتے ہیں جو پلیٹ کے چاروں جانب سے کھاتا ہو، اور کھانے کی سمت کو توڑ دیتا ہو۔

''المُرَمِّلُ'' اس شخص کو کہتے ہیں جو منہ کے لئے ایسا لقمہ لے جو اس کے منہ سے بڑا ہو۔ اور ''النقاب'' اس شخص کو کہتے ہیں جو کھانے کے اندر ایسی خالی جگہ بنائے کہ اس میں سالن جمع ہو جائے۔

۳۸۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه نهى عن الشرب قائما، ويُرْوَىٰ أنه شرب منْ زمزم قائما. قال ابن عباس: المَرْجِعُ فيه إلى كتاب الله وهو قوله: ﴿كلوا واشربوا﴾ فهذه الآية تبيح الأكل والشرب على أي حال إلا في موضع خصَّهُ النَّهْيُ من النبي ﷺ.

۳۸۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے، لیکن آپ ﷺ سے یہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تھا، حضرت ابن عباس کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں اصل خدا کی کتاب ہے جس

کے اندر خدا کا ارشاد ہے "کلوا واشربوا" کھاؤ اور پیو۔ یہ آیت مبارکہ کسی بھی حالت میں کھانے اور پینے کا جواز رکھتی ہے البتہ ایسی صورت جس کے بارے میں حضور سے ممانعت خاص ہو، (یعنی آپ ﷺ نے خاص طور سے منع فرمایا ہو)۔

٣٨٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه نهىٰ عن الشرب في فم السقاء، ورُوِي أنه خَنَّثَ سقاء فشرب منه. قال ابن عباس: وإنما نهى عن ذلک إشفاقا أن تكون فيه دابّةٌ.

٣٨٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے مشکیزہ میں منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے، اور آپ ﷺ سے یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے مشکیزہ کے منہ کو جھکایا پھر اس میں سے پانی پیا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس سے جو منع فرمایا ہے وہ اس خدشہ کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ اس کے اندر کوئی موذی جانور ہو۔

٣٨٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک قال: أُتِي رسولُ الله ﷺ بلبن شيبَ بماء، وعلىٰ يمينه أعرابيٌّ وعلى يساره أبوبكر فشرب، وأعطىٰ الأعرابي، وقال: "الأيمن فالأيمن".

٣٨٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت امام انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ لایا گیا اور آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی تھا، اور بائیں جانب حضرت ابوبکر تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس دودھ میں سے کچھ پیا پھر اعرابی کو دے دیا اور فرمایا: کہ الأيمن فالأيمن (دائیں جانب سے ہی شروع کیا جاتا ہے)

٣٨٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري عن أم سلمة قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ: "مَنْ شرب في آنية الذهب والفضة فكأنما يُجَرجِرُ في جوُفه نار جهنم".

۳۸۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے اور انہوں نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے تو گویا وہ اپنے پیٹ کے اندر جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

۳۸۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال خالد بن الوليد المخزومِيُ: دخلتُ على رسول الله ﷺ في بيتِ ميمونة، فأتي بضب مَحْنُوْذٍ، فأهوىٰ إليه رسولُ الله ﷺ بيده، فقال بعضُ النِّسْوَة التي في البيت: أخبِرْنَ رسولَ الله ﷺ بما يُريدُ أن يأكل منه، فقيل: هو ضَبٌّ يا رسولَ الله، فرفع يده، قال خالدٌ: فقلتُ: أحرامٌ هو يا رسولَ الله؟ قال: "لا، ولكنْ ليس هو بأرضِ قومي فتجدني أعافُهُ" قال خالد: فاجْتَرَرْتُهُ فأكَلْتُهُ ورسولُ الله ﷺ ينظُرُ.

۳۸۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ کے گھر میں گیا، چنانچہ آپ ﷺ کے پاس گرم پتھر سے بھونا ہوا ایک گوہ لایا گیا، پس آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا، تو بعض عورتوں نے کہا کہ رسول اللہ کو بتادو کہ وہ کیا کھانے جارہے ہیں، پس آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول یہ گوہ ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا، حضرت خالد نے یہ دیکھ کر کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا یہ حرام ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ حرام تو نہیں ہے، لیکن یہ ہمارے علاقہ کی چیز نہیں ہے اس لئے تم مجھ کو دیکھ رہے ہو کہ میں اس کا کھانا ناپسند کر رہا ہوں (یعنی میری طبیعت اس کے کھانے کو گوارا نہیں کر رہی ہے) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو کھایا حالانکہ رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے۔

۳۸۹- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن ابن عمر قال: جاء رجلٌ إلى رسول الله ﷺ قال: ما تقولُ في الضَّبِّ يا رسول الله؟ قال:

"لستُ بآكلِهِ ولا مُحَرِّمِهِ" وحديثُ أبي طلحة قد تقدم.

۳۸۹-ابوعبیدہ نے جابر بن سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ ﷺ گوہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس کو نہیں کھاتا، مگر اس کو حرام بھی نہیں ٹھہراتا ہوں، اور اس سے پہلے حضرت ابوطلحہ والی حدیث گذر چکی ہے۔

۳۹۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال: " أكْلُ كُلِّ ذي نابٍ مِنُ السباع وذي مِخْلَبٍ من الطير حرامٌ".

۳۹۰-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شکاری درندہ اور ناخون والے پرندہ کا گوشت کھانا حرام ہے۔

۳۹۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن علي بن أبي طالب قال: نهى رسول الله ﷺ عن مُتعَةِ النساء يوم خيبر، وعن أكلِ لحومِ الحمر الإنسِيَّة.

۳۹۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ امام جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی بن ابی طالب کی سند سے معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ نے خیبر کے روز (جنگ خیبر کے موقع پر) متعہ وقتی نکاح کرنے سے منع فرمایا، اور اسی طرح آپ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا۔

۳۹۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: مَرَّ رسولُ الله ﷺ بِشاةٍ مَيِّتَةٍ كانتْ قد أُعطِيَتْها مولاةُ ميمونةَ، فقال: "هلاّ انْتَفَعْتُمْ بجلدها" قيل: يا رسول الله إنها ميتةٌ قال: "إنما حرُمَ أكلُها، وأيُّما إهابٍ دُبِغَ فقدْ طهُرَ".

۳۹۲-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل

کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ کا گذر ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے ہوا اور یہ مری ہوئی بکری حضرت میمونہ کی باندی کو دی گئی تھی، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں تم نے اس کی جلد سے فائدہ نہیں اٹھایا، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول یہ تو مری ہوئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا کھانا حرام ہے مگر کوئی بھی چمڑا جس کو دباغت دے دی جائے۔

۳۹۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضي الله عنها، قالتْ: أمر رسول الله ﷺ أن يُنْتَفَعَ بجلد المَيْتَةِ إذا دُبِغَ.

۳۹۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مردار جانور کے چمڑے سے فائدہ اٹھایا جائے اگر اس کو دباغت دے دی گئی ہوتو۔

۳۹۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: " شَرُّ الطعام طعامُ الوليمة؛ يُدْعَىٰ إليها الأغنياءُ ويُتْرَكُ المساكينُ".

۳۹۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سب سے برا اور بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس کے اندر دولت مندوں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔

☆☆☆

حج کا بیان

(۱) حج کی فرضیت کا باب

۳۹۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: كان الفضل بن العباس رديف رسول الله ﷺ، فجائت امرأةٌ من خثعم تستفتيه، فجعل الفضل بن عباس ينظر إليها وتنظر إليه، فجعل رسول الله ﷺ يصرفُ وجه الفضل إلى الشقِّ الآخرِ قالتْ: يا رسول الله إن فريضة الله على العباد في الحج أدركتُ أبي شيخا كبيرا لا يستطيعُ أن يثبتَ على الراحلة، أفأحُجُّ عنه؟ قال: "أرأيتِ لو كان على أبيكِ دين فقضيتِه عنه أكُنتِ قاضية عنه؟" قالتْ: نعم، قال: " فذاك ذاك".

۳۹۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس حضور پاک ﷺ کے ساتھ آپ کی سواری پر پیچھے سوار تھے کہ اتنے میں قبیلہ خثعم کی ایک عورت حضور سے استفتاء (مسئلہ پوچھنے) کے لئے آئی، تو فضل بن عباس اس کی طرف دیکھنے لگے، اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی، تو رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس کے چہرہ کو دوسری طرف پھیر دیا، پھر اس عورت نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے فرض کردہ فریضہ حج میرے والد پر اس حالت میں فرض ہوا ہے جب کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں سفر حج کے لئے اونٹنی پر بیٹھنے کی ان کے اندر طاقت وقوت نہیں ہے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اگر تیرے والد کے ذمہ قرض کی ادائیگی ہوتی، اور تو اس کو ان کی جانب سے ادا کرتی تو کیا تیرا ادا کرنا ان کی طرف سے ہو جاتا تو اس عورت نے کہا ہاں ہو جاتا، اس پر آپ ﷺ نے کہا کہ اسی طرح تو حج کو ان کی طرف سے ادا کر سکتی ہے۔

٣٩٦- ومن طريقه أيضا أن رسول الله ﷺ لم يحُجَّ إلا بعد عشر حجج من هجرته، ولا أنكر على من تخلَّف عن الحج من أمته.

٣٩٦- اوراسی سند سے یہ بھی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ہجرت کے دس سال بعد حج کیا، اوراس حج کے اندر جو بھی آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے پیچھے رہ گیا تھا اس پر آپ نے نکیر نہیں کی۔

٣٩٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: إن رسول الله ﷺ صلى الظهر ذات يوم فجلس فقال: "سلُوني عما شئتُم، ولا يسألُني أحد منكم عن شيء إلا أخبرُته به". فقال الأقرعُ بن حابس: يا رسول الله ﷺ؛ الحجُّ علينا واجب في كل عام؟ فغضب رسول الله ﷺ حتى احمرَّتْ وجُنَتَاهُ، وقال: " والذي نفسي بيده! لوقلتُ نعم لو جبتْ، ولو وجبتْ لم تفعلوا، ولو لم تفعلوا لكفرتُم، ولكن إذا نهيتُكم عن شيء فانتهوا، وإذا أمرتكم بشيء فائتُوا منه ما استطعتُمْ".

٣٩٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو پوچھنا ہو مجھ سے پوچھو، اورتم میں سے جو بھی کسی چیز کے بارے میں پوچھے گا میں اس کے بارے میں بتاؤں گا، چنانچہ اقرع بن حابس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہم پر ہر سال حج فرض ہے؟ یہ سننا تھا کہ حضور ﷺ کے دونوں رخسار مارے غصے کے سرخ ہو گئے اور فرمایا: کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال فرض ہو جاتا، اوراگر ہر سال تم پر فرض ہو جاتا تو تم اس فرض کو ادا نہیں کر سکتے تھے، اوراگر تم اس فرض کو پورا نہیں کرتے تو کفر کے دائرہ میں پہونچ جاتے، مگر جان لو کہ اگر میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اوراگر کسی چیز کے کرنے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اس کو بجالاؤ۔

٣٩٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال:

أتـىٰ رجلٌ إلى رسول اللهﷺ فقال: يا رسول الله! إن أمّي عَجُوزٌ كبيرة، لا تستـطيـعُ أنْ أرْكَبَهـا عـلـى البعير، وإن ربطتُها خِفتُ عليها أن تمُوتَ، أفأحُجُّ عنها؟ قال: 'نعم".

۳۹۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ ایک شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے کہا کہ میری والدہ بوڑھی ہوچکی ہیں اور وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتیں کہ میں ان کو اونٹ پر سوار کرکے حج پر لے جاؤں، اور اگر میں ان کو اونٹ سے باندھدوں تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ فوت جائیں گی، تو کیا میں ان کی طرف سے حج بدل کرسکتاہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بالکل کرسکتے ہو۔

(۲) میقات اور حرم کا باب

۳۹۹- أبـو عبيـدة عـن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: وَقَّتَ رسولُ اللهﷺ لأهل المدينة أن يُهِلُّوا من ذي الحليفة، ولأهل الشام الجُحْفة، ولأهل نجدٍ قرنا، ولأهل اليمن يَلَمْلَمَ، ولأهل العراق ذات عرْق.

۳۹۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابوسعید خدری سے نقل کیاہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کی میقات ذوالحلیفہ مقرر کی، ملک شام کے باشندوں کی جحفہ، نجد کے باشندوں کی قرن، اور اہل یمن کی یلملم، اور اہل عراق کی ذات عرق۔

۴۰۰- أبـو عبيـدة عـن جـابـر بن زيد عن أنـس بن مالـك أن رسـول الـلـهﷺ طـلـع لـه أحدٌ فقال: " هذا جبلٌ يُحِبُّنا و نحِبُّه، اللهم إن إبراهيم حَرَّم مكة، وأنا أحرِّمُ ما بين لابتَيْها".

قال الربيعُ: يعني: ما بين حَرَّتَيْها.

۴۰۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک کی

سند سے یہ روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احد پہاڑ پر نگاہ پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا، اور میں مدینہ کو دونوں حرموں کے درمیان حرم قرار دیتا ہوں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ مابین کا مطلب ہے حرتین، سیاہ تھریلی زمین۔

٤٠١ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: "مكة حرامٌ، حرمها اللهُ، لا تحل لقطتها، ولا يعضد شجرها، ولا ينفر صيدها، ولا يختلىٰ خلاها" فقال عمُّه العباسُ: إلا الإذخر يا رسول الله، فقال: "إلا الإذخر".

قال الربيعُ: لا يعضد؛ أي: لا يقطع، والخلا: الكلأ، والإذخر: نبتٌ يصنع منه الحصر، وتسقف منه البيوتُ.

۴۰۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مکہ حرم ہے، اور اللہ نے اس کو حرم قرار دیا ہے پس اس کے حدود میں گری ہوئی چیز کو نہ تو اٹھایا جائے گا اور نہ ہی حدود حرم کے درخت کو اکھاڑا جائے گا، اور نہ ہی اس کے حدود میں شکار کیا جائے گا، اور نہ ہی اس کے حدود کی گھاس وغیرہ اکھاڑی جائے گی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس نے فرمایا کہ اذخر گھاس کو اے اللہ کے رسول مستثنیٰ کر دیجئے تو آپؐ نے اس کو اوپر کے حکم سے الگ کر دیا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ" لا یعضد "سے مراد اس کو کاٹا نہیں جا سکتا، اور "الخلا" سے مراد گھاس، اور "اذخر" اس گھاس کو کہتے ہیں جس سے چٹائیاں بنائی جاتی ہیں، اور اس سے گھروں کی چھت بھی ڈالی جاتی ہے۔

(۳) دوران حج تلبیہ کا باب

۴۰۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: إن تلبية رسولِ اللهﷺ: "لبيک اللهم لبيک، لبيک لا شريک لک لبيک، إن الحمد والنعمة لک والملک، لا شريک لک".
قال نافعٌ: وكان ابنُ عمر يزيدُ فيها: لبيک وسعديک، والخير بيديک، لبيک، والرغبة إليک والعملُ.

۴۰۲-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران حج یہ تلبیہ پڑھتے تھے، "لبيک اللهم لبيک، لبيک لا شريک لک لبيک، إن الحمد والنعمة لک والملک، لا شريک لک" اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام حمد وثنا صرف تیرے لئے ہے اور تیرے لئے ہی سارے جہانوں کی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اس تلبیہ کے اندر یہ الفاظ بڑھایا کرتے تھے۔ "لبيک وسعديک، والخير بيديک، لبيک، والرغبة إليک والعمل" یعنی میں حاضر ہوں، حاضر ہوں اور سارے جہاں کا خیر تیرے ہاتھ میں ہے، میں حاضر ہوں اور تجھ ہی سے ساری تمنائیں پوری ہونے کی امیدیں ہیں اور تیرے ہی لئے سارے عمل ہیں۔

۴۰۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري: أن رسول اللهﷺ كان إذا أقبل من حج أو غزو أو عمرة يكبر على كل شرف من الأرض ثلاث تكبيرات، ثم يقول: "لا إله إلا الله وحده لا شريک له، له الملک وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، آيبون تائبون ساجدون عابدون، لربنا حامدون، صدق اللهُ وعده، ونصر عبدَه،

وهزم الأحزاب وحده.

۴۰۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی حج، غزوہ، یا عمرہ سے واپس آتے تو راستہ میں پڑنے والے ہر ٹیلہ پر تین (۳) بار تکبیر کہتے، پھر کہتے: ”لا إله إلا الله وحده لاشريك له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، آئبون تائبون ساجدون عابدون، لربنا حامدون، صدق الله وعده ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده“۔

ترجمہ: خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نہ اس کا کوئی شریک ہے، اسی کے لئے سارے جہان کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے ساری حمد وثنا ہے، وہ تمام چیزوں پر قادر ہے، ہم اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور اسی سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں، اور اسی کے آگے اپنا سر جھکاتے ہیں، اور اسی کی بندگی بجالاتے ہیں، اور اپنے رب کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اور اپنے بندے کی نصرت ومدد فرمائی، اور تن تنہا دشمنوں کو شکشت دی۔

۴۰۴- أبو عبيدة عن جابر قال: جاء رجلٌ إلى عبد الله بن عمر فقال: يا أبا عبدالرحمن! لقد رأيتك تصنع أربعا لم أر أحدا يصنعها من أصحابك، قال: وما هُنَّ؟ قال: رأيتُك لا تمسُّ من الأركان إلا اليمانيَّ، ورأيتُك تلْبَسُ النِّعال السِّبْتِيَّةَ، ورأيتك تصْبغُ بالصُّفرة، ورأيتُك إذا كنتَ بمكة أهلَّ الناسُ إذا رأوا الهلال ولم تُهَلِّلْ إلا يوم التروِيَة. قال له ابن عمر: أما الأركان فإني لم أر رسول الله ﷺ يمسُّ إلا اليماني، وأما النعال السبتية فإني رأيتُ رسول الله ﷺ يلبسها، وأما الصفرة فإني رأيتُ رسول الله ﷺ يصبُغ بها، وأما الإهْلالُ فإني لم أر رسول الله ﷺ يهل حتى تنبعث به راحلتُه.

قال الربيعُ: النعال السبْتِيَّةُ: التي لا شعر لها.

۴۰۴- ابوعبیدہ نے جابر سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپؓ کو چار ایسی چیزیں کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کو کرتے ہوئے آپ کے ساتھیوں میں سے کو نہیں دیکھا، حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا کہ وہ چار چیزیں کیا ہیں، اس نے کہا: کہ میں نے دیکھا ہے: کہ آپ صرف رکن یمانی کو چھوتے ہیں، اور اسی طرح میں نے دیکھا کہ آپ سبتی چپل پہنتے ہیں، اور میں نے دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں، اور میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ کے اندر ہوتے ہیں اور لوگ چاند دیکھ کر تلبیہ شروع کرتے ہیں تو آپ یوم الترویۃ (آٹھویں ذی الحجۃ) کے دن تلبیہ شروع کرتے ہیں، حضرت ابن عمر نے اس کے ان سوالوں کا اس طرح جواب دیا کہ جہاں تک ارکان کا سوال ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف رکن یمانی چھوتے ہوئے دیکھا ہے اور جہاں تک سبتی چپل کا تعلق ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنتے تھے، اور جہاں تک زرد رنگ کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رنگ کو استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور رہی بات تلبیہ پڑھنے کی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس وقت تلبیہ شروع کرتے تھے جب آپ کی اونٹنی چل پڑتی تھی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ: "النعال السبتية" سے مراد وہ چپل جس میں بال نہ ہوں)

۴۰۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: اصْطَحَبَ محمد بن أبي بكر وأنسُ بن مالك من منىً إلى عرفات، فقال له محمد بن أبي بكر: كيف تصنعون في مثل هذا اليوم وأنتم مع رسول الله؟ فقال: يهلُّ منَّا المُهِلُّ فلا ينكر عليه، ويكبر المكبر فلا ينكر عليه.

۴۰۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ محمد بن ابوبکر اور حضرت انس بن مالک منی سے عرفات تک ایک ساتھ گئے، چنانچہ محمد بن ابوبکر نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا کہ آج کے روز جب کہ تم رسول اللہ ﷺ

کے ساتھ ہوا کرتے تھے، کیا کرتے تھے؟ تو حضرت انس بن مالک نے کہا کہ ہم میں سے تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا تھا اور آپ ﷺ اس کی نکیر نہیں فرماتے تھے، اور بعض تکبیر کہتے تھے پس آپؐ ان کی بھی نکیر نہیں فرماتے تھے۔

(۴) محرم کو غسل دینے کا باب

٤٠٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: يُغَسَّلُ المحُرِمُ بماء وسِدْرٍ.

۴۰۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ محرم کو بیری والے پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے گا۔

٤٠٧- ومن طريقه أيضا عنه السلام قال: "إذا مات المحُرِمُ غُسِّلَ، ولا يكفَّنُ إلا في ثوبيْه اللَّذيْنِ أحْرَمَ فيهما، ولا يمسُّ بطيبٍ، ولا يُخَمَّرُ رأسُه".

۴۰۷- اور اسی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کو غسل دیا جائے گا، اور اس کو انہیں دو کپڑوں میں کفنا دیا جائے گا جس میں اس نے احرام باندھا تھا، اور نہ تو اس کو خوشبو لگائی جائے گی، اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپا جائے گا۔

٤٠٨- وعن ابن عباس أيضا قال: اختلفتُ أنا والمِسْورُ بن مخرمة بالأبواء، فقلتُ يغسلُ المُحرمُ رأسَه، وقال هو: لا يغسله. قال ابن عباس: فأرسلتُ رجلا اسمه عبدُالله بن حُنيْنٍ إلى أبي أيوبَ الأنصاري، فوجده الرجلُ يغتسلُ بين القرنين وهو يَسْتَتِرُ بثوب، فسلم عليه فقال له: منْ هذا؟ فقال الرجلُ: أنا رسول ابن عباس إليک يسألُک: كيف يغتسلُ رسولُ الله ﷺ وهو مُحْرِمٌ؟ قال الرجل: فوضع يده على الثوب فطأطأه حتى بدا لي رأسه، ثم قال لإنسان يصب عليه: اُصبُبْ. فصَبَّ على راسِه، ثم حرَّكَهُ

بيديه، فأقبل بهما، وأدبر، ثم قال: هكذا رأيتُه يفعل صلواتُ الله عليه.

قال الربيعُ: القرنان: عمودان بالأبواء مُمَلَّسان يكونان على سانية البئرِ.

۴۰۸- اور حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مقام ابواء میں میرے اور مسور بن مخرمہ کے درمیان اس بات پر اختلاف ہوگیا کہ محرم اپنے سر کو دھوسکتا یا نہیں، میں نے کہا کہ محرم اپنے سر کو غسل میں دھوسکتا ہے، اور مسور بن مخرمہ نے کہا کہ نہیں دھوسکتا ہے، چنانچہ میں نے اس مسئلہ کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے ایک شخص کو جس کا نام عبداللہ بن حنین تھا حضرت ابوایوب انصاری کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ اس آدمی نے ان کو کنویں کے پاس غسل کرتے ہوئے پایا، اور وہ وہاں ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کئے ہوئے تھے، پس اس نے ان کو سلام کیا، تو حضرت ابوایوب انصاری نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے مجھے آپ کی خدمت میں ایک مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا ہے، وہ مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں کیسے غسل کرتے تھے وہ آدمی کہتا ہے کہ انہوں نے کپڑے پر ہاتھ رکھا اور تھوڑا سا پردہ ہٹادیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر انہوں نے وہاں پر نہلانے والے شخص سے کہا کہ پانی ڈالو، اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کو رگڑا، پھر کہا کہ اس طرح میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں غسل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں: ''القرنان'' سے مراد مقام ابواء پر دو چکنے ستون جو کنویں کے قریب ہیں۔

(۵) محرم کے لئے مباح اور غیر مباح چیزوں کا باب

۴۰۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: ''لا يلبسُ المحرمُ القميص ولا العمامة ولا السراويلات ولا البرانس ولا الأخفاف، فإن لم يجد نعلين فليلبس

خفين، وليقطعهما من أسفل الكعبين ولا يلبس المحرم شيئا من ثياب مسها الزعفران ولا الورس".

۴۰۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ تو قمیص یعنی سلا ہوا کرتا پہنے اور نہ ہی عمامہ یعنی نہ ہی سر ڈھنکے باندھے اور نہ ہی پائجامہ پہنے، اور نہ ہی ٹوپی پہنے، اور نہ ہی خف پہنے، اگر وہ چپل نہ پاسکے تو دو خف اس طرح کے پہنے کہ ٹخنوں کے نیچے سے ان دونوں کو کاٹ دے، اور اسی طرح محرم ایسا کپڑا بھی نہیں پہن سکتا ہے جس میں زعفرانی اورس کا رنگ لگا ہوا ہو۔

۴۱۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة زوج النبي ﷺ قالتْ: قال رسول الله ﷺ: "خمسٌ من الدواب ليس على المحرم في قتلهن جناحٌ: الغرابُ والحدأة والفارة والعقربُ والكلبُ العقورُ".

۴۱۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ قسم کے جانوروں کو مارنے کی صورت میں محرم پر کوئی گناہ نہیں ہے، ایک کوا، دوسرا چیل، تیسرا چوہا، چوتھا بچھو، پانچواں باؤلا کتا۔

۴۱۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: دخل رسول الله ﷺ مكة عام الفتح وعلى رأسه المغفرُ، فلما نزعه جاءه رجلٌ فقال له: يا رسول الله ابن خطل متعلق بأستار الكعبة، فقال: "أقتلوه" قال جابرٌ: وقد بلغني أن رسول الله يومئذ غير محرم.

۴۱۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھی، جب آپ نے خود اتاری تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ابن خطل کعبہ کے غلاف سے لپٹا ہوا ہے،

آپ نے کہا کہ اس کو قتل کردو، امام جابر کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام کی حالت میں نہیں تھے۔

(٦) کعبہ، مسجد حرام، صفا اور مروۃ کا باب

٤١٢- أبو عبيدة قال: بلغني عن ابن عمر قال: سألتُ بلالا يوم دخل رسول الله ﷺ الكعبة كيف صنع وما فعل؟ قال: جعل عمودا عن يساره وعمودين عن يمينه وثلاثة أعمدة وراءه، والبيت يومئذ على ستة أعمدة، ثم صلى وجعل بينه وبين الجدار نحوا من ثلاثة أذرع.

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: مَنْ صلَّى داخلها أو على ظهرها فلا قبْلَةَ له.

٤١٢- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عمر کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عمر نے حضرت بلال سے پوچھا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے کیا کیا تھا؟ تو حضرت بلال نے کہا کہ آپ نے ایک ستون اپنے بائیں، دوستون اپنے داہنے اور تین ستون اپنے پیچھے بنایا، اور اس وقت بیت الحرام کے اندر چھ ستون تھے۔ پھر آپ نے نماز پڑھائی اور آپ نے اپنے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ذراع کی دوری رکھی تھی۔

٤١٣- أبو عبيدة قال: بلغني عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها قالتُ: قال رسول الله ﷺ: "ألم تريْ قومك حين بنوا البيت اقتصروا عن قواعد إبراهيم عليه السلام؟" فقالت: يا رسول الله ألا تردها إلى قواعد إبراهيم قال: "لو لا حِدْثانُ قومك بالكفر".

٤١٣- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام المؤمنین حضرت عائشہ کے بارے میں معلوم ہوا وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نہیں دیکھتیں (سمجھتیں) کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو انہوں نے ابراہیمؑ کی اٹھائی ہوئی

بنیادوں سے ہٹ کر یعنی سمٹ کر تعمیر کی حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ کیوں نہیں اس کو حضرت ابراہیمؑ کے بنائے ہوئے ستون پر لوٹا دیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے لوگ ابھی ابھی کفر وضلالت کی زندگی سے نکلے ہیں اور ایسا کرنے سے ان میں بدظنی پھیل جائے گی۔

۴۱۴- أبو عبيدة قال: بلغني أن رسول الله ﷺ دخل الكعبة عام الفتح، فصلى فيها ركعتين.

۴۱۴- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، اور آپؐ نے اس کے اندر دو رکعت نماز پڑھی۔

۴۱۵- أبو عبيدة قال: سُئِلَ عليٌّ بن أبي طالب بأيِّ شيء بعثك رسولُ الله ﷺ إلى أبي بكر في حجةِ عام تسع؟

قال: بأربع خصال: ألَّا يطوف بالبيتِ عُريانٌ، ولا تدخل الجنة إلا نفسٌ مؤمنة، ولا يجتمع مسلمٌ ومشركٌ في الحرم بعد عامهم هذا، ومن كان له عند النبي ﷺ عهد فإلى عهده، ومن لم يكن له عهد فإلى أربعة أشهُرٍ.

۴۱۵- ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے پوچھا گیا کہ کس چیز کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہجرت کے نویں سال حج کے موقع پر حضرت ابوبکر کے پاس بھیجا تھا، حضرت علی نے فرمایا: کہ چار چیزوں کے ساتھ (۱) کوئی شخص خانہ کعبہ کا برہنہ طواف نہ کرے، (۲) جنت کے اندر صرف مومن داخل ہوسکتا ہے، (۳) اس سال کے بعد مسلم اور کافر حرم میں جمع نہیں ہوسکتے یعنی اس کے بعد حرم میں صرف مؤمن کا داخلہ ہوگا۔ (۴) اور جس کا حضور ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے تو اس کو اس معاہدہ تک مہلت ہے، اور جس کا کوئی معاہدہ نہیں اس کو چار ماہ تک مہلت ہے۔

۴۱۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن جابر بن عبدالله قال:

رأيتُ رسول الله ﷺ رمَلَ إلى الحجر الأسود حتى انتهىٰ إليه في ثلاثة أطواف، فإذا وقف على الصفا كبَّر ثلاثا ويقول: " لا إله إلا الله وحده لا شريک له، له الملک وله الحمدُ يحيي ويميتُ وهو على كل شيء قدير" ويصنع على المروة مثل ذلک ثلاثا ثلاثا، وإذا نزل من على الصفا مشىٰ، حتى إذا انصبَّتْ قدماه في بطْنِ الوادي سعىٰ حتى يخرُجَ منه، ونحر بعض هديه بيده، ونحر بعضه غيره.

۴۱۶-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود تک رمل کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ نے اس تک تین طواف کئے، پھر جب آپ مقام صفا پر کھڑے ہوئے تو تین تکبیریں کہیں اورآپ کہہ رہے تھے،" لا إلـه إلا اللـه وحدہ لا شريک له، له الملک، وله الحمد، يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير "ترجمہ: خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اوراس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ساری بادشاہت ہے اوراسی کے لئے ساری حمد وثنا ہے، وہی زندگی دیتا ہے اوروہی مارتا ہے، اوروہ تمام چیزوں پرقادر ہے، اوراسی طرح آپ نے مقام مروہ پر بھی تین بار کیا، پھر جب آپ مقام صفا سے اترے تو پیدل چلے یہاں تک کہ جب آپ وادی کے بیچ میں پہونچے تو آپ نے لمبے قدم بڑھائے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس سے باہر نکل آئے، اورآپ ﷺ نے اپنے قربانی کے کچھ جانوروں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور کچھ آپ کے ساتھیوں نے آپ کی طرف سے ذبح کیا۔

۴۱۷- أبو عبيدة قال: بلغني عن عروة بن الزبير قال: قالتْ: لي أم سلمة زوجُ النبي ﷺ: شكوتُ إلى رسول الله ﷺ أني أشْتكي. قال: "طُوفي بالبيت وراء الناس وأنت راكبةٌ" فطُفتُ ورسولُ الله ﷺ يصلي إلى جانب البيت وهو يقرأ: ﴿والطور، وكتاب مسطور﴾.

۴۱۷-ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عروہ بن زبیر کے حوالے سے معلوم

ہوا یہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے سے (سوار ہو کر) طواف کرلو، چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت حرام کے ایک جانب میں نماز پڑھ رہے تھے جس میں قرآن کی یہ آیتیں کی تلاوت کر رہے تھے: ''والطور، وکتاب مسطور، ''قسم ہے طور کی اور ایک کھلی کتاب کی۔

۴۱۸- أبو عبيدة عن جابر بن عبدالله قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول حين خرج من المسجد وهو يريد الصفا: "نبْدأُ بما بدأ اللهُ به".

۴۱۸- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس وقت آپ مسجد حرام سے نکل رہے تھے اور صفا و مروہ کی طرف بڑھ رہے تھے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم بھی اسی چیز سے آغاز کریں گے جس سے خدا تعالیٰ نے آغاز کیا ہے۔

۴۱۹- أبو عبيدة قال: بلغني عن عروة بن الزبير قال: قلتُ: لعائشة وأنا يومئذ حديثُ السِّنِّ: أرأيتِ قول الله تعالىٰ ﴿إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما﴾ فما أرىٰ على أحد بأسا أن لا يطَّوَّف بهما، قالتْ عائشة رضي الله عنها: كلَّا؛ لو كان الأمرُ كما تقول كان: فلا جناح عليه أن لا يطَّوَّفَ بهما، وإنما نزلتْ هذه الآيةُ في الأنصار، وكانوا يُهِلّون من مناةَ وكانتْ مناةُ خلفَ قُدَيْدٍ، وكانوا يتحرَّجون أن يطَّوَّفوا بين الصفا والمروة، فلما جاء الإسلام سألوا رسول الله ﷺ عن ذلک، فأنزل الله تبارک وتعالىٰ: ﴿إن الصفا والمروة﴾ الآية:

قال الربيعُ: مناة: حجرٌ بقديد كانت الجاهليةُ يعبدونه.

۴۱۹- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروۃ بن زبیر کے حوالے سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا جب کہ میں نوعمر تھا کہ خدا

کے قول إن الصفا والمروة کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

ترجمہ: یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے صفا مروہ کے طواف کرنے میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔

کیونکہ میں سمجھتا ہوں (عروۃ بن زبیر) کہ اگر کوئی شخص ان دونوں کے درمیان طواف نہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے، اس پر حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ مفہوم ہر گز نہیں ہے کیونکہ اگر مسئلہ یہ ہوتا جو تم کہہ رہے ہو تو اگر کوئی شخص ان دونوں کا طواف نہ کرتا تو وہ گناہ گار نہ ہوتا۔ (حالانکہ گناہ گار ہوگا) اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ انصار مناۃ بت کے پاس سے حج کی تکبیر کہتے تھے، اور مناۃ بت قدید پہاڑی کے پیچھے تھا، اس لئے انصار صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے، چنانچہ جب اسلام کی آمد ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی: ''إن الصفا والمروة الآية: یعنی صفا اور مروہ پہاڑی خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ'' مناۃ ' مقام قدید کے اندر ایک پتھر تھا اور لوگ دور جاہلیت میں اس کی پوجا کیا کرتے تھے۔

۴۲۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: جاء رجل إلى عبدالله بن عمر فقال: يا أبا عبدالرحمن، رأيتُك تصنعُ أربعا... الحديثُ.

۴۲۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ امام جابر فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں.......... یہ حدیث کتاب الحج کے باب ۳ر سابقہ صفحات میں گذر چکی ہے۔

۴۲۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: لمَّا احُترقَ بيت الله

الحرام من أجل شرارة طارتْ بها الريحُ قال بعض الناسِ: قدر الله هذا وقال آخرون: لم يقدر الله أن يحُترق بيتُه، فمنْ ثم وقع الخلافُ الأول في القدر. قال أبو عبيدةَ: وكان احتراقُه يوم السبتِ لِستٍّ ليال خلوْنَ منْ ربيع الأوَّل سنة أربع وستينَ.

۴۲۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ ایک چنگاری کی وجہ سے جسے ہوا اڑا کر لائی تھی خانہ کعبہ کے اندر آگ لگ گئی تھی، پس بعض لوگوں نے کہا کہ اللہ نے اسے پہلے ہی مقدر کر دیا تھا، اور بعض لوگوں نے کہا نہیں ایسی بات نہیں ہے اللہ نے یہ مقدر نہیں کیا تھا کہ بیت اللہ میں آگ لگ جائے، پس یہیں سے سب سے پہلا تقدیر کے سلسلہ میں اختلاف پیدا ہوا، ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے اندر آگ سنیچر کے روز چوبیس (۲۴) ربیع الأول ۶۴ھ میں لگی تھی۔

۴۲۲- أبو عبيدة قال: بلغني أن رسول الله ﷺ دخل الكعبة عام الفتح، فصلى فيها ركعتين، ثم خرج وقد أفضى بالناس حول الكعبة فأخذ بعضادتي البابِ، فقال: "الحمدُ لله الذي صدق وعده، ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده ماذا تقولون؟ وماذا تظنُّونَ؟" قالوا: نقولُ خيرا، ونظنُّ خيرا، أخٌ كريم، قدرْتَ فأسْجِحْ قال: "وأنا أقولُ كما قال أخي يوسفُ ﴿لا تثريب عليكم اليوم يغفرُ اللهُ لكم وهو أرحم الراحمين﴾ ألا وإن كل ربا في الجاهلية ودم ومال أو مأثرة فهي تحت قدميَّ هاتين إلا سدانة البيت وسقاية الحاج؛ فإني قد أمْضَيتُهما لأهلهما على ما كانتا عليه، ألا وإن الله تعالىٰ قد أذهب نخوة الجاهلية وتكبُّرها بالآباء كلُّكم لآدم، وآدم من تراب، ليس إلا مؤمن تقيٌّ أو فاجرٌ شقيٌّ وأكرمكم عندالله أتقاكم، ألا في قتيل العصا والسوط والخطأ شبه العمد الدية مغلظة مئة من الإبل منها أربعون خلفة، مكة حرام حرمها الله تعالىٰ إلى يوم القيامة، لم تحل لأحد قبلي، ولاتحل لأحد بعدي، وإنما أحلت لي ساعة من نهار".

قال: فغمزها النبي ﷺ بيده وقال: "لا يُنفَّرُ صيدُها، ولا يُقطعُ شجرُها، ولا تحل لُقَطَتُها إلا لمُنشدٍ ولا يُختلىٰ خلاها".

فقال له العباس عمُّه ـ وكان شيخا مجربا ـ: إلا الإذخر يا رسول الله، فإنه لا بد منه للقبور ولظهور البيوت. فسكت النبي ﷺ قليلا ثم قال: "إلا الإذخر، فإنه حلالٌ.

۴۲۲- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے، اوراس میں آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ وہاں سے نکلے اور لوگوں کو لے کر خانہ کعبہ کے ارد گرد حلقہ بنالیا، پھر آپ نے خانہ کعبہ کے دروازہ کے دونوں کنڈے پکڑے اور فرمایا کہ تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی، اور تن تنہا دشمنوں کے جتھوں کو شکست دی، اے مکہ لے لوگوں تم ہمارے سلسلہ میں کیا کہتے ہو؟ اور ہمارے بارے میں تم کیا گمان رکھتے ہو؟ پس لوگوں نے کہا کہ ہم آپ سے خیر و بھلائی کی ہی امید رکھتے ہیں: آپ ﷺ ہمارے ایک معزز بھائی ہیں، آج آپ کا غلبہ واقتدار ہے تو آپ عفو ودرگذر سے کام لیں، (اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ) آج میں وہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ: "لا تثريب عليكم اليوم، يغفر الله لكم وهو أرحم الراحمين" (سورۃ یوسف: ۹۲)

ترجمہ: اے میرے بھائیو! آج تم پر کوئی گرفت نہیں، اللہ تم کو معاف کرے، وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

اے لوگو سن لو! " دور جاہلیت کا ہر سود، ہر خون، ہر غلط مال، ہر طرح کا فخر وغرور میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہے، یعنی ان سب فاسد اور غلط طریقوں کو آج سے ختم کیا جاتا ہے، ہاں خانہ کعبہ کی خدمت (دیکھ ریکھ) اور حجاج کرام کو پانی پلانے کا کام اور ان کی دیکھ ریکھ کی ذمہ داری ان لوگوں کے پاس اسی طرح میں نے باقی رکھی ہے جس

طرح پہلے سے تھی، اے لوگو سن لو! اللہ تعالیٰ نے جاہلی غرور وتکبر، آباء واجداد پر فخر وغرور سب ختم کردیا ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے، آج کے بعد یا تو پرہیزگار مؤمن ہوگا یا بدبخت فاجر وفاسق ہوگا، اور خدا کے نزدیک سب سے معزز اور محبوب وہ ہوگا جو تم میں خدا سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوگا۔ اور اے لوگو سن لو! جو ڈنڈے، کوڑے، اور قتل ہونے والے اوزاروں سے جو کہ شبہ عمد کے اندر ہیں قتل ہو، اس کی دیت دیت مغلظہ ہے جس میں سو اونٹ دئے جائیں گے جس میں چالیس اونٹ حاملہ ہوں، مکہ حرم ہے خدا نے قیامت تک کے لئے اس کو حرم قرار دیا ہے، مجھ سے پہلے نہ یہ کسی کے لئے حلال تھا اور نہ میرے بعد یہ کسی کے لئے حلال ہوگا، البتہ آج یہ میرے لئے دن کے کچھ گھنٹے حلال کیا گیا تھا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھنٹوں کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ حرم کے اندر شکاری جانور کو شکار کے لئے دوڑایا نہیں جاسکتا، اور نہ ہی اس کے اندر کے درخت کاٹے جاسکتے ہیں اور نہ ہی اس کے اندر گری ہوئی چیز کا اٹھانا جائز ہے سوائے گمشدہ چیز کے تلاش کرنے کے، اور نہ ہی اس کے اندر کی گھاس اکھاڑی جاسکتی ہے۔

اس موقع پر آپ کے چچا حضرت عباس جو کہ ایک تجربہ کار عمر رسیدہ شخص تھے آپ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول اذخر گھاس کا کیا حکم ہے، کیونکہ قبروں کو ڈھانپنے اور گھروں کی چھت میں اس گھاس کا استعمال ناگزیر ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ اذخر گھاس کا کاٹنا حلال ہے۔

(۷) عرفہ، مزدلفہ، اور منیٰ کا باب

۴۲۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: اختلف ناسٌ عند أمِّ الفضلِ بنتِ الحارث، وهي والدة عبد الله بن العباس في يوم عرفة في صيام رسول الله ﷺ فقال قائلون: هو صائمٌ، وقال آخرون: ليس بصائم، قال أبو سعيد: فأرسلتْ إليه أمُّ الفضل بقدح

لبنٍ، وهو واقفٌ علی بعیره، فشربهُ.

۴۲۳-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس کی والدہ ام فضل بنت حارث کے یہاں عرفہ کے دن حضورﷺ کے روزہ کے سلسلہ میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگیا، بعض لوگوں نے کہا کہ آپﷺ روزہ سے ہیں، اور بعض نے کہا کہ آپﷺ روزہ سے نہیں ہیں، حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ پس ام فضل نے حضور کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جب کہ اس وقت آپ اپنے اونٹ پر تشریف فرماں تھے تو آپ نے اس کو پی لیا۔

٤٢٤- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن أسامة بن زيدٍ قال: دفع رسولُ اللهﷺ منْ عرفة حتى إذا كان بالشعب، فنزل وبال، وتوضأ، ولم يسبغ الوضوء، فقلتُ له: الصلاة. فقال: "الصلاة أمامك" فركب، فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ، وأسبغ الوضوء، ثم أقيمت الصلاةُ فصلّى المغرب، ثم أناخ كلُّ إنسان بعيره في منزله ثم أقيمت العشاءُ فصلاَّها، ولم يفصل بينهما بشيء. قال الربيع: قال أبو عبيدة: يُستَحَبُّ بعد المغرب ركعتان خفيفتان.

۴۲۴-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہیں اسامہ بن زید کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہﷺ مقام عرفہ سے مقام مزدلفہ کے لئے نکلے یہاں تک کہ جب آپﷺ وادی میں پہونچے تو آپ اپنی سواری سے اترے، اور استنجاء کیا اور وضو فرمایا لیکن ہلکا پھلکا وضو کیا، تو میں نے آپ سے کہا کہ کیا نماز پڑھئے گا، آپ نے فرمایا کہ نماز آگے مزدلفہ میں پہونچ کر پڑھیں گے، آپ سوار ہوئے، پھر جب آپ مقام مزدلفہ میں پہونچے تو یہاں سواری سے اتر کر وضو کیا اور خوب اچھی طرح سے وضو کیا، اور لوگ بھی اترے اور اپنی سواریوں کو

بٹھادیا، پھر جماعت کھڑی ہوئی اور آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی، پھر عشاء کی جماعت کھڑی ہوئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی، اور آپ نے ان دونوں نمازوں کے بیچ کوئی دوسرا عمل نہیں کیا (یعنی جمع بین الصلاتین کی)

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد مزدلفہ میں دو رکعت نفل نماز ہلکی پھلکی پڑھنا مستحب ہے۔

۴۲۵- أبو عبيدة قال: لما أذن الله تعالىٰ لنبيِّه ﷺ أن يحُجَّ حجَّةَ الوداعِ وهي حجةُ التمام، فوقف بعرفة، وقال: "أيها الناسُ إن الزمان قد استدار كهيئة يوم خلق الله السمواتِ والأرض، فلا شهر ينسىٰ، ولا عدة تحصىٰ، ألا وإن الحج في ذي الحجة إلى يوم القيامة".

قال أبوعبيدة: لما أتم حجَّه خطب الناسَ بعرفة، فقال: "إن أهل الشرك والأوثان كانوا يدفعون من عرفات إذا صارت الشمس على رؤوس الجبال؛ كأنها عمائمُ الرجال في وجوههم، ويدفعون من المزدلفة إذا طلعت الشمسُ على رؤُوسِ الجبال كأنها عمائم الرجال في وجوههم، وإنا لا ندفع من عرفات حتى تغربَ الشمسُ، ويفطر الصائمُ، وندفع من المزدلفة غدا إن شاء اللهُ قبل طلوع الشمس هدْيُنا مُخالفٌ لِهَدْيِ أهل الشرْك، والأوثان".

۴۲۵- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک ﷺ کو حجۃ الوداع کی اجازت دی اور حجۃ الوداع آپ کا آخری حج ہے تو آپ اس حج کے دوران مقام عرفہ میں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ زمانہ اپنی اسی حالت پر عود کر آیا ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، پس کوئی بھی مہینہ اپنی مرضی سے حلال وحرام نہیں کیا جائے گا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا رہا ہے، اور نہ ہی اللہ کے حرام کردہ مہینوں کو حلال کرنے کے لئے کوئی حیلہ کیا جائے گا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا، سن لو! حج قیامت تک ماہ ذی الحجہ کے اندر ہوا کرے گا، ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے

مناسک حج پورے کر لئے تو مقام عرفہ میں لوگوں کو خطاب کر کے فرمایا کہ مشرک اور بت پرست مقام عرفہ سے اس وقت نکلتے تھے جب سورج کی روشنی پہاڑ کی چوٹیوں پڑنے لگتی تھی، یہ چوٹیاں اس وقت لوگوں کی پگڑیوں کی مانند نظر آتی تھیں، اور مقام مزدلفہ سے یہ مشرکین اس وقت نکلتے تھے جب سورج کی روشنی پہاڑی کی چوٹیوں پر طلوع ہوتی تھی، اور یہ چوٹیاں گویا کہ لوگوں کے سروں پر عمامہ ہوں۔

اور ہم مقام عرفات سے اس وقت نکلیں گے جب سورج غروب ہو جائے گا اور روزہ دار روزہ کھول چکا ہوگا، اور ہم مقام مزدلفہ سے ان شاء اللہ دوسرے روز سورج طلوع ہونے سے پہلے نکلیں گے اور ہمارا طریقہ مشرکین اور بت پرستوں کے طریقہ کے خلاف رہے گا۔

۴۲۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سُئِلَ أسامة بنُ زيد كيف كان رسولُ الله ﷺ يسيرُ في حجة الوداع حين دفع؟ قال: كان يسيرُ العنقَ، فإذا وجد فُرجةً نصَّ. والنصُّ: فوق العنق، والعنقُ: هو السُّرعةُ في السَّيْرِ.

۴۲۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اسامہ بن زید سے پوچھا گیا کہ حضور پاک ﷺ حجۃ الوداع میں جب کسی ایک رکن سے دوسرے رکن کے لئے نکلتے تھے تو کس طرح چلتے تھے، حضرت اسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ تیز چلتے تھے، اور جب کہیں کوئی کشادہ جگہ مل جاتی تو اور تیز چلتے۔

"النص" خوب تیز چلنے کو کہتے ہیں اور "عنق" کے معنی بھی تیز چلنے کے ہیں۔

۴۲۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أبي أيوب الأنصاري صاحب النبي ﷺ قال: صلَّيْتُ مع رسولِ الله ﷺ في حجَّة الوداع المغرب والعشاء بالمزْدلفةِ جميعا.

۴۲۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ مجھے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے حوالے سے معلوم ہوا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر مقام مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ساتھ ادا کی تھی، جمع بین الصلاتین کیا تھا۔

۴۲۸- أبو عبيدة قال: بلغني عن ابن عمر قال: قال رسولُ اللهﷺ: "إذا كنتَ بين الأخشَبَيْنِ بمنىً - ونفَخَ بيده نحو المشرق - فإن هناك واديا يقالُ له: وادي السُّرَرِ فيه سَرْحَةٌ سُرَّ تحتها سبعون نبيا" يعني: قطعت فيه سررهم حين ولدوا.

قال الربيعُ: السرحة: الشجرة العظيمة، والأخشبان: جبلان مشرفان على منىً.

۴۲۸- ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے: کہ مجھے حضرت ابن عمر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں مقام منیٰ کے دونوں پہاڑوں کے بیچ و بیچ تھا، اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا، اور فرمایا: کہ وہاں پر ایک وادی ہے جس کو وادی سرر کہتے ہیں، وہاں پر ایک بڑا درخت ہے جس کے نیچے ستر نبیوں کی نار کاٹی گئی ہے یعنی وہاں پر ان کی ولادت کے وقت ان کی نار کاٹی گئی تھی۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "السرحة" سے مراد بڑا درخت ہے، اور "الأخشبان" سے مراد وہ دو پہاڑ ہیں جو مقام منیٰ سے قریب ہیں۔

۴۲۹- أبو عبيدة قال: رخَّصَ رسولُ اللهﷺ لرُعاة الإبل في البيتوتة، ويرمون يوم النحر، ثم يرمون بالغداة، ومن بعد الغد يرمون يومين ثم يرمون يوم النفر.

۴۲۹- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے چرواہوں کو مقام منیٰ سے باہر رات گذارنے کی اجازت دی، پس وہ یوم النحر کے دن رمی جمار کرتے تھے، پھر دوسرے دن وہ رمی جمار کرتے تھے، اور دوسرے دن کے بعد دو دن اور رمی جمار کرتے تھے، پھر منیٰ سے نکلنے کے دن بھی رمی جمار کرتے تھے۔

(۸) قربانی کے جانور اور فدیہ کا باب

۴۳۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال:

كتب زيادُ بن أبي سفيان إلى عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها فقال: إن عبدالله بن عباس يقولُ: مَنْ أهدىٰ هديايحرمُ عليه ما يحرُمُ علىٰ الحاجّ حتى يُنحرُ هديه، وقد بعثتُ بهدْيي، فاكْتُبي إليَّ بأمرِكِ، قال: قالتْ عائشةُ ليس كما قال ابن عباس، أنا فَتَلْتُ قليدَ هدْي رسولِ اللهﷺ بيَدَيَّ، ثم قَلَّدَها رسولُ اللهﷺ ثم بعث بها مع أبي، فلمْ يُحَرِّمْ رسولُ اللهﷺ شيئا أحلَّه الله له حتى يُنْحَرَ هدْيُه.

۴۳۰-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ زیاد بن ابوسفیان نے ام المؤمنین حضرت عائشہ کوایک خط روانہ کیا جس میں لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ جس نے ہدی کا جانور مکہ بھیجا اس کے لئے وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو چیزیں حاجی پر دوران حج حرام رہا کرتی ہیں، یہاں تک کہ اس کا ہدی کا جانور ذبح کردیا جائے، اور میں نے ہدی کا جانور بھیجا ہے، لہٰذا آپؓ اس کے بارے میں جو خیال رکھتی ہیں لکھ بھیجئے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مسئلہ وہ نہیں ہے جو حضرت ابن عباس نے کہا ہے بلکہ میں نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ کے ہدی (قربانی کے جانور) کے ہار کو مضبوطی سے گوندھا، پھر آپ نے اس کو ہار پہنایا، پھر آپ نے اس کو میرے والد حضرت ابوبکر کے ساتھ روانہ کردیا، حالانکہ اللہ کے رسول نے کوئی بھی ایسی چیز جس کو خدا نے ان کے لئے حلال کیا تھا حرام نہیں ٹھہرایا، قربانی کے جانور کے ذبح ہونے تک۔

۴۳۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قالتْ حَفْصةُ لرسول اللهﷺ: ما بال الناس أحلُّوا بعُمرة ولم تُحلِلْ أنتَ منْ عمْرَتک؟ فقال: "إني لبَّدْتُ رأسي وقلّدْتُ هدْيي، فلا أحل حتى أنحر".

قال الربيعُ: والتلبيدُ: أنْ يعمد إلى غاسول أو صمغ، فيعصب به رأسه، ويلبد به شعره.

۴۳۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نےحضرت ابوسعید خدری سے نقل

کیا ہے: کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: کہ ام المؤمنین حضرت حفصہ نے حضور پاک ﷺ سے فرمایا: کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے ابھی تک احرام نہیں اتارا ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: کہ میں نے اپنے بالوں کو گوند سے باندھ دیا ہے، اور اپنے ہدی کو ہار پہنا چکا ہوں، میں احرام اسی وقت کھولوں گا جب اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کر دوں۔

امام ربیع فرماتے ہیں: ''التلبید'' کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کسی صاف کرنے والی کوئی چیز کو اختیار کرے اور اس کے ذریعہ اپنے سر کو باندھے، اور اپنے بالوں کو اس کے ذریعہ چپکا دے۔

۴۳۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة: أن رسولَ الله ﷺ رأى رجلا يسوق بدنة فقال: ''ارْكبْها'' فقال: يا رسول الله ﷺ إنها بدنةٌ، قال: ''ارْكبْها'' قال: إنها بدنةٌ، قال: ''اركبها ويْلَكَ'' في الثانية، أو الثالثة.

۴۳۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک ہدی (قربانی کا اونٹ) ہانکتے ہوئے جا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ قربانی کا جانور (ہدی) ہے، آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ، اس نے کہا یہ بدنہ قربانی کا جانور ہے، پھر آپ نے فرمایا: کہ سوار ہو تم کو سمجھ میں نہیں آتا، آپ ﷺ نے یہ کلمہ (ویلک) دوسری یا تیسری مرتبہ میں کہا۔

۴۳۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال جابر بن عبدالله: نحرنا مع رسول الله عام الحديْبية البدنة عن سبعة، والبقرة عن سبعة.

۴۳۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال

قربانی کے اونٹ کو سات لوگوں کی جانب سے ذبح کیا، اسی طرح گائے کو بھی سات لوگوں کے جانب سے ذبح کیا۔

۴۳۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالتْ: خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس ليال بقين من ذي القعدة ولا نُرَىٰ إلا أنه الحجُّ، فلما دنونا من مكة أمر رسول الله من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت، وسعى بين الصفا والمروة أن يحل، قالتْ فدُخِلَ علينا بلحم بقر يوم النحر، فقلتُ: ما هذا اللحمُ؟ فقال: نحر رسولُ الله ﷺ عن أزواجه.

۴۳۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیس ذی قعدہ کو مدینہ سے نکلے، اور ہم سب گمان کر رہے تھے کہ ہم لوگ حج کے لئے ہی نکلے ہیں، پس جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جن کے پاس ھدی (قربانی کا جانور) نہیں تھا حکم دیا کہ اگر انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف کر لیا ہو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر لی ہے تو اپنا احرام کھول دیں، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر ہمارے پاس "یوم النحر" قربانی کے دن گائے کا گوشت آیا تو میں نے کہا کہ یہ گوشت کیسا ہے، تو گوشت لانے والے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی جانب سے قربانی کی ہے۔

۴۳۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: خرج كعبُ بن عجرة يريدُ الحج مع رسول الله ﷺ، فآذاه القُمَّلُ في رأسه فأمره رسولُ الله ﷺ أن يحْلق وقال: "صمْ ثلاثة أيام، أو أطعم ستة مساكين مُدَّين لكل مسكين، أو انسک بشاة، أيَّ ذلک فعلت أجزأک".

۴۳۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کعب بن عجرۃ حج کے ارادہ سے

حضور پاک ﷺ کے ساتھ نکلے، مگر کعب بن عجرہ کے سر میں جوں کی وجہ سے تکلیف شروع ہوگئی، پس آپ ﷺ نے ان کو سر کے حلق کرانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ فدیہ کے طور پر تین دن روزہ رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ، اور ہر مسکین کا کھانا دومُد ہونا چاہئے، یا ایک بکری ذبح کرو تو کوئی بھی عمل ان تین میں سے کروگے تو یہ تمہارے فدیہ کے لئے کافی ہوگا۔

(۹) حج تمتع، افراد، قران، اور رخصت کا باب

۴۳۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن سعد بن أبي وقاص والضحاک بن قيس اختلفا في التمتُّع بالعمرة إلى الحج، فقال الضحاکُ: لا يصنع ذلک إلا من جهل أمر الله، فقال سعد: بئسَ ما قلتَ، فقال الضحاکُ: إن عمر بن الخطاب قد نهىٰ عن ذلک، فقال سعد: قد صنعها رسول الله ﷺ وصنعناها معه.

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: مَنْ أراد التمتُّع فعل، ومَنْ شاء ترک، وكل ذلک واسعٌ.

۴۳۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ضحاک بن قیس کے درمیان حج تمتع کے بارے میں اختلاف ہوا تو امام ضحاک نے کہا کہ ایسا وہی کرسکتا ہے جس کو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کا حکم معلوم نہ ہو، اس پر حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ کتنی بری بات تم نے کہی، امام ضحاک نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب نے حج تمتع سے منع فرمایا ہے، اس پر حضرت سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ جو حج تمتع کرنا چاہے وہ کرسکتا ہے، اور جو نہ کرنا چاہے نہ کرے، دونوں صورت میں جائز ہیں۔

٤٣٧- أبـو عبيـدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: أفرد رسولُ الله ﷺ الحجَّ.

۴۳۷-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد فرمایا ہے۔

٤٣٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عنْ عبدالله بن عمر بـن العاص قال في حجة الوداع: إن رجلا جاء إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسولَ الله، لم أشعرْ فحلقتُ قبل أن أذبح. فقال له: "إذبحْ ولا حرجَ" فجاء ه آخر فقال له: يا رسول الله، لمْ أشعرْ فنحرْتُ قبل أن أرْميَ. فقال: "إرْمِ ولا حَرج" فما سُئِلَ في ذلک اليومِ عن شيء إلا قال: " ولا حرج".

قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: هذه رُخصة من النبي ﷺ في ذلک اليوم.

۴۳۸-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھےحضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کے حوالے سے یہ خبر پہونچی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع سے ایک واقعہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیااوراس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں مناسک حج کو مکمل طور پر سمجھ نہیں سکا تھاپس میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی حلق کرالیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب قربانی کرواس میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر آپ ﷺ کے پاس ایک دوسرا شخص آیااور اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں مناسک حج کو مکمل طور پر نہیں سمجھا، لہذا میں نے رمی جمار سے پہلے ہی قربانی کردی، اس پر آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اب رمی جمار کرلو، اس روز جو بھی آپ سے پوچھا گیا آپ نے اس کے جواب میں کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ یہ صرف اس روز لوگوں کے لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رخصت تھی۔

(۱۰) محرم کے شکار کرنے کا باب

۴۳۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: أهدىٰ رجلٌ إلى رسول الله ﷺ حمارا وحُشيا بالأبواء- يعني: موْضعا- فردَّه عليه، فلما رأىٰ رسولُ الله ﷺ الكراهة في وجهه قال: "إنا لم نرُدَّه عليك إلا أنا محرِمُون".

۴۳۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے ایک شخص نے مقام ابواء میں حضور پاک ﷺ کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ کیا، تو آپ ﷺ نے اس کو لوٹا دیا، (نہیں لیا) پھر جب آپ ﷺ نے ہدیہ لوٹا دینے کی وجہ سے اس کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس ہدیہ کو لوٹانے کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ حالت احرام میں ہیں (محرم ہیں)۔

۴۴۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال ابنُ عباس: خرج رسولُ الله ﷺ يريدُ مكة وهو محرم حتى إذا بلغ الرّوحاء إذا هو بحمار وحش عقير، فذكر لرسول الله ﷺ فقال: " دعوه، يُوشِكُ أنْ يأتيه صاحبُه" وأتىٰ البَهْزِيُّ وهو صاحبُه فقال: يا رسولَ الله، شأنكُم بهذا الحمار، فأمر رسولُ الله ﷺ أبا بكر فقسمَه بين الرِّفاقِ، ثم مضىٰ حتى إذا كان بالأثاية بين الرُّوَيْثةِ والعُرجِ وهي مواضعُ، فإذا بظبْيٍ حاقِفٍ في ظلٍّ وفيه سهْمٌ، فأمر رسولُ الله ﷺ رجلا أن يقفَ عليه ولا يريبه أحد حتى يُجاوزه.

قال الربيعُ: العقيرُ: المعقور، والحاقف: في الظل، والمُحتقفُ: في موضع المفازة، وقوله: ولا يرِيبَهُ، أي: لا يمسُّه بسوءٍ.

۴۴۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (حج کے) ارادہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب آپ مقام "روحاء" کے پاس پہونچے تو وہاں ایک زخمی

جنگلی گدھا پڑا ہوا نظر آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو ہوسکتا ہے کہ اس کا مالک آجائے، پھر اس کا شکار کرنے والا شخص ''بھزي'' آیا، اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول آپ جو چاہیں اس گدھے کے ساتھ کریں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حکم دیا، انہوں نے اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم کر دیا، پھر آپ چلے یہاں تک جب ''رویثہ اور عرج کے درمیان مقام اثایہ میں پہونچے تو ایک ہرن ایک سایہ میں بیٹھی نظر آئی، جس کے تیر لگا ہوا تھا، حضور نے اس موقع پر ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اس کو دیکھتا رہے تا کہ کوئی شخص اس کو تکلیف نہ پہنچائے، یہاں تک وہ بھی گذر جائے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''العقير'' کے معنی معقور یعنی زخمی کے ہیں اور الحاقف في الظل'' سے مراد'' المحتقف ''یعنی جنگل میں بیٹھی ہوئی ہرن اور'' ولا يريبه'' کا مطلب اس کو کوئی شخص تکلیف نہ پہونچائے۔

(۱۱) حائضہ عورت کے مسائل حج کا باب

۴۴۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالتْ: خرجْنا مع رسولِ اللهِ ﷺ في حجة الوداع، فأهلَلْنا بعمرة، ثم قال رسولُ اللهِ ﷺ: " منْ كان معه هدْيٌ فلْيُهِلَّ بالحج مع العمرة، ثم لا يُحِلَّ حتى يُتِمَّهُما جميعا".

قالتْ: فقدمْتُ مكة وأنا حائضٌ فلم أطُفْ بالبيت ولا بين الصفا والمروة، فشكوتُ ذلک إلى رسول اللهِ ﷺ فقال: " انقُضِي رأسک وامْتشِطي، وأهِلِّي بالحجِّ، ودَعي العمرة".

قالتُ: ففعلتُ، فلما قضيتُ الحج أرسلني رسولُ اللهِ ﷺ مع عبدالرحمن بن أبي بكر إلى التنْعِيمِ، فاعْتمرْتُ، فقال: هذا مكانُ عُمْرتِکِ. قالتْ: فطاف الذين أهلُّوا بالعمرة بالبيت و بين الصفا

والمروة، ثم أحلُّوا، ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا منْ منىً لحجِّهِمْ، وأما الذين أهلوا بالحج أو جمعوا الحج والعمرة،فإنما طافوا طوافا واحدا.

۴۴۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع میں حضور پاک ﷺ کے ساتھ نکلے، اور ہم لوگوں نے عمرہ کی تکبیر کہی (تلبیہ پڑھا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) ہو وہ عمرہ کے ساتھ حج کی بھی تکبیر کہے، پھر وہ احرام اس وقت اتارے جب ان دونوں کے مناسک کو پورا کرلے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب میں مکہ پہونچی تو اس وقت میں حیض سے گذر رہی تھی چنانچہ میں نے نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ ہی صفا ومروہ کے درمیان سعی کی، اور اس کی شکایت میں نے رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آپ نے فرمایا کہ اپنے سر کے بال کھول دو اور اس میں کنگھی کرلو، اور حج کا تلبیہ کہو، اور عمرہ کو چھوڑ دو، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پس میں نے ایسا ہی کیا، اور جب میں نے حج کے مناسک ادا کرلئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ مقام تنعیم بھیج دیا، اور میں نے وہاں سے عمرہ شروع کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے، چنانچہ جن لوگوں نے عمرہ کا تلبیہ کہا تھا انہوں نے خانہ کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا، اس کے بعد احرام کھول دیا، پھر انہوں نے منیٰ سے واپسی کے بعد اپنے حج کا دوسرا طواف کیا، اور جن لوگوں نے حج کی نیت سے تلبیہ پڑھا تھا، یا حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے (حج قران) تلبیہ پڑھا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔

۴۴۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: قلتُ لرسول الله ﷺ: إن صفيّة بنت حُييٍّ قد حاضتْ. فقال لها رسولُ الله ﷺ: "لعلَّها حابسَتُنا، ألمْ تكنْ قد طافتْ معكُنَّ بالبيتِ؟" قلتُ: بلَىٰ، قالَ: "فاخرُجْنَ".

۴۴۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ صفیہ بنت حیی حائضہ ہوگئی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شاید اس نے ہم کو روک دیا، پھر آپ ﷺ نے سوال کیا کہ کیا تمہارے ساتھ اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا، میں نے کہا ہاں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا بس تو پھر تم سب چلو۔

۴۴۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضي الله عنها أنها قالتْ: قدِمتُ مكة وأنا حائض، ولم أطُفْ بالبيت، ولا بين الصفا والمروة، فشكوتُ ذلك إلى رسول الله ﷺ فقال: " افعلي ما يفعلُ الحاجُّ، غير أنك لا تطُوفي بالبيتِ حتى تطهُرِي".

۴۴۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب میں مکہ پہونچی تو میں حیض سے تھی، پس میں نے نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کیا، اور نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان کا سعی کی، لہذا جب میں نے حضور پاک ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسی طرح کرو جس طرح حاجی کرتے ہیں (یعنی سارے مناسک حج ادا کرو) البتہ تم خانہ کعبہ کا طواف مت کرنا یہاں تک کہ تم حیض سے پاک ہو جاؤ۔

۴۴۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالتْ: إن صفية بنت حُيي زوج النبي ﷺ حاضتْ؛ فذكرتُ ذلك لرسول الله ﷺ فقال: "أحابستنا هي؟" فقيل: إنها قد أفاضتْ، قال: " فلا إذا".

۴۴۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی زوجہ محترمہ صفیہ بنت حیی حجۃ الوداع میں حیض سے دوچار ہوگئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ ہم لوگوں کو یہاں روکے رکھے گی، پھر آپ ﷺ سے کہا گیا

کہ انہوں نے طواف الإفاضۃ کرلیا ہے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو کوئی بات نہیں ہے۔ یعنی اب ہم لوگ سفر کر سکتے ہیں۔

۴۴۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها قالتْ: إن أسماء بنت عميس ولدتْ محَمد بن أبي بكر بالبيداء، فذكر ذلک أبو بكر لرسول الله ﷺ فقال: "مُرْها فلتغتسل، ثم لتُهِلَّ".

۴۴۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے مقام بیداء میں محمد بن ابی بکر کو جنم دیا، اس کی خبر حضرت ابوبکر نے حضور کو دی، اس پر حضور پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کو حکم دو کہ غسل کرلیں، پھر احرام باندھ کر تلبیہ پڑھیں۔

(۱۲) حج وعمرہ کی فضیلت کا باب

۴۴۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "العمرةُ إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبْرورُ ليس له جزاء إلا الجنة".

۴۴۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابوہریرہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرہ عمرہ تک کی درمیانی مدت کے لئے کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزاء صرف اور صرف جنت ہے۔

۴۴۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتُ: قال رسول الله ﷺ: "اللهم ارْحمِ المُحلّقينَ" قالوا: يا رسول الله والمُقَصّرين؟ قال: "والمُقَصّرينَ".

۴۴۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے

نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا کی: کہ اے اللہ حلق کرنے والوں پر رحم فرما، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول مقصرین پر، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ مقصرین پر بھی رحم فرما، مقصرین کے معنی: حج میں کم بال کٹوانے والے حجاج کرام۔

جہاد کا بیان

(۱۴) بیعت کا باب

۴۴۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ عن عبادة بن الصامت قال: بايعنا رسولَ الله ﷺ على السمع والطاعة في العسر واليُسْر، والمكره والمنشط، ولا ننازع الأمر أهله، وأنْ نقول الحق، ونقوم بالحق حيثما كنا، ولا نخاف في الله لومة لائمٍ.

۴۴۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت کے حوالے سے ان کا یہ قول سنا ہے کہ ہم لوگوں نے رسول ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم آپ کی ہر حالت میں اطاعت کریں گے چاہے تنگی میں ہوں یا خوشحالی میں، غم میں ہوں یا خوشی میں، یعنی ہر حالت میں ہم آپ ﷺ کی اطاعت کریں گے۔ اور خلافت کی باگ ڈور سنبھالنے والوں سے جنگ نہیں کریں گے، اور جہاں بھی رہیں گے حق کہیں گے، اور حق قائم کریں گے، اور خدا کے دین کے سلسلہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

۴۴۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عمر قال: بايعنا رسول الله ﷺ علىٰ السمع والطاعة، ويقول: "فيما استطعْتم" قال جابر: وسمعتُ من الصحابة مَنْ يقول: بايعهم علىٰ أنْ لا يفرُّوا.

۴۴۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر سے نقل

کیا ہے کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ہر بات سننے اور ماننے پر بیعت کی، اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس کی تم استطاعت رکھتے ہو اس میں اطاعت لازمی ہے امام جابر کہتے ہیں: میں نے بعض صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بات پر بیعت لی کہ وہ لوگ جنگ سے منہ پھیر کر نہیں بھاگیں گے۔

۴۵۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ جابر بن عبدالله يقول: بايع أعرابي رسول الله ﷺ وأصاب الأعرابي وعْكٌ بالمدينة فقال: يا رسول اللهِ أقِلْني بيعتي فأبىٰ له رسول الله ﷺ، ثم جاءه ثانية وثالثة فأبى له، فخرج الأعرابيُّ، فقال رسولُ الله ﷺ: "إنما المدينةُ كالكير تنفي خبثها، وتُمسكُ طيبها".

۴۵۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک اعرابی شخص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی، پھر مدینہ کے اندر یہ شخص شدید بخار میں مبتلا ہو گیا، تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول میری بیعت توڑ دیجئے، مگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منظور نہیں کیا۔ پھر وہ دوسری اور تیسری مرتبہ آیا، پھر بھی آپ نے اسے منظور نہیں کیا، چنانچہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا، پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے جو اپنی گندگیوں کو اپنے سے دور کرتی ہے، اور اپنی اچھی چیزوں کو روک لیتی ہے۔

(۱۴) شہید کی قسموں کا باب

۴۵۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي قال: المقتولُ دُون ماله شهيدٌ".

۴۵۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور

انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے مال کی حفاظت میں مارا جانے والا شخص شہید ہے۔

۴۵۲- وقال أيضا: "أفضل الأعمال كلمةُ حق يُقتلُ عليها صاحبها عند سلطان جائر".

۴۵۲- اور اسی سند سے یہ بھی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ سب سے بہترین عمل ظالم بادشاہ کے پاس حق بات کا کہنا ہے، جس کے کہنے والے کو اس کی وجہ سے مار دیا جائے۔

۴۵۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عنَ أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "الشهداء خمسةٌ: المطْعونُ، والمَبْطونُ، والغريقُ، وصاحب الهدم، والشهيدُ في سبيل الله".

۴۵۳- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ پانچ قسم کے لوگ شہیدوں کے اندر داخل ہیں: ایک وہ شخص جو طاعون کی بیماری میں مر جائے، دوسرا وہ شخص جو پیٹ کی بیماری میں مرے، تیسرا وہ شخص جو ڈوب کر مر جائے، اور چوتھا وہ شخص جو کسی چیز کے گرنے سے مر جائے اور پانچواں وہ شخص جو اللہ کی راہ میں شہید ہو۔

۴۵۴- قال الربيعُ: قال ابن عباس: قال النبي ﷺ: "الشهيدُ يغفر له عند أول قطرة تقطرُ من دمه في سبيل الله، ويجارُ من عذاب القبر".

۴۵۴- امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والے کی اس کے خون کی پہلی بوند کے زمین پر گرتے ہی مغفرت کر دی جاتی ہے، اور عذاب قبر سے اس کو نجات دے دیجاتی ہے۔

۴۵۵- وقال ﷺ: "إن لم يكن الشهداء من أمتي إلا منْ قُتِلَ

بالسيف، فهُمْ إذا قليل" ثم قال ﷺ: "القتيل شهيد، وصاحب الهدم شهيد، والمبْطُونُ شهيدٌ، والغريقُ شهيد، ومن أكله السبعُ شهيدٌ، والسليم شهيد ـ يعني: اللديغ ـ وصاحب السل شهيد، ومن مات مرابطا في سبيل الله شهيد، ومنْ ذكر الله تعالىٰ إذا أخذ مضجعه ثم مات فهو شهيدٌ، والنفساءُ. ومَنْ مات على فراشه يريدُ أن تكون كلمة الله هي العليا، وكلمة اللذين كفُروا السفلىٰ شهيدٌ".

۴۵۵- آپ ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت میں صرف تلوار سے قتل ہونے والے ہی شہید شمار ہوتے، تب تو شہداء کی تعداد معمولی ہوتی، پھر آپ نے فرمایا کہ مقتول شہید ہے، اسی طرح کسی چیز سے دب کر مرنے والا شہید ہے، پیٹ کے مرض سے مرنے والا شہید ہے، ڈوب کر مرنے والا شہید ہے، جس کو درندے نے کھالیا ہو شہید ہے، سانپ کے کاٹنے سے مرنے والا شہید ہے، سل کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، اور جو اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے مرا وہ بھی شہید ہے، اور جو اللہ کے ذکر کے ساتھ سویا، پھر مر گیا وہ بھی شہید ہے، نفاس والی عورتیں (ولادت کے وقت) اگر مر جائیں تو وہ بھی شہید ہیں، اور جس کی بستر مرگ پر موت آئی اس حال میں کہ اس کے دل میں یہ تمنا تھی کہ خدا کا کلمہ بلند و بالا ہو، اور کفر و ضلالت کا جھنڈا سرنگوں ہو تو ایسا آدمی بھی شہید ہے۔

(۱۵) شہادت کی فضیلت کا باب

۴۵۶[1]- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي قال: "والذي نفسي بيده لودِدْتُ أن أقاتل في سبيل الله فأُقتلَ، ثم أحيا ثم أُقْتل، ثم أحيا ثم أقتل".

۴۵۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ خدا کی قسم جس کے

قبضہ میں میری جان ہے میری یہ تمنا ہے کہ میں خدا کی راہ میں جہاد کروں پھر اسی کی راہ میں قتل کردیا جاؤں، پھر دوبارہ زندہ کیا جاؤں اور پھر اسی کی راہ میں قتل کردیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، اور پھر اسی کی راہ میں قتل کردیا جاؤں۔

۴۵۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: " والذي نفسي بيده لا يكُلم أحد في سبيل الله والله أعلم بمنْ يكُلمُ في سبيله إلا جاء يوم القيامة وجُرحُه يثعبُ دما، اللونُ لونُ الدم، والريح ريحُ المسْكِ".

۴۵۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی بھی لڑنے والے کو خدا کی راہ میں جو بھی زخم لگے گا (جب کہ اس کے زخم کو اللہ ہی خوب جانتا ہے) وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اور اس کا رنگ بالکل خون کی طرح ہی ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

۴۵۸- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام، قال: " مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم الذي لا يفترُ عن صلاة ولا صيام حتى يرْجعَ".

۴۵۸- اسی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال نماز روزہ کے پابند شخص کی طرح ہے اور یہ فضیلت مجاہد کو برابر حاصل رہتی ہے یہاں تک کہ جہاد سے وہ واپس آجائے۔

۴۵۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسولُ الله ﷺ: "أفضل الأعمال كلمة حق يقْتلُ عليها صاحبُها عند سلطان جائر".

۴۵۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہترین عمل ظالم وجابر بادشاہ کے سامنے حق بات کا کہنا ہے جس کے کہنے پر کہنے والے کی گردن ماردی جائے۔

۴۶۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ

[قال]: "تكفَل اللهُ للمجاهد في سبيل الله، ولا يخرجه من بيته إلا الجهاد في سبيل الله، وتصديقُ كلماته، بأنْ يدخِله الجنة، أو يردَّه إلى مسكنه الذي خرج منه، مع ما نال من أجر أو غنيمة".

۴۶۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے راہ میں لڑنے والے شخص کی بشرطیکہ وہ اپنے گھر سے صرف جہاد کرنے یا خدا کے دین کو ثابت کرنے کے لئے نکلا ہو، خدا نے ایسے مجاہد کے لئے ضمانت لی ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (اگر وہ شہید ہو جائے یا اس کو اس کے گھر تک جہاں سے نکلا تھا پہونچائے گا، اور اس صورت میں اس کو جہاد کا ثواب بھی ملے گا اور مال غنیمت بھی ہاتھ آئے گا۔

۴۶۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: حدَّثني عبدالله بن عمر قال: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله، إن قتلتُ في سبيل الله صابرا مُحتسبا مقبلا غير مدبر، أيُكفِّرُ اللهُ عني خطاياي؟ قال: "نعمْ"، فلما أدبر الرجلُ ناداه رسولُ الله ﷺ فنُودي له فقال: "كيف قلتَ؟" فأعاد قوله فقال: "نعم إلا الدينَ، كذلک قال لي جبريلُ عليه السلام".

۴۶۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ ثواب کی امید کرتے ہوئے اس طور پر کہ میں آگے بڑھتا رہوں اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگوں لڑتا ہوا قتل کر دیا جاؤں تو کیا خدا تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف کر دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، پھر جب یہ شخص آپ کی مجلس سے واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا، چنانچہ اس کو آواز دی گئی اور وہ آیا تو آپ ﷺ نے کہا کہ تم نے کیا کہا تھا، اس نے اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں سارے گناہ معاف فرمادے گا سوائے قرض کے وہ معاف

نہیں ہوگا، اور آپ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے حضرت جبرئیلؑ نے کہا ہے۔

۴٦۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "المقتولُ في المعركة لا يغسَّلُ، فإن دمه يعودُ مسكا يوم القيامة".

۴٦۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میدان جنگ میں خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے مرنے والے کو غسل نہیں دیا جائے گا، کیونکہ اس کا خون قیامت کے روز مشک کے مانند گا۔

۴٦۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عباس قال: قال رسولُ اللهُ في الشهداء: "زمِّلوهمْ في ثيابهمْ". أي: لُفُّوهُمْ فيها منْ غير غسْلٍ.

۴٦۳- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے سلسلہ میں فرمایا کہ ان کو ان کے کپڑوں میں ہی کفنا دو، یعنی ان کے کپڑے ہی ان کے کفن ہیں، اور انہیں غسل مت دو۔

۴٦۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لو لا أنْ أشق على أمتي لأحْبَبْتُ أن لا أتخلَّفَ عنْ سريةٍ تخرجُ في سبيل الله، ولكنْ لا أجدُ ما أحمِلُكُمْ عليه، ولا تجدون ما تحملُونَ عليه، ويشق عليكم أن تتخلَّفُوا بعدي".

۴٦۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اپنے اوپر یہ فرض کر لیتا کہ میں ہر اس دستہ میں جو خدا کی راہ میں نکلے گا ضرور جاؤں، لیکن میں تم کو اس پر آمادہ کرنے کا کوئی جواز نہیں پاتا ہوں اور نہ ہی تم اپنے آپ کو اس پر آمادہ کرنے کی طاقت رکھتے ہو، پس اگر میں نے اس کو اپنے اوپر فرض کر لیا تو میرے بعد تمہارا اس سے پیچھے رہ جانا تم پر بہت شاق ہوگا۔

(۱۶) گھوڑ دوڑ کے مقابلہ کا باب

۴۶۵- أبـو عبيدة قال: بلغني عن رسولِ الله ﷺ أنه سابق بين الـخيـل التـي ضـمّرتْ منْ الحفياء، وكان أمدُها ثنية الوداع، وسابق بين الـخيـل التـي لـمْ تـضـمّـرْ من الثنية إلى مسْجد بني زريْق، وقد بلغني أن عبدالله بن عمر كان ممّنْ سبق بها.

۴۶۵- حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ نے مقام حفیاء سے ان گھوڑوں کے درمیان جو طاقتور اور چھریرے بدن کے تھے گھوڑ سواری کا مقابلہ کروایا اوران کے لئے ثنیۃ الوداع کو مقابلہ کا پالہ رکھا گیا، اسی طرح آپ ﷺ نے غیر چھریرے بدن کے گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کا ایک مقابلہ کرایا، ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس مسابقہ کے اندر حضرت عبداللہ بن عمران لوگوں میں تھے جنہوں نے مسابقہ جیتا۔

۴۶۶- أبـو عبيـدة عـن جـابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه حمل رجلا على فرس عتيق في سبيل الله، فـوجـده يُبـاعُ فيِ السوق، فسأل عنه رسولَ الله ﷺ فقال: " لاتبْتعْهُ، ولا تعُدْ في صدَقَتِکَ، فإنّ العائدَ في صدقته كالكلبِ العائد في قيْئه".

۴۶۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے ایک شخص کو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ایک عمدہ نسل کا گھوڑا صدقہ میں دیا، پھر حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ وہ گھوڑا بازار میں بیچا جارہا ہے، چنانچہ آپؓ نے حضور پاک ﷺ سے اس گھوڑہ کے خریدنے کے سلسلہ میں مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اس کو مت خریدو اور نہ ہی دئے ہوئے صدقہ کو دوبارہ واپس لو، بلاشبہ اپنے دئے ہوئے صدقہ کو واپس لینے والا اس کتے کے مانند ہے جو لعاب کو نکالتا اور نگلتا رہتا ہے۔

۴۶۷- أبـو عبيـدة عـن جـابـر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسـولُ الـلـه ﷺ: "الـخيـلُ لرجل أجرٌ، ولرجل ستُرٌ، وعلى رجل وِزْرٌ، فـأمـا الـتـي هـي له أجرٌ فرجل ربطها في سبيل الله، فأطال لها في مرُج أو روضة، فـمـا أصـابـتْ فـي طيـلهـا ذلك مـن المَرُج أو الروضة كان لـه حسنات، ولو أنها قطعتْ طيَلها ذلك، فاستنَّتْ شرفا أو شرفين، كانت آثـارُهـا وأرْواثها حسنات له، ولو أنها مرَّتْ بنهر فشربت منه ولم يردْ أن تشربَ منهُ ، كان له ذلك حسنات فهي له أجرٌ.

ورجـلٌ ربـطهـا تغنيا وتعفُّفا، ولمْ ينْسَ حق الله في رقابها ولا في ظهُورها، فهي له ستُرٌ.

ورجل ربطها فخرا ورياءً ونواء لأهل الإسلام، فهي على ذلك وزْرٌ".

قـال الـربيعُ " أطال لها"؛ إذا ربطها بحبْلٍ في مرُج فأطال لها حتى تتـمـكّـنَ من الرعْي، "فاستَنتْ". أي: مرحتْ تجري ،" ولمْ ينس حق الله، أي: لم يتْرُكْ حق الله، "ونواء لأهل الإسلام، أي: عداوة لأهل الإسلام.

۴۶۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سےنقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ گھوڑا کسی شخص کے لئے باعث اجر ہوتا ہے، اور کسی شخص کے فقر وفاقہ کے لئے ڈھال ہوتا ہے، اور کسی شخص کے لئے باعث گناہ اور ذلت ہوتا ہے، پس وہ گھوڑا جو کسی کے لئے باعث اجر ہوتا ہے وہ اس شخص کے لئے جس نے اس کو خدا کی راہ میں استعمال کرنے کے لئے تیار کیا ہو، (باندھا ہو) چنانچہ اس کو کسی چراگاہ کے اندر لمبی رسی سے باندھا ہوتا کہ وہ دور تک گھاس چر سکے تو اس چراگاہ کے اندر جو بھی وہ کھائے گا اس کا اجر اس شخص کو پہونچے گا، اور اگر اس نے چراگاہ سے اپنی رسی توڑ لی، اور ایک یا دو قدم اس نے چھلانگ لگادی تو اس کے کھر کے نشانات اور اس کی لید بھی اس شخص کے لئے نیکی کا سبب ہوگی، اور اگر گھوڑہ نے کسی نہر سے گذرتے ہوئے پانی پی لیا، حالانکہ وہ اس کو وہاں پانی نہیں

پلانا چاہتا تھا تو اس کا پانی پینا بھی اس شخص کے لئے اجر کا باعث بنے گا۔

اور ایک وہ شخص جس نے گھوڑہ کو پالا ہو، فقر وفاقہ اور دست سوال پھیلانے سے بچنے کے لئے پھر وہ اور اس سے بار برداری سے ہونے والے نفع میں سے ایک حصہ خدا کی راہ میں بھی خرچ کرتا ہو تو ایسا گھوڑا مالک کے لئے باعث ڈھال ہے۔

اور تیسرا وہ شخص ہے جس نے اس کو فخر وغرور اور دکھانے کے لئے اور اہل اسلام کو نقصان پہونچانے کے لئے تیار کیا ہو تو ایسا گھوڑا اپنے مالک کے لئے باعث گناہ اور رسوائی کا سبب ہوگا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ " أطال لها " سے مراد یہ ہے کہ جب وہ اس گھوڑہ کو رسی سے کسی چراگاہ میں باندھتا ہے تو اتنی دیر اس میں رہنے دیتا ہے کہ وہ چارہ وغیرہ کھالے اور " فاستنت " سے مراد دوڑنا اور اچھلنا کودنا اور " ولم ینس حق الله " سے مراد اللہ کے حق کو نہ چھوڑے اور " ونواء لأهل الإسلام " سے مراد اہل اسلام کی دشمنی کی وجہ سے۔

(۱۷) خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا باب

۴۶۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ الله ﷺ: "أمرتُ أنْ أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا اللهُ، فإذا قالوها عصموا منيّ دماءَ هُمْ وأموالهم إلا بحقها". وفي رواية أخرىٰ: "دماؤكم وأموالكم عليكم حرام".

۴۶۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے بحضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ کلمہ شہادت نہ پڑھ لیں، اگر انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تو اپنے خون کو اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا، البتہ کسی حق کی وجہ سے ان کا خون بہانا یا مال لینا جائز ہوگا، اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: تمہارا خون اور تمہارا مال تمہارے اوپر حرام ہے (یعنی کوئی کسی کا خون نہیں بہا

سکتا ہے اور نہ ہی مال لے سکتا ہے)۔

٤٦٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ: "منْ حمل علينا السلاحَ فليس منا".

قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: يريدُ منْ حمله إلى أرض العدوِّ.

٤٦٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ آپ کی مراد اس سے وہ شخص ہے جس نے دشمن کی سرزمین کی طرف اسلحہ بھیجا (تاکہ وہ مسلمانوں کے خلاف استعمال کرے)

٤٧٠- الربيعُ عن أبي أيوب الأنصاري قال: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: "غَدْوةٌ في سبيل الله أو روحة خير مما طلعتْ عليه الشمسُ".

٤٧٠- امام ربیع نے حضرت ابوایوب انصاری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوایوب انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ خدا کی راہ میں صبح یا شام کا نکلنا دنیا کی تمام چیزوں سے افضل ہے۔

٤٧١- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن أبي قتادة قال: خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حُنَيْنٍ، فلما التَقَيْنا كانتْ للمُسْلِمينَ جولة، قال: فرأيتُ رجلا من المشركين قد علا رجلا من المسلمين، قال: فاستدرتُ له حتى أتيتُه منْ خلفه وضربْتُه بالسيف على حبل عاتقه حتى قطعتُ الدِّرْعَ، قال: فأقبل عليَّ وضَمَّنِي ضمَّةً وجدْتُ منها ريْحَ الموت، ثم أدركه الموتُ، فأرسلني ثم مضيتُ فسمعتُ رسول الله ﷺ يقولُ: "من قتل قتيلا له عليه بيِّنةٌ فله سلبُه" قال: قمتُ فقلتُ: منْ يشهَدُ لي؟ فجلستُ ثم قال رسولُ الله ﷺ كذلك أيضا، فقمْتُ فقلتُ: من

يشهد لي؟ ثم قال الثالثة، فقمتُ، فقال رسولُ اللهُ: "مالک يا أبا قتادة؟" فقصصتُ عليه القصة، فقال رجلٌ من القوم: صدق يا رسول الله وسلبُه عندي فأرضه منه. فقال أبو بكر الصديقُ: لا والله لا يعمدُ إلى أسد من أسود الله يقاتل عن الله ورسوله فيُعْطيک سلبه. فقال رسولُ اللهُ: "صدق فأعطه إياه" قال أبو قتادة: فأعطانيه، فَبِعتُ الدِّرعَ، وابتَعتُ منها مخرفا في بني سلمة، وإنه لأول مال تأثَّلتهُ في الإسلام.

قال الربيعُ المخرفُ: بستانٌ مَنْ نَخلٍ، وتأثَّلتهُ: اكتسبتُه.

۴۷۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ نے بیان فرمایا کہ ہم لوگ غزوۂ حنین کے سال جنگ کی خاطر حضور پاک ﷺ کے ساتھ نکلے، چنانچہ جب دونوں لشکر بھڑے تو شروع میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری رہا، وہ کہتے ہیں کہ تو میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس پیچھے سے گیا یہاں تک کہ جب میں اس کے پیچھے پہونچ گیا تو میں نے اس کی گردن کی رگ پر اتنی زور سے تلوار ماری کہ میں نے اس کی زرہ بھی کاٹ دی، وہ کہتے ہیں (پس وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھ کو کس کر دبوچ لیا یہاں تک کہ اس سے مجھے موت کی بو محسوس ہونے لگی، یعنی مجھے یہ لگا کہ اب وہ مجھے ہلاک کر دے گا، پھر موت نے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا، اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا، چنانچہ اس کے بعد میں آگے گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی شخص کو قتل کیا ہے اور اس کے پاس اس کے قتل کرنے کی علامت ہے تو مقتول کا مال اس کے لئے ہے، حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ: میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ اس سلسلہ میں میری طرف سے کون گواہی دے گا؟ پھر بیٹھ گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میرے لئے کون گواہی دیگا، پھر آپ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا اور پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے اسی طرح کہا، حضور پاک ﷺ

نے یہ دیکھ کر فرمایا: اے ابوقتادہ کیا بات ہے؟ پس میں نے پورا واقعہ آپ ﷺ کو بتایا، اتنے میں حاضرین میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ان کا کہنا سچ ہے، اور ان کا مال میرے پاس ہے، آپ ﷺ اس میں سے کچھ اس کو دے کر راضی کر دیجئے، اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا کہ حضور پاک ﷺ ایسا کریں کہ ایک شیر خدا اس کے دین اور اس کے رسول کی خاطر جنگ کرے اور اس کا مال غنیمت حضور تم کو دے دیں، پس رسول اللہ ﷺ نے اس کو سن کر فرمایا کہ ابوبکر نے سچ کہہ رہے ہیں، تم اس کا مال غنیمت اسے دو (ابوقتادہ کو دو) ابوقتادہ کہتے ہیں کہ اس نے میرا مال غنیمت مجھے دے دیا، چنانچہ میں نے زرہ بیچ دی، اور اس کے بدلے بنوسلمہ میں کھجور کا ایک باغ خرید لیا، اور اسلام کے سایہ میں یہ میرا پہلا حال تھا جو میں نے حاصل کیا۔

۴۷۲- أبو عبيدة قال: سمعتُ عن أنس بن مالك قال: خرج رسولُ الله ﷺ إلى خيبر. فأتاها ليلا، وكان إذا أتى قوما ليلا لم يُغِرْ حتى يُصْبح فأصبح، فخرجت يهودُ بمساحيهمْ ومكاتلهم، فلما رأوْه قالوا: محمد والله والخميسُ. فقال رسولُ الله ﷺ: "اللهُ أكبر، خربتْ خيبرُ، إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المُنذرينَ".

۴۷۲- ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے بارے میں سنا ہے کہ جب رسول پاک ﷺ جنگ خیبر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ وہاں رات کو پہونچے، اور جب آپ رات کے وقت کسی قوم کے پاس پہونچتے تھے تو حملہ نہیں کرتے تھے بلکہ صبح کا انتظار کرتے، اور صبح کے بعد حملہ کرتے، چنانچہ جب آپ ﷺ خیبر پہونچے تو شام ہو چکی تھی، لہذا صبح تک آپ نے حملہ ملتوی کر دیا، جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے گھروں سے اپنے (کدال اور ٹوکرے لے کر نکلے تو جب انہوں نے ہمارے لشکر کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم محمد اور ان کے لشکر نے ہم کو گھیر لیا ہے، پس جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: کہ اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) خیبر تباہ و برباد ہوگیا، کیونکہ جب ہم کسی قوم کی بستی میں اترتے ہیں تو عذاب سے ڈرائے جانے والوں کی صبح بہت خراب ہوتی ہے۔

۴۷۳- الربیعُ عن عبادة بن الصامت قال: صلّى بنا رسولُ اللهﷺ، ومرَّ بنا بعير من المغنم، فلما انصرف تناول قُرادة من دُبُر البعير، فقال: "ما يحلُّ لي منْ غنائمكم ما يزِنُ هذه إلا الخمسُ، وهو مرْدودٌ فيكم".

وغزْوةُ ذات السلاسل مذكورة في باب التَّيَمُّم، وغزوة ذي أنمار مذكورة في باب الثياب، وغزوة أبي عبيدة بن الجراح مذكورة في الطعام.

۴۷۳- امام ربیع حضرت عبادہ بن صامت سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ایک روز حضور ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، اور دوران نماز ہمارے پاس سے مال غنیمت کا ایک اونٹ گذرا تو جب آپﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اونٹ کے پچھلے حصہ میں پڑی ہوئی چیچڑی کو پکڑ کر فرمایا کہ میرے لئے تمہارے مال غنیمت میں سے اس کے وزن کے برابر بھی لینا جائز نہیں ہے سوائے خمس (پانچواں حصہ) کے، اور خمس کے سوا جو بھی مال غنیمت ہے وہ تمہارے درمیان تقسیم ہوگا۔

جنگ ذات السلاسل کا تذکرہ تیمم کے باب میں ہو چکا ہے، اسی طرح جنگ ذی انمار کا تذکرہ کپڑے کے باب میں گذر چکا ہے، اور جنگ ابوعبیدہ بن جراح کا تذکرہ طعام کے باب میں بیان ہو چکا ہے۔

۴۷۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: خرجنا مع رسول اللهﷺ عام خيبر، ولمْ نغنمْ ذهبا ولا فضة إلا الأموال والمتاع، فأهدىٰ رجل من بني الضبيْبِ يقالُ له رفاعة بن زيد إلى رسول اللهﷺ غلاما أسود يقالُ له مدْعَمٌ، فوجَّه رسولُ اللهﷺ إلى وادي

القرىٰ، حتى إذا كنا بها، بينما مدعم يحُطُّ رحال رسول الله ﷺ إذ جاء سهم غرُبٌ، فأصابه، فقتله، فقال الناس: هنيئا له الجنة، فقال النبي ﷺ: لا والذي نفسي بيده! إن الشملة التي أخذها من المغانم يوم خيبر لم تصبُها المقاسم لتشتعلُ عليه نارا". فلما سمع الناسُ ذلک جاء رجل بشراک أو شراکين، فقال له رسولُ الله ﷺ: "شراکٌ أو شراکان من النار".

۴۷۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر کے سال ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، اور ہمارے ہاتھ جو مال غنیمت لگا اس میں نہ تو سونا تھا اور نہ ہی چاندی بلکہ صرف روپیہ پیسہ اور ساز وسامان تھا، اسی موقع پر قبیلہ بنی ضبیب کے ایک شخص نے جس کا نام رفاعہ بن زید تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حبشی غلام جس کا نام مدعم تھا ہدیہ میں دیا، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام وادی القری کی طرف کوچ کیا اور ہم لوگ وہاں پر قیام پذیر ہوئے، تو جب غلام مدعم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کجاوے اتار رہا تھا کہ اتنے میں کہیں دور سے ایک تیر آ کر اس کے جسم میں پیوست ہو گیا جس سے اس کی موت ہوگئی، چنانچہ لوگوں نے اس موقع پر کہا کہ اس کو جنت مبارک ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ چادر جو اس نے جنگ خیبر کے دن مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے لے لیا تھا وہ اس کے اوپر آگ بن کر جل رہی ہے، جب لوگوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سنے تو دیکھتے ہیں کہ ایک شخص جوتے کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا تو آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا کہ ایک تسمہ یا دو تسمے بھی جہنم کی آگ کا ایندھن بننے کا سبب ہوگا۔

☆☆☆

جنازے کا بیان

(۱۸) میت کو کفنانے اور غسل دینے کا باب

۴۷۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: "عليكم بهذه الثياب البيض ألبسوها أحياء كم، وكفِّنوا فيها موُتاكُم؛ فإنها خير ثيابكم، ولا تكفنوهم في حرير ولا مع شيء من الذهب لأنهُما محرمان على رجال أمتي، ومُحللان لنسائها".

۴۷۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سفید کپڑوں کا اہتمام کرو یہی سفید کپڑے اپنے زندہ لوگوں کو پہناؤ اور انہیں سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو کفناؤ یہ تمہارے لئے سب سے بہتر کپڑا ہے، اور تم اپنے مردوں کو ریشمی کپڑے اور ایسی چیزوں میں جس میں سونے کی آمیزش ہو کفن مت دو، کیونکہ ریشم اور سونا ہماری امت کے مردوں پر حرام اور ہماری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔

۴۷۶- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام قال: "المقتولُ في المعْركة لا يُغسَلُ، فإن دمه يعودُ يوم القيامة مسكا".

۴۷۶- اور اسی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ معرکہ کارزار میں لڑ کر مرنے والے شخص کو غسل نہیں دیا جائے گا کیونکہ اس کا خون قیامت کے روز مشک بن جائے گا۔

۴۷۷- قال ابنُ عباس: "الكفَنُ منْ رأس المال لقول رسولِ اللهِ ﷺ في ميِّتٍ مات بحضْرته: "كَفّنوهُ في ثوْبَيْه" فأضافهُما إليه.

۴۷۷- حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کفن میت کے مال میں سے ہونا چاہئے کیونکہ حضور نے ایک میت کے سلسلہ میں جس کا آپ ﷺ کی موجودگی میں

انتقال ہوگیا تھا، فرمایا کہ تم اس کو اس کے دو کپڑوں میں کفن دو، اور آپ نے ان دو نوں کپڑوں کی نسبت میت کی طرف کی یعنی یہ دونوں کپڑے میت کی ملکیت کے ہوں۔

۴۷۸- ومن طريق ابن عباس قال: دفع النبي ﷺ في كفن ابنته أم كُلثوم خمسة أثواب.

۴۷۸- حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی ام کلثوم کو پانچ کپڑوں میں کفنایا۔

۴۷۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: كفَّنَ رسولُ اللهِ ﷺ في ثلاثة أثواب بيض سحُولية ليس فيها قميصٌ ولا عمامةٌ.

قال الربيعُ: السحُوليةُ: ثيابٌ منْ موضع يُسمَّىٰ سحولا، وهو موْضعٌ بأرضِ اليمن.

۴۷۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک ﷺ کو تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا، ان تین کے اندر نہ تو قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ تھا۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ: ''السحولية'' سے مراد وہ کپڑے جو مقام سحول میں بنتے ہوں اور سحول یمن میں ایک جگہ کا نام ہے۔

۴۸۰- أبو عبيدة قال: بلغَنَا عن مُحمد بن سيرينَ قال: قالتْ أم عطية الأنصاريةُ: دخل علينا رسولُ اللهِ ﷺ حين تُوُفِّيَتِ ابنتُه فقال: ''اغسلْنَها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتُنَّ ذلك بماء وسدر، واجعلن في الآخرة شيئا من كافور، فإذا فرغتُنَّ فآذِنَّنِي'' فلما فرغنا آذنَّاه، فأعطانا حقْوه وقال: ''أشعِرْنها إياه''.

قال الربيعُ : الحقوُ: الإزارُ، وقولُه: أشعرْنها إياه، أي: تقينها إياه.

۴۸۰- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین کے ذریعہ معلوم ہوا کہ

حضرت ام عطیہ انصاریہ کہتی ہیں کہ جس وقت حضور پاک ﷺ کی بیٹی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ انہیں تین باریا پانچ باریا اس سے زیادہ اگر تم محسوس کرو تو بیری کی پتیوں سے کھولائے ہوئے پانی سے غسل دو، اور آخر میں کافور کا استعمال کرلینا، اور جب تم لوگ غسل دے کر فارغ ہو جانا تو ہم کو خبر کرنا، چنانچہ جب ہم غسل دے چکے تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی، پس حضور پاک ﷺ نے اپنا ازار ہم کو دیا اور کہا کہ اس کو اس کے جسم پر پہلے ڈالنا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''الحقو'' سے مراد ازار اور ''أشعرنها إياه'' سے مراد یعنی ان کے جسم کو اس کے ذریعہ پہلے کفنانا بعد میں دوسرے کپڑے استعمال کرنا۔

۴۸۱- ومن طريق ابن عباس قال: لا ينبغي أن تُحبسَ جيفة مسلم بين ظهراني أهله. وقال ﷺ: "اغسلوا موتاكم" فوجب غسلُ الميّتِ على منْ حضره لقوله عليه السلام.

۴۸۱- حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت منقول ہے کہ مناسب نہیں ہے کہ مرے ہوئے مسلم شخص کی لاش کو اس کے گھر والوں کے درمیان زیادہ دیر رکھا جائے (یعنی تدفین میں جلدی کی جائے) اور حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ اپنے مردوں کو غسل دیا کرو، اور حضور کے قول کے مطابق میت کو غسل دینا ان لوگوں پر واجب ہے جو میت کے مرنے کے وقت موجود ہوں۔

۴۸۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: سُئل رسولُ الله عن امرأة ماتتْ، فأمر بتفْريق شعر رأسها عند غسلها، والله أعلمُ.

۴۸۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عبا سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مری ہوئی عورت کو غسل دینے کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے اس کو غسل دیتے وقت اس کے بال کھلے رکھنے کا حکم فرمایا، واللہ أعلم اور خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

(۱۹) جنازہ کی نماز کا باب

۴۸۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "أولىٰ بالصلاة علىٰ الميت أفضل القوم ورعا وأسنُّهُم في ذكر الله".

۴۸۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میت کے جنازے کی نماز پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہوگا جو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو اور جس کی عمر کا زیادہ حصہ خدا کی یاد میں گذرا ہو۔

۴۸۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن النبي ﷺ نعَىٰ للناسِ النجاشيَّ في اليوم الذي مات فيه، فخرج بهمُ إلى المصلّىٰ فصفَّهُم، وكبَّر أربع تكبيراتٍ.

۴۸۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے جس روز نجاشی کا انتقال ہوا لوگوں کو ان کے مرنے کی خبر دی، پھر لوگوں کو لے کر آپ نماز جنازہ پڑھانے کی جگہ پر گئے پھر وہاں صف آراستہ کروائی اور چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

۴۸۵- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها قالتُ: قام رسول الله ﷺ ذات يوم فلبس ثيابه، ثم قام فأمرتُ جاريتي بريرة تتبعُه، فتبِعَتُه حتى جاء إلى البقيع فوقف فوقفتْ بقربه ماشاء الله أن يقف فانصرف، فسبقته فأخبرتني، فلم أذكرُ شيئا لرسول الله ﷺ حتى أصبح فسألتُه، فقال: "بُعِثْتُ إلى أهل البقيع لأُصَلِّيَ عليهم".

۴۸۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے روائت کی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور پاک ﷺ رات میں اٹھے، پھر اپنے کپڑے پہنے پھر آپ اٹھ کر نکل گئے، میں نے اپنی باندی بریرہ کو آپ ﷺ کے تعاقب

میں جانے کے لئے حکم دیا، چنانچہ وہ آپ کے پیچھے چلتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع کے قبرستان پہونچ گئے اور وہاں جاکر کھڑے ہوگئے، اور وہ بھی آپ کے قریب کھڑی ہوگئی اور آپ وہاں پر کھڑے رہے جب تک اللہ نے چاہا، پھر آپ ﷺ وہاں سے واپس ہوئے، مگر میری باندی آپ ﷺ سے پہلے لوٹ آئی اور اس نے مجھے پورا واقعہ بتادیا میں نے اس کا کچھ بھی ذکر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کیا یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے رات کے واقعہ کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قبرستان بقیع میں دفن مردوں کی طرف بھیجا گیا تھا تاکہ میں ان کے لئے وہاں جاکر دعاء مغفرت کروں۔

(۲۰) قبروں کا باب

۴۸۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "كنتُ نَهَيْتُكم عن زيارة القبور، ألا فزُورُوها، ولا تقولوا هُجرا" أي: لا تدْعُوا بالويل والعويل، وبما يُسْخطُ الرَّبَّ.

۴۸۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں شروع میں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، مگر اب سن لو: تم ان کی زیارت کرسکتے ہو، مگر وہاں پر کوئی ممنوع بات مت کرو، یعنی آہ وبکا کے ساتھ اور ایسی چیزوں کے ساتھ جو خدا کو ناراض کریں۔

۴۸۷- ومن طريق ابن عباس عن النبي ﷺ أنه: "نهى عن تقْصيص القبور" أي: عنْ تجْصيصها.

۴۸۷- اور حضرت ابن عباس کی سند سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ: انہوں نے حضور سے یہ روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے قبریں پکی بنانے سے منع فرمایا ہے، یعنی ان کو اینٹ وغیرہ سے پختہ نہ کیا جائے۔

۴۸۸- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها سمعتُ أن عبدالله بن عمر يقول: "إن الميّتَ ليُعذَّبُ ببكاءِ الأحياء" قالتْ عائشةُ: يغفر اللهُ لأبي عبدالرحمن، أما إنه لم يكذبْ، ولكنه نسي أو أخطأ، ولعله إنما سمع من رسول الله ﷺ ما قال حين مرَّ بيهوديَّةٍ ماتتْ وأهلُها يبكونَ عليها، فقال إنهم ليبكون عليها وإنها لتعذب في قبرها" قال جابرٌ: قالتْ عائشة رضي الله عنها: "ولا يُعذبُ أحد ببُكاءِ أهله، وإنما يعذبُ بعمله السوء".

۴۸۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں یہ سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میت کو زندہ لوگوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے (ان کی خطاؤں کو معاف فرمائے) انہوں نے اس سلسلہ میں قصداً جھوٹ نہیں بولا، لیکن ہاں یا تو وہ کچھ بھول گئے ہوں یا ان سے غلطی ہوئی اور ہوسکتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد سنا ہو جو آپ نے ایک یہودی عورت کی قبر سے گذرتے وقت فرمایا تھا جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، آپ نے اس موقع پر فرمایا تھا کہ لوگ اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اس عورت کو قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کسی بھی شخص کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جاتا، بلکہ اس کے برے اعمال کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

۴۸۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ قال: "إن أحدكم إذا مات عُرِضَ عليه مقعدُه بالغداة والعشيِّ، إنْ كان من أهل الجنة فمنْ أهل الجنة، وإن كان منْ أهل النار فمن أهل النار، فيقالُ له: هذا مقْعدُك حتى يبعثك اللهُ يوم القيامة".

۴۸۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے

نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو (قبر کے اندر) صبح اور شام اس کو اس کی جگہ دکھائی جاتی ہے، اگر وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے تو اس کی جگہ جنت میں دکھائی جاتی ہے، اور اگر وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے تو اس کی جگہ جہنم میں دکھائی جاتی ہے، اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہی تمہاری جگہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تم کو اسی کی طرف پہونچائے گا۔

۴۹۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ خرج إلى المقبرة فقال: "السلامُ عليكم دار قوم مؤمنين..." الحديث.

۴۹۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ قبرستان کی طرف نکلے اور وہاں پہونچ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے قبر والو! اللہ کی تم لوگوں پر سلامتی ہو اے مومن لوگو، یہ حدیث سابقہ باب میں گذر چکی ہے۔

۴۹۱- أبو عبيدة قال: مرَّتْ جنازةٌ برسولِ الله ﷺ فقال: "مُستريحٌ أو مُستراحٌ منه" فقالوا: يا رسولَ الله، ماالمُستريحُ وما المُستراحُ منه؟ قال: "العبدُ المؤمنُ يستريحُ منْ نصب الدنيا وأذاها إلى رحمة الله، والعبدُ الفاجرُ تستَريحُ منه البلادُ، والناسُ، والدوابُّ، والشجرُ".

۴۹۱- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گذرا تو آپ نے فرمایا کہ: اس نے آرام پالیا یا یہ کہا کہ: اس سے آرام پالیا گیا، آپ کے اصحاب نے فرمایا اے اللہ کے رسول آرام پانے، اور اس سے آرام ملنے کا کیا مفہوم ہے، آپ نے فرمایا: کہ مومن بندہ خدا کی رحمت میں پہونچ کر دنیا کی پریشانیوں اور آزمائشوں سے آرام پا جاتا ہے، اور فاسق و گناہ گار بندہ جب مرتا ہے تو اس سے ملکوں کو انسانوں کو، جانوروں کو اور درختوں کو سب کو آرام مل جاتا ہے، یعنی خدا کا نافرمان دنیا کی ہر مخلوق کے لئے پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

۴۹۲- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغنا عن رسول الله ﷺ أنه

مرَّ برجُليْنِ يُعذَّبانِ في القبر فقال: "يُعذبان وما يُعذبان بكبيرة؛ أما أحدهُما فقد كان لا يَستبْريءُ من البول، وأما الآخرُ فقد كان يمشي بين الناس بالنميمة" [قال] أبو عبيدة: وكان جابرٌ ممَّنْ يُثبِتُ عذاب القبرِ.

۴۹۲-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ایسے دو لوگوں کی قبروں سے گذرے جنہیں قبر میں عذاب دیا جارہا تھا، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو قبر میں عذاب دیا جارہا ہے جب کہ ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں جارہا ہے، بلکہ ان میں سے ایک کو عذاب اس لئے دیا جارہا ہے کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا شخص وہ ہے جو لوگوں کے درمیان لگائی بجھائی کیا کرتا تھا۔

ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ امام جابر ان لوگوں میں سے تھے جو عذاب قبر کو ثابت کرتے تھے۔

۴۹۳- الربيعُ عن أبي أيوب الأنصاري: أن رسول الله ﷺ سمع صوتا حين غربتِ الشمسُ فقال: " هذه أصواتُ اليهود يُعذبون في قبورِهمْ".

۴۹۳-امام ربیع نے حضرت ابوایوب انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب کے وقت ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آواز یہودیوں کی ہے جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔

۴۹۴- أبو عبيدة عن جابرعن أبي هريرة: أن رسول الله ﷺ قال: " لا تقومُ الساعةُ حتى يمُرَّ الرجلُ بقبر الرجل، فيقول: يا ليْتني كنتُ مكانه".

۴۹۴-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ آدمی کسی شخص کی قبر سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا، یعنی وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ انسان دنیا میں رہنے پر موت کو ترجیح دے گا۔

☆☆☆

اذکار کا بیان

(۲۱) دعاء کا باب

۴۹۵- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس أن النبي ﷺ كان يعلمهم هذا الدعاء كما يُعَلِّمُهُمُ السُّورة من القُرآن: "اللهم إني أعوذبک من عذاب القبر وأعوذبک من عذاب جهنم، وأعوذبک من فتْنة المسيح الدجال، وأعوذبک من فتنة المحيا والممات".

۴۹۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو یہ دعاء اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح انہیں قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے اور وہ دعا یہ ہے: کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ وآزمائش سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ و آزمائش سے۔

۴۹۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ كان إذا قام إلى الصلاة في جوْف الليل قال: "اللهم لک الحمدُ أنت نوُرُ السموات والأرض، ولک الحمد أنت قيومُ السموات والأرض، ولک الحمد أنت ربُّ السماوات والأرض. ومن فيهن، أنت الحقُّ، وقولک الحقُّ، ووعدُک الحق، ولقاؤُک حقٌّ، والجنة حق، والنار حق، والساعة حق، اللهم لک أسلمْتُ، وبک آمنتُ، وعليک توكلْتُ، وإليک أنبتُ، وبک خاصمتُ، وإليک حاكمتُ، فاغفرلي ما قدّمْتُ وأخرْتُ، وأسررْتُ وأعلنتُ، أنت إلهي لا إله إلا أنت".

۴۹۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند

سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تو یہ دعا کرتے: کہ اے اللہ تیرے لئے ہی ساری تعریفیں وتوصیفیں ہیں تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تیرے ہی لئے حمد وثنا ہے کہ تو آسمانوں اور زمین کے سارے نظام کو قائم رکھنے والا ہے، اے خدا تو ہی حمد وثنا کے شایان شان ہے کہ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے سب کا رب ہے، تو حق ہے تیری بات حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، اور تیری ملاقات بھی حق ہے، جنت بھی حق ہے، اور جہنم بھی حق ہے اور قیامت بھی حق ہے، اے اللہ تیرے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں، اے اللہ میں تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیری ہی ذات پر اعتماد کرتا ہوں، اور تیری ہی طرف مائل ہوتا ہوں، اور تیری ہی دی ہوئی دلیلوں کے ذریعہ کفار ومشرکین سے مجادلہ کرتا ہوں، اور تیرے ہی حضور ہر مسئلہ کا فیصلہ رکھتا ہوں، پس تو میرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما، چاہے میں نے پوشیدہ طور پر کیا ہو یا اعلانیہ طور پر سارے گناہوں کو معاف فرمادے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۴۹۷- الربيعُ عن عبادةَ بن الصامت قال: كان رسولُ الله ﷺ إذا رأىٰ الهلال قال: "الله أكبر الله أكبر" مرَّتينِ "الحمد لله، لا حول ولا قوة إلا بالله، اللهم إني أسألك خير هذا الشهر، وأعوذُبك من سوء القدر، ومن شر يوم المحشر".

۴۹۷- امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبادہ نے فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے، اور ایک مرتبہ الحمد للہ کہتے یعنی: ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کسی کے پاس کوئی طاقت وقوت نہیں، اے اللہ میں تجھ سے اس مہینہ کی اچھائی اور بھلائی کا طلبگار ہوں، اور بری تقدیر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قیامت کے شر سے۔

۴۹۸- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها أنها قالتُ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ قبل أن يموتَ، وهو مُستندٌ إلى صدْري، وأصْغيتُ إليه: "اللهم اغفرْ لي وارحمْني وألحقني بالرفيق الأعلىٰ".

۴۹۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور پاک ﷺ اپنی وفات سے ایک دن پہلے جبکہ آپ میرے سینہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور میں اپنے کان آپ کی بات کی طرف لگائے ہوئے تھی، یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم وکرم کا معاملہ فرما اور مجھے اپنے حضور میں بلالے۔

٤٩٩- قال: وبلغنا عن عائشة أنها قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ "ما من نبيٍ يموتُ حتى يُخَيَّرَ" فسمعتُه وهو يقول: "اللهم الرفيق الأعلىٰ" فعرفتُ أنه ذاهبٌ.

۴۹۹- امام جابر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو موت سے پہلے اختیار دیا جاتا ہے (دنیا میں رہنے کا یا خدا کے پاس جانے کا) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: چنانچہ میں نے آپ کی زبان مبارک سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کا طلب گار ہوں، پس میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ دنیا چھوڑ کر جانے والے ہیں۔

۵۰۰- الربيعُ عن عبادة بن الصامت عن رسول الله ﷺ أن جبريل عليه السلام رقاه وهو يوعكُ فقال: "باسم الله أرقيك من كل داء يؤذيك، ومن كل حاسد إذا حسد ومن كل عين، واسم الله يشفيك".

۵۰۰- امام ربیع نے حضرت عبادۃ بن صامت سے اور انہوں نے حضور پاک

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے آپ ﷺ کا ایک مرتبہ جب کہ آپ بخار سے دوچار تھے علاج کیا، اور حضرت جبرئیل کا علاج اس طرح تھا: کہ آپؐ نے فرمایا: کہ اللہ کے نام کے ذریعہ میں تمہارا ہر ایسے مرض سے علاج کرتا ہوں جو تمہارے لئے تکلیف دہ ہے، اور اسی کے نام کے ذریعہ ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے اور ہر بدنظر سے تمہارا علاج کرتا ہوں، کیونکہ اللہ ہی کا نام آپ کو ہر مرض سے شفا دے گا۔

۵۰۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسولَ الله، هلكت المواشي، وانقطعت السبلُ، فادع الله تعالىٰ أن يأتينا برحمة. قال أنس: فدعا رسولُ الله ﷺ فمُطرُنا من الجمعة إلى الجمعة، فجاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: انهدمتِ البيوتُ، وهلكت المواشي، وانقطعت السبلُ، فدعا رسولُ الله ﷺ فقال في دُعائه: "اللهم على رؤوس الجبال والآكام وبطونِ الأودية ومنابتِ الشجر". قال أنسٌ: فانجابت السحابةُ عن المدينة كانجياب الثوب.

قال الربيعُ: الآكامُ: الكُدَىٰ الصغارُ، وقوله: فانجابت مثل نقرة جيب القميص، أي: فدارت السحابةُ بالمدينة وليس بينها وبين السماء سحابٌ.

۵۰۱- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول بارش نہ ہونے کی وجہ سے جانور ختم ہوگئے، غلوں کے بازار نہ پہونچنے کی وجہ سے راستے کٹ گئے، پس آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہم پر بارش کی رحمت برسائے، حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لئے خدا سے دعا فرمائی، چنانچہ ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی، پھر ایک شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے آپ سے شکوہ کے لہجہ میں کہا کہ اے اللہ کے رسول مسلسل بارش کی وجہ سے گھر گر گئے، جانور ہلاک

ہوگئے اور راستے بند ہوگئے، پس آپ ﷺ نے دعا فرمائی، اور اپنی دعاء کے اندر یہ الفاظ فرمائے: اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر، جنگلات میں، وادیوں کے اندر اور درختوں کے اگنے کی جگہ بارش نازل فرما، حضرت انس کہتے ہیں کہ چنانچہ بارش کا بادل مدینہ سے اس طرح ہٹا جس طرح بدن سے پرانا کپڑا ہٹایا جاتا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''الآکــــــام'' سے مراد چھوٹے جنگلات ہیں، اور ''انجابت'' کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ جس طرح کرتے کے گلے کا سوراخ ہوتا ہے یعنی مدینہ سے بادل اس طرح ہٹا کہ مدینہ اور آسمان کے درمیان کوئی بادل نہ رہا۔

۵۰۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضي الله عنها قالتُ: فقدتُ الرسولَ ﷺ ذات ليلة فطلبتُه، فوقعتْ يدي علىٰ أخمص رجليه.. الحديث.

۵۰۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے قریب نہیں پایا تو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگی، چنانچہ میرا ہاتھ آپ کے تلوے میں جا لگا، یہ حدیث وضوء کے باب میں گذر چکی ہے۔

(۲۲) آداب دعاء اور اس کی فضیلت کا باب

۵۰۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال: ''أَلِظُّوا بِيَاذا الجلال والإكرام''.

قال الربيعُ: يريدُ تحفَّظُوا به عند الدُّعاءِ، فإنه قيل: قلَّ ما يدعو به الرجلُ إلا أستُجيبَ له.

۵۰۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی دعاء کے اندر یاذا الجلال والاکرام کے لفظ کو لازم کرلو۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ دعاء کے وقت ان الفاظ کو لازم کرلو، اور کہا گیا ہے کہ اس لفظ کے ذریعہ جب بھی دعاء کی جاتی ہے تو وہ دعاء بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت ضرور حاصل کرتی ہے۔

۵۰۴- أبو عبيدة قال: بلغني عن رسول الله ﷺ أنه قال: "لكلّ نبي دعوةٌ، وأنا أردْتُ أنْ أختبيءَ دعْوتي شفاعة لأمتي يوم القيامة".

۵۰۴- ابوعبید فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ ہر نبی کی اس کی امت کے حق میں ایک دعاء قبول ہوتی ہے، اور میں نے چاہا کہ اپنی دعاء کو بچا کر رکھوں تا کہ اس کے ذریعہ کل قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

۵۰۵- أبو عبيدة قال: بلغني عن رسول الله ﷺ، قال: "تضرَّعُوا إلى ربكم، وادعوه في الرخاء، فإن الله قال: منْ دعاني في الرَّخاء أجبْتُه في الشدَّة، ومنْ سألني أعطيته، ومن تواضع لي رفعته، ومن تضرع إلى رحمته، ومن استغفرني غفرتُ له".

۵۰۵- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اپنے رب کے سامنے گڑگڑایا کرو، اور خوشی کے زمانے میں بھی اس سے دعا کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے مجھے خوشحالی کے زمانے میں یاد کیا ہم اس کی بدحالی کے زمانہ میں بھی دعا قبول کرتے ہیں اور جس نے میری طرف ہاتھ پھیلایا میں نے اس کو دیا، اور جس نے میرے لئے تواضع وخاکساری اختیار کی میں نے اس کو بلند کردیا، اور جو میرے سامنے گڑگڑایا میں نے اس پر شفقت ومحبت کی چادر ڈال دی، اور جس نے مجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی میں نے اس کے گناہوں کو معاف فرمادیا۔

۵۰۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أبي هريرة قال:

قال رسول الله ﷺ: "يقول ربنا تبارك وتعالىٰ حين يقىٰ ثلثُ الليل الآخر: من يدعوني فأستجيبَ له؟ من يسألني فأعطيه؟ من يستغفرني فأغفر له؟".

٥٠٦-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ کے حوالے سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب خداوند قدوس فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعاء کرنے والا کہ میں اس کی دعاء قبول کروں، ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اس کو عطا کروں، اور ہے کوئی مجھ سے گناہوں کی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کو بخش دوں۔

٥٠٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "يُستَجابُ لأحدِكم ما لم يعْجَلْ، فيقول: دعوتُ فلم يستجب لي".

٥٠٧-ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ اورانہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری دعائیں اس وقت تک قبول ہوتی ہیں جب تک کہ دعا کے قبول ہونے میں جلدی نہ کی جائے، اور یہ کہنا نہ شروع کر دیا جائے کہ میں نے خدا سے دعا کی لیکن میری دعاء قبول نہیں ہوئی۔

٥٠٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: " لا يقولن أحدكم: اللهم اغفرلي إنْ شئتَ، اللهم ارحمني إنْ شئتَ، ولكنْ ليعْزِمْ على المسألة، فإنه لا مُكرِهَ له".

٥٠٨-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہیکہ تم میں سے کسی شخص کو اس طرح دعاء میں نہیں کہنا چاہئے کہ اے اللہ تو چاہے تو میرے گناہ معاف فرمادے، اے اللہ تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، بلکہ وہ اللہ سے سوال کرتا رہے (اس سے دعا کرتا رہے) کیونکہ وہ اللہ کو مجبور نہیں کر سکتا ہے۔

(۲۴) حضور پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا باب

۵۰۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن النبي ﷺ قال: "ما من أحد يُصلّي عليّ في يوم مئة مرّةٍ إلا كُتِبَ من الذاكرين".

۵۰۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو بھی شخص دن میں میرے اوپر سو بار درود بھیجے گا اس کا نام ذاکرین میں لکھ دیا جائے گا، یعنی ذکر کرنے والوں میں اس کا شمار ہوگا۔

۵۱۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي مسعود قال: أتانا رسولُ الله ﷺ في مجلس سعد بن عبادة، فقال له بشيرُ بن سعد: أمرنا الله أن نصلى عليك فكيف نصلي عليك؟ فسكتَ حتى نسينا أنه سأله فقال: "قولوا اللهم صلِّ على نبيِّنا محمد وعلى آل محمد، كما صليت على إبراهيم، وباركْ على محمد وعلىٰ آل محمد، كما باركتَ على إبراهيم وعلى آل إبراهيم في العالمين، إنك حميد مجيد، والسلام كما قد علمتم" قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، هكذا علمناهُ.

۵۱۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابومسعود کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں حضور پاک ﷺ تشریف لائے، پس آپ ﷺ سے حضرت بشیر بن سعد نے دریافت کیا: کہ اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم کیسے آپ ﷺ پر درود پڑھیں؟ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم بھول گئے کہ بشیر بن سعد نے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا بھی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح کہو" اللهم صل على نبينا محمد وعلى آل محمد، كما صليت على ابرهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد، كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم إنك حميد مجيد "(ترجمہ:

اے اللہ تو رحمت نازل فرما، ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل وعیال پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی، اور برکت نازل فرما ہمارے نبی حضرت محمد اور آپ ﷺ کے اہل وعیال پر دونوں جہاں میں، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیم کے دونوں جہاں میں، بے شک تو ہی حمد وثنا کے لائق اور تو ہی عزت وبلندی کے شایان شان ہے، اور حضرت ابو مسعود نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ جہاں تک سلام کا تعلق ہے تو تم اس کو جانتے ہو، امام ربیع کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے فرمایا کہ حضور پر سلام بھیجنے کے الفاظ ''السلام علیک أیها النبي ورحمة الله وبركاته'' ہیں اور اسی طرح ہم نے اس کو جانا ہے۔

۵۱۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ''من قال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيءٍ قدير في يوم مئة مرة كانتْ له عدْل عشر رقابٍ، وكُتِبَ له مئةُ حسنةٍ، ومُحيَتْ عنه مئةُ سيِّئةٍ، وكانت له حرْزا من الشيطان يومه ذلك حتى يُمسي، ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به، إلا من عمل أكثر من ذلك''.

۵۱۱- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ''لا إله إلا الله وحده، لا شريك له، له الملك، وله الحمد وهو على كل شيء قدير''

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ تمام چیزوں پر قادر ہے۔ یہ الفاظ دن میں سو مرتبہ کہا تو اس کے لئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر اجر ہے، اسی طرح اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اور سو برائیاں اس کی ختم کیجائیں گی اور یہ

الفاظ اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے بچنے کی ڈھال ہوں گے، اور کسی کا بھی عمل اس کے پڑھنے سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا ہے، البتہ جو اس سے زیادہ پڑھے تو اس کا عمل بڑھ جائے گا۔

٥١٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "من قال علىٰ إثْرِ صلاته سبحان الله والحمد لله مئة مرة حُطَّتْ خطاياه ولو كانت مثْلَ زَبَد البحر".

۵۱۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ آقائے مدنی کا ارشاد ہے جس نے بھی کسی فرض نماز کے بعد سبحان اللہ والحمد للہ کے الفاظ سو بار پڑھ لئے تو اس کی ساری خطائیں معاف کردی جائیں گی اگرچہ اس کی خطائیں سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

٥١٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ أن رسول الله صلى ذات يوم بأصحابه، فلما انصرف من صلاته أقبل على الناسِ فقال: "من المُتكلِّمُ آنفا، وهو يقول: ربَّنا ولك الحمدُ حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه...' الحديثُ.

۵۱۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کس نے ابھی ابھی "ربنا ولك الحمد، حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه" اے اللہ تمام تعریف وتوصیف تو تیرے ہی شایان شان ہے" کہا ہے، باب الرکوع وسجود میں گذر چکی ہے۔

٥١٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ كان إذا أقبل من حج أو غزو يكبر على كل شرف ثلاث تكبيرات. مذكور.

۵۱۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا جنگ سے واپس ہوتے تو آپ ﷺ ہر اونچی جگہ پر بلند آواز سے تین تکبیریں کہتے، یہ حدیث بھی باب الاھلال والتلبیۃ میں گذر چکی ہے۔

☆☆☆

نکاح کا بیان

(۲۴) ولی کا باب

٥١٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: "لا طلاق إلا بعد نكاح، ولا ظهار إلا بعد نكاح، ولا عتاق إلا بعد مُلكٍ، ولا نكاح إلا بوليٍّ وصداق وبيِّنَةٍ".

۵۱۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: کہ طلاق نکاح کے بعد ثابت ہوگی اسی طرح ظہار بھی نکاح کے بعد درست ہوگا اور ملکیت کے حصول کے بعد ہی غلام کو آزاد کرنا درست ہوگا، اور نکاح بغیر ولی بغیر مہر اور بغیر شہادت کے درست نہیں۔

٥١٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ الله ﷺ: "الأيِّمُ أحقُّ بنفسها منْ وليِّها، والبِكْرُ تُستأذنُ في نفسها، وإذنُها صُماتُها".

۵۱۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شوہر دیدہ عورت یعنی جس کی ایک شادی ہو چکی ہو، اپنے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق اور اختیار رکھتی ہے، اور باکرہ لڑکی سے اس کی ہاں کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اس کی اجازت پر محمول ہوگی۔

٥١٧- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: كانتْ خَنساءُ بنتُ خِدامِ الأنصاريةُ زوَّجَها أبوها وهي ثَيِّبٌ، فكرهتْ ذلك فأتتْ إلى رسول الله ﷺ فأخبرتْه، فردَّ نكاحها.

٥١٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ جو ثیبہ تھیں ان کے والد نے ان کی شادی کردی، حالانکہ اس شادی سے وہ راضی نہیں تھیں، چنانچہ حضور پاک ﷺ کے پاس آکر انہوں نے اس کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کا نکاح فسخ کردیا۔

٥١٨- أبو عبيدة عن جابر قال: قال رسولُ الله ﷺ: "إذا خطب إليكم كفوٌ فلا تردُّوه، فنعوذُ بالله منْ بَوارِ البنات".

٥١٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا لڑکا شادی کا پیغام دے جو تمہارے یہاں رشتہ کے لائق ہو (کفو ہو) تو تم اس کے پیغام کو رد مت کرو، چنانچہ ہم لڑکیوں کی تباہی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

٥١٩- وقال ﷺ: "الأحرارُ من أهل التوحيد كلهم أكفاءُ إلا أربعة: المولىٰ، والحجَّامَ، والنَّسَّاجَ، والبَقَّالَ".

٥١٩- اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل توحید میں سے چار قسم کے لوگوں کے علاوہ سب ایک دوسرے کے کفو اور ہم پلہ ہیں، ان میں سے ایک آزاد کردہ غلام، دوسرا حجام، تیسرا بنائی کرنے والا (جولاہا) اور چوتھا سبزی فروش۔

٥٢٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ أنه نهىٰ عن الشغار، وهو أن يُزوِّجَ الرجلُ ابنته لرجل على أن يزوج له الآخرُ ابنته وليس بينَهما صداقٌ، وكذلك الأختُ بالأختِ.

۵۲۰- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے، شغار کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی لڑکی کی شادی کسی دوسرے شخص سے اس شرط پر کرے کہ وہ بھی اپنی لڑکی سے اس کی شادی کرے، اور ان دونوں شادیوں میں کوئی مہر نہ ہو، اسی طرح بہن کے بدلہ میں بہن سے نکاح بھی شغار ہے۔ (یعنی ایک شخص کسی کی بہن سے شادی کرے اس طور پر کہ دوسرا شخص اس کی بہن سے شادی کرے اور دونوں کے درمیان کوئی مہر نہ ہو)۔

۵۲۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: جائتِ امْرأةٌ إلى رسولِ الله ﷺ فقالتْ له: وهَبْتُ لک نفسي، فسكت طويلا، فقال له رجل: زوِّجْنِيها يا رسول الله إن لم تكن لک بها حاجة. فقال له رسول الله ﷺ: "هل عندک من شيء تصدقه إيَّاها؟" فقال: ما عندي إلا إزاري هذا. فقال له رسول الله ﷺ: "إن أعطيْتَها إزارک جلسْتَ بلا إزار، فالتمسْ شيئا غيره". فقال: ما أجدُ شيئا. فقال له رسولُ الله ﷺ: 'فالتمسْ ولو خاتما من حديد" فالتمس الرجلُ فلم يجدْ شيئا، فقال له رسولُ الله ﷺ: "هل عندک شيءٌ من القرآن؟" فقال: معي سورةُ كذا وسورةُ كذا لسورٍ سمَّاها، فقال له رسولُ الله ﷺ: "زَوَّجْتُها لک بما معک من القرآن".

۵۲۱- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نےحضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کردیا، آپ ﷺ بہت دیر تک خاموش رہے تو ایک شخص نے آپ ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول اگر آپ ﷺ شادی کرنا نہ چاہتے ہوں تو آپ ﷺ اس کی شادی مجھ سے کرا دیجئے تو آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ کیا تمہارے پاس اس کو مہر دینے کے لئے کوئی

چیز ہے، اس نے کہا کہ سوائے ازار کے کچھ نہیں ہے، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم نے اس کو اپنا ازار دے دیا تو کیا تم بغیر ازار کے رہو گے، بلکہ تم اس کو مہر دینے کے لئے کوئی اور چیز تلاش کرو۔ تو اس نے کہا کہ میں کوئی چیز نہیں پا رہا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ بھی تلاش کر کے لاؤ چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ اس شخص نے بہت تلاش کیا لیکن کچھ نہ پاسکا، پس رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کہ کیا تمہارے پاس قرآن کریم کی کوئی چیز ہے (یعنی قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے) تو اس نے کہا: ہاں فلاں فلاں سورت مجھے یاد ہے، یعنی (چند سورتوں کے نام اس نے ذکر کیا) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے قرآن کریم کی ان چند سورتوں کی وجہ سے تمہارا نکاح اس سے کردیا۔

(۲۵) نکاح کی جائز اور ناجائز چیزوں کا باب

۵۲۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ قال: "لا يخطُبنَّ أحدكم على خطبة أخيه، ولا يُساوِمْ على سوم أخيه".

۵۲۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کا کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ اپنے کسی مسلم بھائی کے نکاح کے پیغام کی موجودگی میں اپنا پیغام دے۔ اور نہ ہی خرید وفروخت کے وقت اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ تاؤ کرے۔

۵۲۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "لا يُجمعُ بين المرْأة وعمّتها، ولا بين المرْأة وخالتها".

۵۲۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اور آپؓ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیک وقت ایک مرد اپنے نکاح میں بیوی اور اس کی پھوپھی، اور بیوی اور اس کی خالہ کو جمع نہیں کرسکتا ہے۔

٥٢٤- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن علي بن أبي طالب قال: نهىٰ رسولُ الله ﷺ عن مُتعة النساء يوم خيبر.... الحديث.

٥٢٤- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی بن ابوطالب کے بارے میں معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جنگ خیبر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرما دیا تھا، یہ حدیث آداب طعام کے باب میں گزر چکی ہے۔

٥٢٥- أبو عبيدة قال: بلغني عن عثمان بن عفان قال: قال رسول الله ﷺ: "لا ينكح المحرمُ، ولا ينكح، ولا يخطُبُ".

٥٢٥- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عثمان بن عفان کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہ محرم حالت احرام میں نہ نکاح کر سکتا ہے نہ نکاح کرا سکتا ہے، اور نہ ہی شادی کا کسی کو پیغام دے سکتا ہے۔

٥٢٦- قال الربيعُ: قال ضمامُ بن السائب عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ تزوج بخالته ميمونة بنت الحارث وهو محرمٌ.

٥٢٦- امام ربیع کہتے ہیں کہ ضمام بن سائب نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس کی خالہ میمونہ بنت حارث سے شادی فرمائی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں تھے۔

٥٢٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالک قال: جاء عبدُ الرحمن بن عوف إلى رسول الله ﷺ، وبه أثرُ صفُرةٍ، فقال له رسولُ الله ﷺ: "ما بک؟" فقال: يا رسولَ الله تزوجتُ امرأة من الأنصار فقال: "كم سُقتَ إليها؟" قال: نَواةً منْ ذهبٍ، فقال رسولُ الله ﷺ: "أوْلِمْ ولوْ بشاة".

٥٢٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ حضور پاک ﷺ کی

خدمت میں تشریف لائے اور آپ ؓ کے جسم پر زرد رنگ کا اثر تھا، حضور نے انہیں دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ رنگ کیسا لگا ہوا ہے، حضرت عبدالرحمان نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے انصار کی ایک ثیبہ عورت سے شادی کی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے مہر کتنا دیا ہے، حضرت عبدالرحمان نے کہا: سونے کا ایک ڈلہ مہر میں دیا ہے، پھر حضور پاک ﷺ نے پوچھا کہ کیا ولیمہ کیا، اگر نہیں کیا ہے تو ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی ذبح کر کے کرو۔

۵۲۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: كانتْ عائشةُ تزوجها رسولُ الله ﷺ وهي بنتُ ست سنين، وابتنىٰ بها وهي بنتُ تسع سنين. وما تزوج في نسائه بكرا إلا هي، ومات عنها وهي بنتُ ثماني عشرة سنة، وعاشتْ بعده ثمانيا وأربعين سنة، وماتتْ في زمان مُعاوية، وذلك في رمضان سنة ثمان وخمسين. وصلى عليها أبو هريرة ودُفنتْ بالبقيع.

۵۲۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ جب چھ سال کی تھیں تو حضور پاک ﷺ نے ان سے نکاح کیا پھر جب وہ نو سال کی ہوئیں تو ان کی رخصتی ہوئی، آپ کی تمام بیویوں میں صرف حضرت عائشہ ہی کنواری تھیں اور جس وقت حضور ﷺ کا انتقال ہوا اس وقت آپ ؓ کی عمر اٹھارہ سال تھی، اور آپ کے بعد اڑتالیس سال تک زندہ رہیں، اور آپ کا حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں سن اٹھاون (۵۸) ہجری میں انتقال ہوا۔ حضرت ابوہریرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے اندر آپ کی تدفین ہوئی۔

(۲۶) رضاعت کا باب

۵۲۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: إن أفلح أخا أبي القُعيس، وهو عمي من الرضاعة، استأذن عليَّ، وذلك بعد أن نزل الحجابُ، فأبيتُ أنْ آذن له، فجاء رسولُ الله ﷺ فأخبرتُه فقال: "ائذني له؛ فإن الرضاع مثل النسب".

۵۲۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوقعیس کے بھائی اُفلح جو میرے رضاعی چچا ہیں انہوں نے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی، پھر حضور پاک ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپؐ اس کے بارے میں بتایا، تو آپ نے فرمایا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، کیونکہ رضاعت کا رشتہ نسب کے رشتہ کے مانند ہے۔

۵۳۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: كنتُ قاعدة أنا ورسولُ الله ﷺ إذ سمعتُ صوتَ إنسانٍ يستأذنُ في بيتَ حفصة، فقلتُ، يا رسولَ الله، هذا رجل يسأذنُ في بيتك، فقال: "أراهُ فلانا" لعمِّ حفصة من الرضاعة، فقلتُ: يا رسول الله، لو كان عمّي فلانٌ حيا دخل عليَّ؟ لعمٍّ لها من الرضاعة. قال: "نعمْ يحرُمُ من الرضاع ما يحرُمُ من النسب".

۵۳۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک میں نے ایک شخص کی آواز سنی جو حضرت حفصہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا، میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول یہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ حضرت حفصہ کے رضاعی چچا لگ رہے ہیں، پس میں نے کہا کہ (حضرت عائشہ) اگر میرے فلاں چچا زندہ ہوتے تو کیا میرے پاس وہ داخل ہو سکتے تھے جب کہ وہ رضاعی چچا تھے، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں: رضاعت سے بھی اسی طرح حرمت ثابت ہوتی ہے جس طرح نسب سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔

۵۳۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها

قالتُ: أخبرتني جُدامَةُ بنتُ وهب الأسدية أنها سمعتُ رسولَ الله يقول: "لقد هممتُ أن أنهىٰ عن الغِيلَةِ، حتى ذكرتُ أن الرُّوم وفارس يصنعون ذلک، ولا يَضُرُّ بأولادهم شيئا".

قال الربيعُ: الغيلة: حمْلُ المرأة وهي تُرضعُ.

۵۳۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے جدامہ بنت وہب الأسدیہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں غیلہ (غیلہ کے معنیٰ حالت رضاعت میں عورت کا حاملہ ہونا) سے منع فرمادوں پھر مجھے یاد آیا کہ اہل روہم اور فارس (روم اور ایران والے) اس طرح کرتے ہیں اور غیلہ کی وجہ سے ان کی اولاد کو ذرا بھی نقصان نہیں پہونچتا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں "الغيلة" سے مراد وہ عورت جو بچہ کو دودھ پلانے کی مدت کے دوران حاملہ ہو جائے۔

(۲۷) عزل اور باندیوں کا بیان

۵۳۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ: "نهىٰ عن وَطْءِ السَّبايا من الإماء" فقال: "لا تطؤوا الحوامل حتى يضعْنَ ولا الحوائلَ حتى يحِضْنَ".

قال الربيعُ: الحائلُ: التي يأتيها الحيضُ حالا بعد حال.

۵۳۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ملنے والی باندیوں سے جماع کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے کے بعد اور اگر وہ حیض کی حالت میں ہوں تو حیض سے پاک ہونے کے بعد ان سے جماع کرو، مباشرت کرو۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ الحائل سے مراد وہ عورت جس کو وقتاً فوقتاً حیض آتا رہے۔

۵۳۳- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال: خرجنا مع رسول اللهﷺ في غزوة بني المُصطلقِ فأصبنا سبايا، فاشتهينا النساء، واشتدتْ علينا العزبةُ، فأردنا أن نعزلَ، فقلنا: نعزل وفينا رسول اللهﷺ قبل أن نسأله عن ذلک! قال: فسألْناه، فقال: "ماعليكُمْ أن لا تفعلوا، فما من نسمة كائنة إلا وهي كائنة إلى يوم القيامة".

۵۳۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ بنو مصطلق میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، چنانچہ ہم کو اس غزوہ کے اندر بہت سی عورتیں مال غنیمت میں ملیں، پھر تو ہمارے اندر عورتوں سے جماع کرنے کی خواہش پیدا ہونے لگی کیونکہ گھر سے دور ہونے کی بناپر ہم لوگوں میں جماع کی خواہش حد سے زیادہ ہوگئی تھی، تو ہم نے عزل کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہا، (عزل یعنی مرد عورت سے مباشرت کرے اور انزال اس کی فرج کے باہر کرے تاکہ بچہ پیدا نہ ہو) پھر ہمیں خیال آیا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر عزل کرنے جارہے ہیں حالانکہ حضور ہمارے درمیان موجود ہیں، راوی کہتے ہیں کہ چنانچہ ہم نے اس سلسلہ میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپﷺ نے فرمایا کہ اس کے کرنے میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ جس جان بھی پیدا ہونا ہے اس کو قیامت تک پیدا ہونا ہی ہے۔

۵۳۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبيﷺ قال: "من خاف من شدة الميعة فليصُم؛ فإن الصوم له وجاءٌ".

قال الربيعُ: يعني خصاء، مثل ما رُوِي أن النبيﷺ ضحّىٰ بكبْشين أملحَيْنِ موجُوئينِ، والأمُلحان: الأبلقان.

۵۳۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے

اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ سرور دو عالم نے فرمایا ہے کہ جسے شدت جماع پر کنٹرول نہ کرسکنے کا اندیشہ ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ روزہ خواہش جماع کی شدت کو ختم کر دیتا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ وجاء کے معنی آختہ کے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کہ نقل کیا گیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیاہ و سفید رنگ والے آختہ مینڈھے کی قربانی کی۔

☆☆☆

(۲۸) طلاق، خلع، اور نان و نفقہ کا بیان

۵۳۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد: أن ابن عمر طلَّق امرأتهُ، وهي حائض، فجاء عمرُ إلى رسول الله ﷺ فسأله عما فعل، فقال: "مُرْه أن يُراجعها، ويمسكها حتى تطهر، ثم تحيض ثم تطهر، فإن شاء أمسک، وإن شاء طلَّق قبل أن يمسَّ، فتِلْک العدة التي أمر الله عزوجل أن يُطلق لها النساء".

۵۳۵- ابو عبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، چنانچہ حضرت عمر حضور کے پاس اس طلاق کے سلسلہ میں مسئلہ دریافت کرنے کی غرض سے آئے اور آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دو اور یہ کہو کہ وہ اس کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اس کو حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے، پس اب اگر چاہیں تو اپنے نکاح میں باقی رکھیں، یا مباشرت سے پہلے چاہیں تو طلاق دے دیں، یہی وہ طلاق کا طریقہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اگر عورتوں کو طلاق دی جائے تو اسی طریقہ پر دی جائے۔

۵۳۶- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس: أن رسول الله ﷺ

قال: " لا طلاق إلا بعد نكاح..." الحديث.

۵۳۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طلاق کا ثبوت نکاح کرنے کے بعد ہوتا ہے یہ حدیث تفصیل سے کتاب النکاح کے شروع میں گزر چکی ہے۔

۵۳۷- أبو عبيدة قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لا تسأل امْرأة طلاق أختِها لتستفرِغ صحفتها، فإنما لها ما قُدِّرَ لها".

۵۳۷- ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے شوہر اپنی سوکن کو طلاق دینے کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ تن تنہا اپنے شوہر کی صحبت سے فائدہ اٹھائے۔ کیونکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔

۵۳۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: طلّق أبو عمرو بنُ حفص زوجته وهو غائب طلاقا باتّاً، فأرسل إليها وكيله بشعير، فسخطتُهُ، فقال: أما والله ما لك علينا شيءٌ. فجاء ت إلى رسولِ الله ﷺ فذكرتُ ذلك له، فقال: "ليس لكِ عليه من نفقة" فأمرها أن تعتدَّ في بيت أم شريك، ثم قال: "تلك امرأة يغشاها أصحابي، اعتدي عند ابن أم مكتوم، فإنه رجل اعمىٰ تضعين ثيابك، فإذا حللتِ فآذنيني" فلما حلَّتُ ذكرتُ له أن معاوية بن أبي سفيان وأبا جهم بن هشام خطباني، فقال لها رسول الله ﷺ: "أما أبو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه، وأما معاوية فصعُلوك لا مال له، ولكن انكحي أسامة بن زيد" قالتُ: فكرهتُه، ثم قال لها: "انكحي أسامة بن زيد" قالتُ: فنكحْتُه، فجعل الله فيه خيرا، فاغتبطْتُ به.

۵۳۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن حفص نے گھر کی غیر موجودگی میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں، اور اس کے بعد انہوں نے اپنے وکیل کو جو دے کر اپنی بیوی کے پاس بھیجا، تو ان کی بیوی اس پر ناراض ہوئیں، چنانچہ وکیل نے

کہا کہ خدا کی قسم تمہارا ہمارے اوپر ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں ہے، چنانچہ یہ خاتون حضور پاک ﷺ کی خدمت میں تشریف لائیں، اور آپ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے اس واقعہ کو سن کر فرمایا کہ اب ان کے ذمہ تمہارا نان ونفقہ نہیں رہا ہے، پھر آپ ﷺ نے انہیں ام شریک کے گھر میں عدت گذارنے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے خیال فرما کر کہا کہ ام شریک تو ایسی خاتون ہیں جن کے پاس میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں، لہذا تم ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذارو، کیونکہ ابن ام مکتوم نابینا ہیں تم کسی بھی طرح وہاں رہ سکتی ہو، کیونکہ وہاں بے پردگی کا خدشہ نہیں ہے، اور جب تم وہاں عدت کے ایام پورے کرلینا تو پھر مجھے بتانا، چنانچہ جب ان کی عدت کے ایام پورے ہو چکے تو انہوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم بن ہشام نے انہیں شادی کا پیغام دیا ہے، پس آپ نے ان سے فرمایا کہ جہاں تک ابوجہم کی بات ہے تو ان کا ڈنڈا ہمیشہ ان کے کاندھے پر رہتا ہے (یعنی عورتوں کو مارتے پیٹتے رہتے ہیں لہذا وہ مناسب نہیں ہیں) اور جہاں تک معاویہ بن ابی سفیان کی بات ہے تو وہ غریب آدمی ہیں ان کے پاس مال وغیرہ نہیں ہے، مگر آپ نے فرمایا کہ اسامہ بن زید سے شادی کرلو، وہ کہتی ہیں کہ میں نے اسامہ کو پسند نہیں کیا تو آپ ﷺ نے دوبارہ پھر کہا کہ اسامہ بن زید سے شادی کرلو تو میں نے اسامہ بن زید سے شادی کرلی تو اللہ تعالیٰ نے اس شادی میں بڑی بھلائیاں رکھ دیں اور یہ شادی میرے لئے قابل رشک بن گئی۔

۵۳۹- أبو عبيدة عن جابر قال: قال ابن عباس: تزوَّج رسول الله ﷺ امرأة يقال لها عمرة، فطلقها، ولم يبتن بها، وذلك أن أباها قال له: إنها لم تمرضْ قطُّ، فقال: "ما لهذه عند الله من خير" فطلَّقها.

۵۳۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خاتون سے شادی کی جس کا نام عمرۃ تھا، پھر آپ ﷺ نے انہیں طلاق دے دی، اور آپ ﷺ نے ان سے ملاقات نہیں کی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ

ان کے والد نے یہ کہہ دیا تھا کہ ان کی لڑکی کبھی بیمار نہیں ہوئی، پس آپ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک ان کا کوئی بہتر مقام نہیں ہے، کیونکہ جس کا خدا کے نزدیک بہتر مقام ہوتا ہے، اس کو اللہ آزمائش میں ضرور مبتلا کرتا ہے، پس آپ ﷺ نے انہیں طلاق دے دی۔

۵۴۰- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس قال: نشزتْ أم جميلةَ بنتُ عبدالله بن أبيٍّ عن زوجها ثابت بن قيس بن الشَّمَّاسِ، فأتتْ أباها مرتينِ تشكو زوجها، ويرُدُّها، ويقول: يا بُنيَّةُ ارُجعِي إلى زوجك، واصبري، فلما رأتْ أباها لا يشكِّيها، أتتْ إلى رسول الله ﷺ تشكو إليه، وذكرتْ أنها كارهة له، فأرسل النبي ﷺ إلى زوجها فقال: "يا ثابتُ مالك ولأهلك؟" فقال: والذي بعثك بالحق، ما على وجه الأرض أحب إليَّ منها غيرُك، وإني إليها لمُحسن جهدي، فقال لها: "ما تقولين فيما يقول ثابت؟" فكرهتْ أن تكذب رسولَ الله ﷺ حين سألها، وقالت صدق يا رسول الله ﷺ ولكن تخوَّفتُ أن يدخلني النار - تعني: أنها مُبغضةٌ له - فقال لها رسولُ الله ﷺ: "أترُدِّين عليه ما أخذتِ منه، ويُخلِّي سبيلك؟ قالتْ: نعمْ، فقال: "يا ثابتُ أترضىٰ أن تردَّ عليك ما أخذتْ وتخلِّي سبيلها؟" قال: يا رسولَ الله، قد أخذَتْ مني حائطا ترده علي، وأخلِّيٰ سبيلها، فردته عليه، فخلى سبيلها، قال ابن عباس: هذا أوّل خلْعٍ كان في الإسلام.

۵۴۰- ابو عبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ام جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبی نے اپنے شوہر ثابت بن قیس بن شماس سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اور اپنے والد کے پاس دو مرتبہ ان کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں، لیکن ان کے والد نے انہیں لوٹا دیا اور کہا کہ اپنے شوہر کے ساتھ رہو اور صبر کا دامن تھامے رکھو تو جب انہیں محسوس ہوا کہ ان کے والد ان کی شکایت نہیں دور کر رہے ہیں تو وہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں شوہر کی شکایت لے کر

پہونچی، اور آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ انہیں ناپسند کرتی ہیں، چنانچہ آپ نے ان کے شوہر کو بلا بھیجا، اور (جب وہ آئے) تو ان سے فرمایا: کہ اے ثابت تمہارا اور تمہاری بیوی کا کیا معاملہ ہے، تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم جس نے آپ کو نبوت و رسالت سے نواز کر مبعوث کیا ہے آپ ﷺ کو چھوڑ اس سرزمین پر میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی محبوب و پسندیدہ نہیں ہے، میں حتی المقدور ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے ام جمیلہ سے دریافت کیا کہ تم اپنے شوہر کی اس بات میں تصدیق کروگی، پس جب آپ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے آپ سے کذب بیانی سے کام لینے کو ناپسند فرمایا، اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میرے شوہر جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح اور سچ ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ میری ناپسندیدگی مجھے جہنم میں داخل نہ کردے، کیونکہ میں انہیں ناپسند کرتی ہوں (اسی وجہ سے ان کی شکایت کرتی ہوں اور ان کی نافرمانی کرتی ہو) پس حضور ﷺ نے ان کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ کیا تم نے جو کچھ ان سے لے لیا ہے اس کو لوٹا سکتی ہو، اور اس کے عوض میں وہ تم کو طلاق دے دیں، انہوں نے کہا ہاں، پس آپ ﷺ نے ثاقب بن قیس سے کہا کہ کیا تم اس بات سے راضی ہو کر وہ تمہارے لئے ہوئے مال کو لوٹا دیں پھر تم ان کو طلاق دے کر اپنے نکاح سے آزاد کردو، حضرت ثابت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول انہوں نے مجھ سے ایک باغ لے رکھا ہے، وہ اس کو لوٹا دیں تو میں ان کو اپنے نکاح سے آزاد کردوں گا، پس ام جمیلہ نے وہ باغ انہیں واپس کردیا اور انہوں نے ان کو طلاق دے کر آزاد کردیا، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ میں یہ سب سے پہلا خلع تھا جو ان دونوں کے مابین پیش آیا۔

۱۵۴۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: كانتْ في بريرة ثلاث سُننٍ، أما الأولىٰ فإنها عتقتْ، فخيَّرها رسولُ الله ﷺ في أن تُقيم مع زوجها أو تُفارقه، والثانية أنها جائت إليَّ فقالتْ: إن أهلي كاتبوني فأعينيني بشيء، فقلتُ لها: أعدُّ لهمُ ما

كـاتبوكِ به، فيكونُ ولاؤكِ لي، فسمع رسولُ الله ﷺ فقال: "الْولاءُ لـمنْ أعْتَقَ". والثالثةُ دخل علينا رسولُ الله ﷺ والبرْمةُ تفورُ بلحم، فقُرِّبَ إليه خبزٌ وإدامٌ فقال: "ألمْ أر البُرمة تفُورُ باللَّحم"؟ قلنا: بلىٰ يا رسول الله، ولكن ذلك لحم تُصُدِّقَ به على بريرة، وأنتَ لا تأكلُ الصدقة. فقال عليه السلامُ: "هو عليها صدقة، وهو إلينا منها هديةٌ".

۵۴۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ کے ذریعہ تین قانون بنے، پہلا یہ کہ جس وقت انہیں غلامی کی زنجیر سے آزادی ملی تو حضور پاک ﷺ نے انہیں اختیار دیا کہ چاہے تو وہ اپنے (غلام) شوہر مغیث کے ساتھ زندگی گذاریں، اور چاہے تو ان سے جدائی اختیار کرلیں، اور دوسرا یہ ہے کہ وہ میرے پاس (حضرت عائشہؓ) ایک روز آئیں اور کہا کہ میرے مالک نے میرے ساتھ مکاتبت کا معاملہ طے کیا ہے، پس آپ اس سلسلہ میں میرا کچھ تعاون کیجئے، تو میں نے (عائشہ) ان سے کہا کہ تمہارے نے جس چیز پر تم سے مکاتبت کی ہے میں وہ انہیں دوں گی لیکن تمہارا حق ولایت میرے لئے ہوگا، پس حضور پاک ﷺ نے اس کو سنا تو فرمایا کہ ولایت اس کا حق ہے جو آزاد کرے، اور تیسرا یہ ہے کہ ایک دن حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور گوشت کی ہانڈی ابل رہی تھی (جوش مار رہی تھی) پس آپ ﷺ کے سامنے ایک روٹی اور سالن پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہانڈی میں گوشت نہیں پک رہا ہے، ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ہانڈی میں گوشت پک رہا ہے، لیکن یہ گوشت بریرہ کے صدقہ کا ہے، اور آپ ﷺ صدقہ نہیں کھاتے ہیں، تو آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ صدقہ ان کے لئے ہے اور ہمارے لئے اس کی طرف سے ہدیہ ہوگا۔

(۲۹) سوگ اور عدت کا باب

۵۴۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال:

قـالتُ حفصةُ: قال رسولُ الله ﷺ: "لا يحِلُّ لامرأةٍ تؤمن بالله واليوم الآخر أن تُحِدَّ على ميِّتٍ فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا".

۵۴۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے ام المؤمنین حضرت حفصہ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی مومن خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اگر اس کے شوہر کا انتقال ہو تو چار ماہ دس دن سوگ یعنی عدت میں گذارے۔

۵۴۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أم حبيبة زوج النبي ﷺ لما تُوُفِّي أبوها أبو سفيان بن حرب دعتْ بطيب فيه صُفرةُ خلوقٍ، فدهنتْ به جارية، ثم مسحتْ عارضيها، فقالت: والله مالي بالطيب من حاجة، إلا أني سمعتُ رسول الله ﷺ يقولُ: "لا يحل لامرأة تؤمنُ بالله واليوم الآخر أن تُحدَّ على ميت فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا".

قال الربيعُ: عارضيها: ما بين مُقدَّمي أُذُنَيها إلى خدّيها من اللَّحي الأسفل.

۵۴۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے ام المؤمنین ام حبیبہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ جب ان کے والد محترم حضرت ابوسفیان بن حرب کا انتقال ہوا تو انہوں نے زعفران ایک خوشبو منگوائی، اور باندی کو خوشبو لگائی اور پھر اپنے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ خدا کی قسم خوشبو کی کوئی ضرورت اس موقع پر مجھے نہیں تھی، مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا اور یوم آخرت پر ایمان و یقین رکھنے والی کسی بھی مومن خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، البتہ وہ اپنے شوہر کے انتقال پر چار ماہ اور دس دن سوگ منائے یعنی عدت گذارے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ ''عارضیھا'' دونوں کانوں کے سامنے کے حصہ سے لے کر رخسار سمیت ٹھڈی کے نیچے تک کو کہتے ہیں۔

۵۴۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أم سلمة زوج النبي ﷺ قالتُ: جاء ت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالتْ: يا رسول الله ﷺ، إن ابنتي تُوفّي عنها زوجُها، وقد اشتكتْ عينُها أفتكحُلُها؟ فقال لها رسولُ الله ﷺ: "لا" ثلاثا، ثم قال: "إنما هي أربعة أشهر وعشرا، وكانت إحداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة عند رأس الحول".

قال الربيعُ: كانت المرأة في الجاهلية إذا تُوفّي عنها زوجُها دخلتْ حفشا، ولا تمسُّ طيبا، وتلبسُ شرَّ ثيابها، حتى تمُرَّ عليها سنةٌ، ثم تُؤْتَىٰ بحمار أو شاة أو طير فتقْتَضُّ به، فقلَّما تقْتضُّ، بشيء إلا مات، ثم تخرج فتعطى بعرة فترمي بها، ثم تراجع ماشاء ت من طيب وغيره ومعنىٰ تقتضُّ به أي: تمسحُ به، والحفشُ: طرفُ الخُصّ، والله أعلمُ.

۵۴۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون حضور پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور انہوں نے آپ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اور میری لڑکی کی آنکھ میں تکلیف ہے تو کیا وہ اپنی آنکھ میں اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے سرمہ عدت کے ایام میں لگا سکتی ہے، آپ نے تین مرتبہ فرمایا نہیں پھر آپ ﷺ نے ناراضگی کے ساتھ فرمایا کہ عدت کے ایام صرف چار ماہ دس دن ہیں، حالانکہ دور جاہلیت میں تم میں سے کوئی عورت سال کے سال بھر عدت گزارتی تھی اور عدت کے اختتام پر اس کو اونٹ کی مینگنی پھینکنی پڑتی تھی۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مرجاتا تو وہ معمولی قسم کے گھر میں عدت گذارنے کے لئے ٹھہرتی، اور وہ خوشبو وغیرہ استعمال نہیں کرسکتی تھی، بلکہ گھٹیا قسم کے کپڑے زیب تن کرتی تھی اور اسی حال پر ایک سال گذر جاتا

تھا، پھر اس کے پاس ایک گدھا یا ایک بکری یا ایک پرندہ لایا جاتا تھا، پھر وہ اس سے اپنے آپ کو بچ کرتی، اور جس کو بھی بچ کرتی تھی وہ مر ہی جاتا تھا، پھر وہ عدت سے نکلتی تھی، پھر اس کو مینگنی دی جاتی تھی پھر اس کو وہ لے جا کر پھینکتی تھی، پھر وہ اگر خوشبو وغیرہ استعمال کرنا چاہتی تو استعمال کرتی تھی، اور "تقتض" کا مفہوم چھونا ہے اور "الحفش" مٹی کے بنے ہوئے گھر کے گوشہ کو کہتے ہیں۔

٥٤٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: كانتُ أختي الفُرَيْعَةُ بنتُ مالك جاء ت إلى رسولِ اللهﷺ تسأله أن ترجع إلى أهلها في بني خُدْرةَ، من أجل أن زوجها خرج في طلب عبيد له أبقُوا، حتى إذا كانوا بطرف القدُوم لحقهم، فقتلوه، فسألتُ رسولَ اللهﷺ أن ترجع إلى أهلها، فقالتْ: إن زوجي لمْ يترُكني في مسكن يملكه ولا ترك لي نفقة. فأذن لها بالخروج، حتى إذا كانتْ بالحجرة دعاها، فدُعيتُ له، فقال لها: "كيف قُلتِ؟" فردَّتْ عليه القصة، فقال لها: "أمْكُثي في بيتكِ حتى يبلُغَ الكتابُ أجله" قال: فاعتدَّتْ فيه أربعة أشهر وعشرا.

۵۴۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میری بہن فریعۃ بنت مالک حضور پاکﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور انہوں نے آپ سے قبیلہ بنی خدرۃ میں اپنے اہل وعیال کے پاس واپس لوٹنے کی درخواست کی، اس وجہ سے کہ ان کے شوہر اپنے بکھیڑ وغلاموں کی تلاش میں گئے تھے یہاں تک کہ جب وہ مقام قدوم میں پہونچے تو ان کے بھگوڑے غلاموں نے انہیں قتل کردیا، میری بہن نے آقائے مدنی سے یہ بھی کہا کہ میرے شوہر میرے لئے اپنی ملکیت کا کوئی گھر بھی نہیں چھوڑ سکے ہیں اور نہ ہی میرے لئے کوئی نان ونفقہ چھوڑا ہے، پس آپﷺ نے یہ سن کر ان کو اپنے گھر کی طرف لوٹنے کی اجازت دے دی، لیکن جب وہ واپس جاتے ہوئے کمرے تک پہونچیں تو ان کو دوبارہ

بلایا، چنانچہ ان کو آواز دی گئی، پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے کیا کہا ہے، پھر سے اپنا واقعہ بیان کرو، پھر جب انہوں نے دوبارہ پورا واقعہ سنایا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنے گھر میں ہی عدت گذارو یہاں تک کہ عدت کے ایام پورے ہو جائیں، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جس گھر میں وہ تھیں اسی کے اندر چار مہینے دس دن عدت کے پورے کئے۔

٥٤٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: اختلفتُ أنا وأبو سلمة بن عبدالرحمن في المرأة الحامل إذا وضعت بعد وفاة زوجها بليال، قال: فقلتُ: عِدَّتُها آخرُ الأجلين، فقال أبوسلمة: إذا وضعتْ حلَّتْ. فجاء أبوهريرة فسُئِلَ، فقال: أنا مع أبي سلمة. فبعثْنا كُريبا مولىٰ ابن عباس إلى أم سلمة، فسألها عن ذلک، فقالتْ: ولدتْ سُبَيْعةُ الأسلميةُ بعد وفاة زوجها بليال، فذكرتُ ذلک لرسول الله ﷺ فقال: "قد حلَّتْ".

قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: وهذه رُخصة من النبي ﷺ للأسلمية، وأما العمل فعلىٰ ما قال ابن عباس وهو المأخوذُ به عندنا، وهو قولُ الله عز وجل في كتابه.

٥٤٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میرے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے درمیان اس عورت کے مسئلہ میں اختلاف ہو گیا جو حاملہ ہو اور اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ دنوں بعد اس نے بچہ جنا ہو، حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کی عدت کی مدت دونوں مدتوں میں سے بعد والی ہوگی، اور ابوسلمہ نے کہا کہ جب اس نے بچہ جنم دے دیا تو اس کی عدت پوری ہو گئی اور عدت سے آزاد ہو گئی، اسی دوران حضرت ابوہریرہ تشریف لے آئے تو ان سے مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں تو ابوسلمہ کی رائے سے اتفاق رکھتا ہوں۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر ہمارے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ کے

پاس بھیجا گیا، چنانچہ اس غلام نے حضرت ام سلمہ سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے کچھ روز بعد بچہ جنا، اور اس نے اس کے بارے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی عدت پوری ہوگئی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضور پاک ﷺ کی جانب سے اسلمیہ کے لئے رخصت تھی، اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو وہ حضرت ابن عباس کے قول کے اوپر ہے اور حضرت ابن عباس ہی کے قول پر ہمارے یہاں عمل ہے ، اور یہی حکم قرآن کے اندر بھی ہے۔

(۳۰) حیض کا باب

۵۴۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال أنس بن مالك: قال رسولُ الله ﷺ: "أقل الحيض ثلاثة أيام، وأكثره عشرة أيام".

۵۴۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حیض کی اقل مدت تین روز ہے اور اکثر مدت دس روز ہے۔

۵۴۸- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: قال رسول الله ﷺ: " الرجلُ أحقُّ بلمرأته مالم تغتسلْ من الحيضة الثالثة".

۵۴۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے بیان ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شوہر ہی اپنی بیوی کا زیادہ حقدار ہے اس وقت تک جب تک کہ اس کی بیوی تیسرے حیض سے پاک ہوکر غسل نہ کرلے، اس کے بعد شوہر رجوع نہیں کرسکتا، اگر بیوی تیسرے حیض سے پاک ہوگئی تو مراجعت ممتنع ہوجائے گی۔

۵۴۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ

قال: "لا تطْهُرُ المرْأةُ من حيضها حتى ترىٰ القصة البيضاء".

والقصة الجصُّ، شبَّهَ الطُّهْرَ ببياض الجص.

۵۴۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عورت حیض سے اس وقت پاک ہوگی جب وہ قصہ بیضاء دیکھ لے۔ "القصة" چونا، حیض سے پاکی کو چونے کی سفیدی سے تشبیہ دی ہے، یعنی جب حیض کا خون آنا بند ہو جائے۔

۵۵۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: "لا تُوطأُ حاملٌ حتى تضع، ولا حائلٌ حتى تحيضَ".

قال الربيعُ: معنىٰ الحديث في الإماء أي لا يطَؤُهُنَ أحد من ساداتهن حتى يُسْتَبْرينَ، وأما الزوج فحلال له الوطءُ لامرأته الحامل والحائل؛ إلا الحائض فإنها لا تُوطأُ حتى تطهُر، فإنْ وُطِئَتْ قبل أن تَطْهُرَ، فإن جابر بن زيد قال: لا أحلِّلُها ولا أُحرِّمُها، وأحبُّ إليَّ أن يُفارِقها.

۵۵۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حاملہ عورت (مراد باندی ہے) سے وطئی اس وقت کی جائے جب وہ اپنے حمل کو جن دے، اسی طرح وہ عورت جس کے حیض کی مدت نہ ہو اس سے جماع نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس کے حیض کی مدت گذر جائے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ حدیث کا تعلق باندیوں سے ہے یعنی ان باندیوں کے آقا کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان سے مباشرت کریں جب تک کہ استبراء حمل نہ ہو جائے یعنی ان کا حاملہ نہ ہونا معلوم ہو جائے، جہاں تک شوہر کی بات ہے تو اس کی بیوی اس کے لئے جائز ہے چاہے وہ حاملہ ہو یا حائلہ اس سے وہ وطئی کر سکتا ہے، سوائے حائضہ کے کہ وہ اس سے مباشرت اس وقت کر سکتا ہے جبکہ وہ حیض سے پاک ہو جائے، اگر حیض کے ایام میں اس سے مباشرت کی گئی تو امام جابر بن زید اس مسئلہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

میں نہ اس کو حلال کہتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں، البتہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ بیوی سے جدائی اختیار کرے (اگر اس نے حیض کے ایام میں اس سے مباشرت کی ہے)

۵۵۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: كنتُ أنام مع رسولِ الله و وأنا حائض.

قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: وهذا يدلُّ على أن بدن الحائض ليس بنجس، وكذلك بدن الجنب على هذا الحال، قال جابر بن زيد: فذكرتْ لي عائشةُ رضى الله عنها أن رسول الله ﷺ قال لها: "ليستْ حيضتُك في يدِكِ".

۵۵۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں حضور پاک ﷺ کے ساتھ سو جایا کرتی تھی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے فرمایا کہ یہ حدیث اس حکم پر دلالت کرتی ہے کہ حائضہ کا جسم ناپاک نہیں ہوتا ہے، اور اسی طرح جنبی شخص کا بدن بھی ناپاک نہیں ہوتا ہے، جابر بن زید کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ نے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں لگا ہے۔

۵۵۲- ومن طريقها قالتْ: كنتُ أرَجِّلُ رأس رسول الله وأنا حائض.

۵۵۲- اور حضرت عائشہ سے یہ روایت بھی ہے کہ میں حیض کی حالت میں حضور پاک ﷺ کے بالوں میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

۵۵۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسولُ الله ﷺ: "إذا أدبرت الحيضةُ فقد وجب الغسلُ".

۵۵۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس

سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض ختم ہو جائے تو عورت پر غسل کرنا واجب ہے۔

۵۵۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها، قالتْ: كان رسول الله يأمُرُني بغسل دم الحيضة من الثوب.

۵۵۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے تھے کہ کپڑے سے حیض کے خون کو دھل دو۔

(۳۱) استحاضہ کا باب

۵۵۵- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "دمُ الاستحاضة نجسٌ؛ لأنه دم عرْقٍ ينقضُ الوضوء".

۵۵۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے: کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ استحاضہ کا خون ناپاک ہے، کیونکہ یہ خون رگوں سے آتا ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۵۵۶- ومن طريق ابن عباس أيضا عنه عليه السلام قال للأنصارية حين سألتْه، فقالتْ: يا رسول الله ﷺ أثُجُّ ثَجّاً. فقال: "اغتسلي واستَثْفِرِي وصلي" أي: احْتَشِي بالقطن.

۵۵۶- اور حضرت ابن عباس ہی کی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ ایک انصاریہ خاتون نے آپؐ سے دریافت کیا: کہ اے اللہ کے رسول مجھے خون بہت نکلتا ہے، میں کیا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خون نکلنے کے بعد اس مقام کو دھولو اور وہاں پر کرسف روئی باندھ لو پھر نماز ادا کرلو، (یعنی شرمگاہ کے پاس روئی وغیرہ رکھ لو)

۵۵۷- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام قال: "إذا أدبرتِ

الحيضةُ وجب الغسلُ".

۵۵۷- حضرت ابن عباس ہی کے ذریعہ یہ حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حیض کا خون آنا بند ہو جائے تو حائضہ عورت پر غسل کرنا واجب ہے۔

۵۵۸- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: قالتْ: فاطمةُ بنتُ أبي حُبيْشٍ لرسول الله ﷺ إني لا أطهرُ أفأدَعُ الصلاةَ؟ فقال لها: "إنما ذلك دمُ عرْقٍ نجس ليس بالحيضة، فإذا أقبلت الحيضة فاترُكي لها الصلاة، وإذا ذهب قذرُها فاغسلي الدم عنك، وصلي".

۵۵۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کہ میں ایک ایسی خاتون ہوں کہ میں حیض کے خون سے چھٹکارا نہیں پاتی ہوں تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ پس آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ حیض کا خون نہیں ہے بلکہ رگوں سے نکلنے والا ناپاک خون ہے، چنانچہ جب حیض کا خون آئے تو نماز مت پڑھو، اور جب حیض کے ایام ختم ہو جائیں تو اب اس کے بعد نکلنے والے خون کو جسم سے صاف کرلو، اور نماز ادا کرو۔

۵۵۹- ومن طريقها أيضا قالتْ: كنتُ أُرَجِّلُ رأس رسول الله ﷺ وأنا حائض.

۵۵۹- حضرت عائشہؓ ہی کی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپؓ فرماتی ہیں کہ میں حیض کے ایام میں (حالت میں) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

۵۶۰- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني أن امرأة تُسَمَّىٰ أسماء الحارثية كانت مُستحاضة، فجاءت إلى رسول الله ﷺ فسألته عن

أمرها، فقال لها: "اُقْعُدِي أيامكِ التي كنتِ تحيضينَ فيها، فإذا دام بک الدم فاستظهري بثلاثة أيام، ثم اغتسلي وصلی".

۵۶۰-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے ایک خاتون کے سلسلہ میں معلوم ہوا جن کا نام اسماء حارثیہ تھا کہ وہ استحاضہ کی بیماری سے دوچار تھیں، چنانچہ وہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئیں، اورانہوں نے اپنے استحاضہ کے سلسلہ میں آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تم اس حالت میں ان ایام کے اندر جن میں تمہیں حیض آتا ہے نماز چھوڑ دو، پھر اگر خون بند نہیں ہوتا مسلسل آتا رہتا ہے تو تین روز اور دیکھ لو، اس کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھو، اب خون کے آنے کی وجہ سے نماز نہ چھوڑو۔

۵۶۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "المستحاضة تتوضأ لكل صلاة" قال جابر: إنما عائشة ذكرتْ مسألة فاطمة بنت أبي حُبيش، ولم تذكُرْ أن النبي ﷺ أوجب عليها الوُضوءَ عند كل صلاة.

۵۶۱-ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ مستحاضہ عورت نماز کے لئے وضو کرے گی، امام جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت ابوحبیش کے مسئلہ کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور پاک ﷺ نے ان کے اوپر ہر نماز کے لئے وضو کرنا لازم کر دیا تھا۔

☆☆☆

خرید وفروخت کا بیان

(۳۲) ممنوعہ خرید وفروخت کا باب

۵٦۲- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "لا تتلقَّوا السَّوالع". يعني لا تتلقوا أجلابها، فتشتَروا منهم قبل أن يبلُغوا الأسواق.

۵٦۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کیہے کہ آپ نے فرمایا کہ سامان کو بازار میں پہونچنے سے پہلے مت خریدو، یعنی سامان لانے والوں سے مل کر راستہ میں سامان بازار پہونچنے سے پہلے مت خریدو۔

۵٦۳- ومن طريقه عنه عليه السلام أنه: "نهىٰ عن بيع المُلامسة والمُنابذة، وعن بيع حبل الحبلة، وعن الملاقيح والمضامين".

قال الربيعُ: المُلامسة: أن يلمس الرجلُ طرف الثوبِ ولا ينشره، ولا يعلم ما فيه، فيلزمه البيعُ، والمُنابذةُ: أن يرمي الرجل ثوبه للآخر، ويرمي له الآخر ثوبه، ولم ينظر كل واحد منهما إلى ثوب صاحبه، وحبل الحبلة: وهو: حَبَلُ ما في بطن الناقة، والملاقيح: ما في ظهور الفحول، والمضامينُ: ما في بطون الإناث.

۵٦۳- اوراسی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ نے بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ اور حاملہ کے حمل سے اور نر و مادہ کے مادہ منویہ کو خریدنے سے منع کیا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "الملامسة" یہ ہے کہ آدمی بندھے ہوئے کپڑے کے ایک حصہ کو چھولے اور اس کو پھیلائے نہیں، حالانکہ وہ یہ جانتا بھی نہیں ہے کہ اس میں

کیا ہے، پس چھوتے ہی اس پر بیع لازم ہوجاتی تھی، ''المنابذة'' یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا ہے اور دوسرا شخص اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دیتا ہے، حالانکہ ان میں سے کوئی بھی شخص مشتری کپڑے کو نہیں دیکھتا تھا اور'' حبل الحبلة '' سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی کے پیٹ میں جو حمل ہے اس کا بچہ۔ اور الملاقیح سے مراد نر کا مادہ منویہ اور مضامین سے مراد مادہ کا مادہ منویہ ہے۔

۵۶۴- أبو عبيدة عن جابر عن أنس بن مالك قال: نهىٰ النبي ﷺ عن بيع الثمار حتى تزهو، فقيل له: يا رسول الله ﷺ، وما تزهو؟ قال: "تحمرُّ" فقال رسول الله ﷺ: "أرأيتم لو منع الله الثمرة فبِمَ يأخذُ أحدكم مال أخيه؟".

۵۶۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے سرخ ہونے سے پہلے یعنی پکنے سے پہلے ان کی بیع کرنے سے منع فرمایا تھا تو آپ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول اسکے ظاہر ہونے کا کیا مفہوم ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے اندر سرخی آجائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر اللہ تعالیٰ پھل کے آنے کو روک دے تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے مال کا معاوضہ کیسے لے گا۔

۵۶۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يُساوِمُ أحدُكم علىٰ سوم أخيه".

۵۶۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ تاؤ پر بھاؤ تاؤ نہ کرے۔

۵۶۶- وعن أبي سعيد الخدري أيضا قال: نهىٰ رسول

الله ﷺ عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحُها. والنهيُ واقع على البائع والمشُتري.

٥٦٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کونپل ظاہر ہونے سے پہلے پھل کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے، اور یہ ممانعت لینے والے اور دینے والے یعنی خرید وفروخت میں طرفین کے لئے ہے۔

٥٦٧- وعن أبي سعيد أن رسول الله ﷺ: "نهىٰ عن النجُشِ" قال الربيعُ: الناجشُ: الذي يزيدُ في السعلة وهو لا يشتريها.

٥٦٧- اور اسی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ یہ حدیث بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے بیع نجش سے منع فرمایا ہے، امام ربیع کہتے ہیں کہ ناجش اس شخص کو کہتے ہیں جو سامان کی قیمت میں اضافہ کرے، مگر اس کا مقصد اس کو خریدنا نہ ہو۔

٥٦٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: "لا تناجشُوا، ولا تتلقوا الرُّكبانَ للبيع، ولا يبعْ حاضر لبادٍ، ولا تُصرُّوا الإبلَ والغنم".

قال الربيع: أي: لا تحولوا بين الشاة وولدها وتترُكُوا اللبن في ضرْعها حتى يعظم، فيظنَّ المُشْتري كذلك هي.

٥٦٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں خرید وفروخت کے اندر سامان کی قیمت مت بڑھاؤ، اور نہ ہی سامان لے کر آنے والے قافلوں سے (بازار میں داخل ہونے سے پہلے) سامان خریدو، اور نہ ہی شہر کا رہنے والا دیہات سے سامان لے کر آنے والے سے سامان خریدے، اور نہ ہی اونٹ اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ روک کر رکھو۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ کو اس کی ماں کا دودھ نہ پینے دیا جائے بلکہ دودھ کو تھنوں میں رہنے دیا جائے تاکہ تھن بڑے ہوجائیں اور بھر جائیں جن کو دیکھ کر خریدنے والا یہ گمان کرے کہ یہ دودھاری ہے۔

٥٦٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ أنه: "نهى عن الاحتكار، وعن سلفٍ جرَّ منفعة، وعن بيع ما ليس عندَكَ".

٥٦٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ نے بیع احتکار سے یعنی مہنگا بیچنے کے لئے گودام میں مال جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، اور اسی طرح ایسے قرض سے جو نفع کا سبب ہو، یعنی: جس قرض سے قرض دینے والا مقروض سے قرض کے عوض سامان خرید لے، اس سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح معدوم کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٧٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: "نهىٰ النبي ﷺ عن بيعٍ وسلفٍ" وهو: أن يستلفَ منْ رجلٍ على أن يشتريَ منه.

٥٧٠- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور قرض کا ایک ساتھ معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ بیع اس طرح ہے کہ ایک شخص کسی شخص سے اس شرط پر قرض لے کہ وہ اس سے سامان خریدے گا۔

٥٧١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ أنه نهى عن كراء الأرض.

٥٧١- ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور وہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، یعنی زمین کو بٹائی پر شرط کے ساتھ دینے سے منع فرمایا ہے۔

٥٧٢- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال: نهىٰ رسول الله ﷺ عن المُزابنة، والمُحاقلة. فالمُزابنة: بيعُ التمر بالتمر على رُؤُوس النخل، والمُحاقلةُ: كراءُ الأرض.

٥٧٢- ابوعبیدہ جابر بن زید سے اور وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت

کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع وشراء سے ممانعت فرمائی ہے، راوی کہتے ہیں: کہ "مزابنة" سے مراد: کھجور کی خرید وفروخت کھجور سے جب کہ کھجوریں درختوں پر ہوں، اور "محاقله" سے مراد: زمین کو بٹائی پر دینا ہے۔

۵۷۳- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس قال: بلغني أن رسولَ الله ﷺ: نهىٰ عن قيل وقال، وعن تضييع المال.

قال الربيعُ: قال أبو عبيدةَ: قيل وقال هو: المُزاحُ والخنا من القول، وتضييعُ المال هو: أن لا يقف الرجل على نفسه في البيع والشراء، ولا يحُوطَ مالَه من الضيعة، والله أعلمُ.

۵۷۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے حضرت کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے قیل وقال کرنے اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "قيل وقال" کا مطلب مذاق اور فحش گوئی ہے اور "تضييع المال" کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو خرید وفروخت کے بارے میں علم نہ ہو (تجربہ نہ ہو) اور اپنے مال کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہو، واللہ اعلم۔

(۳۴) خیار بیع اور خیار شرط کا باب

۵۷۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "البيِّعان بالخيار مالمْ يفترقا".

قال الربيع: قال أبو عبيدةُ الافتراقُ بالصَّفقة أي: يبيعُ هذا ويشترى هذا، وليس كما قال مَنْ خالفَنا بافتراق الأبدان، أرأيتَ إنْ لم يفترقا يومين أو ثلاثة أيام أو أكثر، فلا يستقيمُ على هذا الحال بيع لأحد.

۵۷۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے نقل کیا ہے: کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

بائع اور مشتری کو بیع فسخ کرنے اس وقت تک اختیار رہے گا جب تک کہ جدا نہ ہوجائیں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ کا قول ہے کہ افتراق سے مراد مجلس کا بدلنا ہے اس طور پر کہ یہ خرید رہا ہے اور وہ بیچ رہا ہے، اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو دوسرے ہمارے اس مسئلہ کے اندر مخالفت کرنے والے کہتے ہیں کہ افتراق (جدائی) سے مراد جسموں کا جدا ہونا ہے کیا آپ اتنی بات نہیں سمجھتے کہ اگر یہ دونوں دو تین دن یا اس سے زیادہ جدا نہ ہوں، تو پھر کیا کہئے گا کہ خیار بیع حاصل ہے (اگر یہ تسلیم کرلیا جائے) تو اس صورت میں کسی کی بیع صحیح نہیں ہوگی۔

٥٧٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عباس قال: نهىٰ النبيُ ﷺ عن شرطين في بيع.

وهو أن يبيع الرجل الغلام لرجل بثمن معلوم على أن يبيع له الآخرُ غلاما بثمن معلوم، أو بثمن يَتَّفِقان عليه.

٥٧٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے کسی بھی بیع میں دو شرط لگانے سے منع فرمایا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ اپنے غلام کو ایک متعین قیمت پر اس شرط کے ساتھ بیچے کہ دوسرا شخص بھی اپنا غلام ایک متعین قیمت پر بیچے گا یا اس قیمت کے ذریعہ دونوں خرید وفروخت کریں جس پر ان دونوں کا اتفاق ہوا ہو۔

٥٧٦- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس قال: اشترىٰ رسولُ الله ﷺ من جابر بن عبدالله بعيرا، واشترط جابر ظهره من مكة إلى المدينة، فأجاز النبي ﷺ البيع والشرط. قال ابن عباس: وإنما أجاز النبي ﷺ ذلک؛ لأن الشرط لم يكن في عقدة البيع، والله أعلم.

٥٧٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے

نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے ایک اونٹ خریدا، اور حضرت جابر نے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ مکہ سے مدینہ تک اس پر سوار ہوکر جائیں گے، چنانچہ حضور پاک ﷺ نے بیع اور شرط دونوں جائز کردیا (باقی رکھا) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے اس بیع کو اس لئے جائز قرار دیا تھا کیونکہ شرط صلب بیع میں داخل نہیں تھی، واللہ أعلم۔

٥٧٧- قال ابن عباس: وكان تَمِيمٌ الداريُّ باع دارا واشترط سُكناها، فأبطل النبي ﷺ البيع والشرط؛ لأن الشرط كان في عقدة البيع، ويُحتمل أن يكون إنما أبطل ذلك لجهل مدة السكنىٰ.

٥٧٧- حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ تمیم دارمی نے ایک گھر بیچا اور یہ شرط لگائی کہ اس میں وہ رہیں گے، پس حضور پاک ﷺ نے بیع اور شرط دونوں کو فسخ کردیا، اس لئے کہ شرط صلب بیع میں داخل تھی، اگرچہ یہ احتمال بھی موجود ہے کہ حضور نے یہ بیع اس وجہ سے فسخ کی تھی کہ رہنے کی مدت متعین نہیں تھی۔

٥٧٨- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "إذا اختلف الجنسان فبيعوا كيف شئتُم إلا ما نهيتُكم عنه". وعنه أيضا عليه السلام أنه ابتاع بعيرا ببعيرين، وأجاز بيع عبد بعبدين، إلا أن هذا يدا بيد.

٥٧٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب مبیع اور ثمن کی جنس بدل جائے تو جس طرح چاہو خرید وفروخت کرو، سوائے ان چیزوں کے جن سے میں نے منع کیا ہے، اور آپ ﷺ سے یہ بھی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ایک اونٹ دو اونٹ کے بدلے خریدا اور آپ ﷺ نے ایک غلام دو غلاموں کے بدلے خریدنے کی اجازت دی، مگر یہ بیع جب آمنے سامنے ہو تو درست ہوگی۔

٥٧٩- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال: قال

رسول الله ﷺ: "من باع نخلا قد أُبِّرَتْ فثمرتُها للبائع إلا أن يشترطها المُبتاع".

۵۷۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بھی شخص گابھا کرنے کے بعد کھجور کا باغ بیچے تو اس کے پھل بائع کے ہوں گے، البتہ لینے والے نے اس کی شرط لگادی ہو تو پھر لینے والے کے ہوں گے۔

۵۸۰- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: كانتْ في بريرة ثلاثُ سُنن...... الحديثُ.

۵۸۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریرہ کے سلسلہ میں تین قوانین بنے، یہ حدیث کتاب الطلاق کے آخر میں گذر چکی ہے۔

(۳۴) سود، فسخ، اور دھوکہ کا باب

۵۸۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "الذهبُ بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والملح بالملح، يدٌ بيدٍ".

۵۸۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر سونے کی بیع سونے سے، چاندی کی بیع چاندی سے اور گیہوں کی بیع گیہوں سے، جو کی بیع جو سے، اور نمک کی بیع نمک سے دست بدست ہو تو درست ہے۔

۵۸۲- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "لا تبيعوا الذهب بالذهب، ولا الفضةبالفضة، ولا البر بالبر إلا مثلا بمثل، ولا تبيعوا بعضها بعض على التأخير".

۵۸۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی بیع سونے سے اور چاندی کی بیع چاندی سے اور گیہوں کی بیع گیہوں سے برابر سرابر کرو، اور ان چیزوں کی بیع ادھار مت کرو۔

۵۸۳- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن طلحة بن عبيد الله أنه التمس من رجل صرفا، فأخذ طلحة الذهب بيده يُقَلِّبُه، فقال: حتى يجيء خازني من الغابة. وعمرُ بن الخطاب رضى الله عنه حاضر يسمع كلامهُما، فقال: والله لا أُفارقكما حتى يتم الأمرُ بينكما؛ فإني سمعتُ رسول الله ﷺ قال: "الذهب بالورق ربا إلا هاء وهاء، والبر بالبر ربا إلا هاء وهاء، والتمر بالتمر ربا إلا هاء وهاء، والشعير بالشعير ربا إلا هاء وهاء".

۵۸۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبداللہ کے بارے میں یہ خبر پہونچی ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے بیع صرف کرنے کی درخواست کی، تو حضرت طلحہ سونے کو اپنے ہاتھ میں لے کر الٹنے پلٹنے لگے، اور فرمایا کہ میرا اسکریٹری جنگل سے آجائے تو میں قیمت ادا کردوں گا، حضرت عمر بن خطابؓ قریب کھڑے ان دونوں کی باتیں سن رہے تھے پس آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں تم لوگوں کے پاس سے اس وقت تک نہیں جاؤنگا جب تک کہ معاملہ تم دونوں کے درمیان طے نہ ہو جائے، اس لئے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان سنا ہے کہ سونے کی بیع چاندی سے کرنا سود ہے، البتہ نقد یدأبید ہو، اور گیہوں کی بیع گیہوں کے ساتھ کرنا سود ہے البتہ نقد اور ہاتھوں ہاتھ ہو اسی طرح کھجور کی بیع کھجور سے کرنا سود ہے البتہ نقد بیع ہو، اور اسی طرح جو کی بیع جو سے کرنا سود ہے البتہ دست بدست ہو۔

۵۸۴- الربيع عن عبادة بن الصامت قال: خرجنا في غزوة

وعلينا معاوية، فأصبنا ذهبا وفضة، فأمر معاوية رجلا يبيعها للناس في أُعْطيـاَتِهـمُ، فسارع الناسُ فيها، فقام عبادةُ فنهاهمُ فردُّوها، فأتىٰ الرجُلُ معاويةَ فشكىٰ إليه، فقام معاويةُ خطيبا فقال: ما بال رجال يُحدِّثُون عن رسول الله ﷺ أحاديث يكْذبون فيها علىٰ رسول الله ﷺ لم نسمعْها منه. فقام عبادةُ فقال: والله لأحدِّثَنَّ بما سمعتُ من رسول الله ﷺ ولو كره معاويةُ، فقال: قال رسولُ الله ﷺ: "لا تبيعوا الذهب بالذهب، ولا الفضة بالفضة، ولا البر بالبر، ولا الشعير بالشعير، ولا الملح بالملح، إلا مثلا بمثل، يدا بيد، سواء بسواءٍ، عينا بعينٍ".

۵۸۴-امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا کہ ہم لوگ ایک جنگ میں نکلے اور ہمارے امیر لشکر حضرت امیر معاویہ تھے، چنانچہ ہم کو اس جنگ کے اندر مال غنیمت میں سونا اور چاندی ملا، پس امیر معاویہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اس سونے کو لوگوں سے ان کے وظیفوں کے بدلے بیچ دو تو لوگ اس کے خریدنے میں لگ گئے، پس حضرت عبادہ بن صامت کھڑے ہو کر ان کو منع کرنے لگے، چنانچہ ایک شخص نے حضرت معاویہ کے پاس جا کر اس کی شکایت درج کرائی، امیر معاویہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو یوں خطاب کیا کہ بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ حضور پاک ﷺ کی سند سے ایسی روایت بیان کر رہے ہیں جس میں وہ حضور پر جھوٹ لگا رہے ہیں، ہم نے یہ روایت حضور ﷺ کی زبانی نہیں سنی ہے تو حضرت عبادہ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں وہ روایت ضرور بیان کروں گا جو میں نے حضور پاک ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہے، چاہے امیر معاویہ اس کو ناپسند کریں پس حضرت عبادہ نے کہا: کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سونے کی بیع سونے سے چاندی کی بیع چاندی سے، گیہوں کی بیع گیہوں سے، اور نمک کی بیع نمک سے برابر سرابر اور یداً بید ہو تبھی درست ہوگی۔

۵۸۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ

أنه ابتاع بعيرا ببعيرين، وأجاز بيع عبد بعبدين؛ إلا أن هذا يدا بيدٍ.

۵۸۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے دو اونٹ کے بدلے ایک اونٹ خریدا، اور دو غلاموں کے بدلے ایک غلام خریدنے کی اجازت دی، البتہ یہ چیز ہاتھوں ہاتھ ہو۔

٥٨٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ: اِستُعمِلَ على خيبرَ رجلا، فجاءه بتمر جنيب، فقال له رسول الله ﷺ: "أكُلُّ تمر خيبر هكذا؟" فقال: لا والله إنا لنأخذ الصاع من هذا بصاعين، والصاع بثلاثة، فقال رسول الله ﷺ: "لا تفعل، بعِ الجمع بالدراهم، وابتَعْ بالدراهم جنيبا".

۵۸۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے خیبر کے علاقہ میں ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجا، تو وہ وہاں سے آپ ﷺ کے پاس عمدہ قسم کے کھجور لے کر آئے، تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا مقام خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں، تو انہوں نے کہا کہ نہیں، واللہ میں نے اس قسم کی ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے بدلے میں اور ایک صاع تین صاع کے بدلے میں لیا ہے، تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا: کہ ایسا کرنا جائز نہیں، ہاں اگر اس طرح بیع کرنا چاہتے ہو تو یوں کرو کہ تمام کھجوروں کو درہم کے بدلے میں بیچ دو پھر درہم کے ذریعہ اچھی کھجور خرید لو۔

٥٨٧- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد: أن رسول الله ﷺ رخَّصَ لصاحب العرايا أنْ يبيعها بخرصها تمرا. قال الربيعُ: قال جابر: وبلغَنا ذلک أيضا عنْ زيد بن ثابت رفعه إلى رسول الله ﷺ.

قال الربيعُ: العرايا: نخلٌ يُعطي الرجل ثمرَها للآخر، ثم يقول له بعد ذلک: لا طريق لک عليّ، فرخَّصَ له رسولُ الله ﷺ أن يبيعها

بخرصها تمرا.

۵۸۷- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحب عرایا کو رخصت دی تھی کہ وہ کھجوروں کو اندازے سے دوسری کھجوروں کے بدلے میں بیچ سکتے ہیں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ اسی طرح کی بات ہم کو زید بن ثابت کے حوالے سے بھی معلوم ہوئی ہے اور وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''العرایا'' سے مراد ایسا باغ ہے جس کا مالک اس کے پھل دوسروں (فقراء) کو دے دیتا ہو، پھر ان سے بعد میں کہتا ہو کہ میرے پاس اس کو تمہیں دینے کے لئے کوئی جواز نہیں ہے نہیں نکلتا ہے، چنانچہ حضور پاک ﷺ نے ایسے شخص کو رخصت دی ہے کہ وہ انداز سے اس باغ کے پھل کو کھجوروں کے بدلے بیچ دے۔

۵۸۸- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس أبي رافع مولىٰ رسولِ الله ﷺ [قال]: استَسلفَ رسولُ الله ﷺ بكرا فجاء تْه إبلُ الصدقة، فأمرني أن أقضيَ الرجلَ بكره، فقلتُ: لم أجد في الإبل إلا جملا رباعيا خيارا، فقال: ''اقضه إياه، فإن خير الناس أحسنُهُمْ قضاءً''.

۵۸۸- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابورافع سے روایت کی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا، پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ان صاحب کا ان کا جوان اونٹ لوٹا دیا جائے۔ تو میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کہ اے اللہ کے رسول اونٹوں میں صرف اچھے اور چار دانتوں والے ہی اونٹ ہیں، تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو دے دو کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ

شخص ہے جو قرض کو سب سے اچھے انداز سے چکائے۔

۵۸۹- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "ألا ومنْ غشَّنا فليس منا، ومن لم يرحم صغيرنا، ولم يُوَقِّرْ كبيرَنا؛ فليس منا" يعني: ليس بولِيٍّ لنا.

۵۸۹- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سن لو جس نے ہم لوگوں کو دھوکہ دیا وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے، اور جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کیا، اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں ہے، یعنی اس کا ہم سے تعلق نہیں ہوسکتا۔

۵۹۰- ومن طريقه عنه عليه السلام قال: "إذا اختلف الجنسان.." الحديثُ.

۵۹۰- اور اسی سند سے آپ ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب مبیع وثمن مختلف ہوجائیں، یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے۔

۵۹۱- قال الربيعُ عن عبادة بنْ الصامت قال: قال رسولُ الله ﷺ: "إذا اختلف الجنسان فبيعوا كيف شِئْتُم".

۵۹۱- امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں: کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مبیع وثمن مختلف ہوجائیں تو جس طرح چاہو بیع کرو۔

۵۹۲- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه سُئِلَ عام سنة - وإنما سُمِّيَ عام سنة لشدَّة غلائها - أنْ يُسعِّرَ عليهِمُ الأسواق فامتنع، فقال رسول الله ﷺ: "القابض الباسط هو المُسَعِّرُ، ولكنْ سلُوا الله".

۵۹۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ سے قحط سالی کے زمانے

میں درخواست کی گئی (اس سال کو قحط سالی کا سال اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اس سال سامانوں کی قیمت بہت بڑھ گئی تھی) کہ آپ ان کے لئے مارکیٹ کا ریٹ متعین کردیں، تو حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ سامانوں کو فراوانی کے ساتھ عطا کرنے والا اور تنگی کے ساتھ دینے والا (یعنی اللہ) ہی اصل اس کی قیمت متعین کرنے والا ہے، لہذا اللہ ہی سے اس کی درخواست کرو۔

۵۹۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: "أيما رجلٍ أفلسَ فأدرك الرجلُ ماله بعينه فهو أحقُّ به من غيره".

۵۹۳- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کوئی بھی آدمی اگر مفلس ہوجائے (دیوالیہ ہوجائے) تو اگر کوئی شخص اپنا مال اس کے پاس پالے تو وہ اس مال کا دوسروں کے مقابلہ زیادہ حقدار ہوگا، یعنی وارثین سے پہلے وہ اپنا مال لے گا۔

۵۹۴- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لا شفعة إلا لشريك، ولا رهنَ إلا بِقَبْض، ولا قراض إلا بعينٍ".

۵۹۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شفعہ صرف شریک کے لئے ہے اور رہن بغیر قبضہ کے درست نہیں ہے، اور مضاربت یعنی بٹائی پر معاملہ متعین شیئ کے بغیر درست نہیں ہے۔

☆☆☆

(۳۵)احکام کا بیان

۵۹۵- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "إنما أنا بشر مثلكم تختصِمُون إليَّ، فأحكمَ بينكم، ولعل بعضكُمُ ألحَنُ بحُجَّته من بعض، فأقضي له على نحو ما أسمع منه، فمن قضيتُ له بشيء من حق أخيه فلا يأخذ منه شيئا، فإنما أقطع له قطعة من نار".

قال الربيعُ: ألحنُ: أقطع، وأبلغ، وأحقُّ.

۵۹۵- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں، تم لوگ اپنے معاملات فیصلہ کے لئے ہمارے پاس لاتے ہو اور میں تمہارے معاملات کا فیصلہ کرتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ تم میں کا کوئی شخص اپنی چرب زبانی کی وجہ سے دوسرے کے مقابلہ میں اپنا دعوی زیادہ اچھی طرح پیش کردے، اور میں اس کے دعویٰ کو سن کر اس کے حق میں فیصلہ کردوں، تو جس کو میرے فیصلہ سے کسی مسلمان کا حق ملے تو وہ اس سے وہ چیز نہ لے کیونکہ میں نے اس کے لئے گویا جہنم کی آگ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کردیا ہے۔

امام ربیع فرماتے ہیں کہ "اُلحن" کے معنی زیادہ کاٹنے والا، زیادہ بلیغ اور زیادہ ٹھوس کلام والا ہونے کے ہیں۔

۵۹۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ: "يأتي القاضي يوم القيامة مغلُولَ اليدينِ ، إما أنُ يفُكَّ عنه عدُله، أو يهْوِي به جورُه في النار".

۵۹۶- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قاضی قیامت کے روز دونوں ہاتھ بندھا ہوا آئے گا، اب یا تو اس کا عدل وانصاف اس کے بندھے ہوئے ہاتھ کھولے

گا، یعنی وہ جنت سے سرفراز ہوگا، یا تو اس کا ظلم وستم اور اس کی ناانصافی اس کو جہنم میں لے کر جائے گی۔

٥٩٧- أبو عبيدة قال: سمعتُ ناسا من الصحابة يقولون: قال رسولُ الله ﷺ: "مَنْ حكَمَ بين اثنين فكأنما ذبح نفسه بغير سكّين".

٥٩٧- ابوعبیدہ فرماتے ہیں: کہ میں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دو لوگوں کے درمیان کسی معاملہ کا فیصلہ کیا (یعنی قاضی بنا) تو گویا کہ اس نے اپنے آپ کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا۔

٥٩٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن مسعود يقولُ: قال النبيُّ ﷺ: "لُزُومُ الفقير حرامٌ، والمُدَّعِي ما ليس له والمُنكرُ لما عليه كافران".

٥٩٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (تنگدستی کی حالت میں تنگ دست مقروض سے قرض کی ادائیگی کا جبراً مطالبہ کرنا حرام ہے اور کسی آدمی کا ایسی چیز کا دعویٰ کرنا جو اس کی نہ ہو اور اسی طرح کسی شخص کا اس چیز کا انکار کرنا جس کی ادائیگی اس کے ذمہ ہو ایسے دونوں لوگ کافر ہیں۔

٥٩٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "البيِّنَةُ على من ادَّعَىٰ، واليمينُ على من أنكر".

٥٩٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعویٰ کرنے والے کے ذمہ شہادت پیش کرنا ہے، اور انکار کرنے والے کے ذمہ قسم کھانا ہے۔

٦٠٠- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام قال: "بين كُلِّ حالفين يمينٌ".

٦٠٠- اور اسی سند کے ذریعہ حضور پاک ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ

آپ نے فرمایا: کہ آپس میں دوجھگڑا کرنے والے جن کے پاس شہادت نہ ہوان میں سے ہرایک کوقسم کھانا ضروری ہے۔

٦٠١ – ومن طريق عائشة رضى الله عنها عنه عليه السلام قال: "ألا أخبركم بخير الشهداء؟" قالوا: بلىٰ يا رسول الله ﷺ. قال "الذي يأتي بشهادته قبل أن يُسألَ عنها".

٦٠١- اوراسی سند سے حضرت عائشہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں کیا میں تم کوسب سے بہتر گواہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے بیک زبان ہوکر فرمایا ضرور اے اللہ کے رسولؐ تو آپ نے فرمایا: کہ سب سے بہتر اور اچھا گواہ وہ ہے جوشہادت کی درخواست سے پہلے شہادت (گواہی) پیش کردے۔

٦٠٢ –أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رجلا يُسمّىٰ بشيرا أتىٰ بابنه النعمان إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله إني نحلتُ ابُني هذا غلاما كان لي. فقال رسول الله ﷺ: "أكُلَّ ولدك نحلتَهُ مثل هذا؟" فقال: لا. فقال رسولُ الله ﷺ: "لا تُشْهِدْنا إلا على الحق".

٦٠٢- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے بشیر نامی شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اپنے لڑکے کولیکر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئے، اورانہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام دیا ہےتو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ کیاتم نے اسی طرح کا عطیہ اپنے ہر بچہ کو دیا ہے، انہوں نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول ایسا تو میں نے نہیں کیا ہے، پس آپ نے فرمایا کہ مجھے ناحق چیز پر گواہ مت بناؤ۔

٦٠٣ – أبو عبيدة قال: بلغني عن رسول الله قال: "الصُلْحُ خيرُ الأحكام ـ أو قال: سيد الأحكام ـ وهو جائز بين الناس إلا صلحا أحل حراما، أو حرَّم حلالا، وهو أحْرزُ للحاكم من الإثم والجور".

۶۰۳- ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ صلح سب سے بہتر فیصلہ ہے یا یہ آپ نے فرمایا کہ صلح فیصلوں کی سردار ہے، اور لوگوں کے درمیان تمام صورتوں میں صلح کرانا جائز ہے، سوائے اس صلح کے جو کسی حرام کو حلال، یا حلال کو حرام کر رہی ہو اور صلح حاکم کو (یعنی فیصلہ کرنے والے کو) گناہ اور ظلم وزیادتی اور ناانصافی میں پڑنے سے بہت حفاظت کرنے والی اور بچانے والی ہے۔

۶۰۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: اختصم رجلان إلى رسول الله ﷺ فقال أحدهما: اقْضِ بيننا بكتاب الله، وقال الآخر: أجلْ يا رسول الله اقضِ بيننا بكتاب الله، وائذنْ لي أن أتكلّم. فقال: تكلَّمْ. فقال: إن ابْني كان عسيفا لهذا الرجل فزنىٰ بامْرَأتِه فأُخبِرْتُ أن على ابنيَ الرَّجْمَ، فافْتديتُ منه بمئة شاةٍ وبجاريةٍ، ثم إني سألتُ أهل العلم فأخبروني أنما على ابني مئةُ جلدة وتغريبُ عام، وأنما الرجمُ على المرْأة، قال رسولُ الله ﷺ: "والذي نفسي بيده، لأقضينَّ بينكم بكتاب الله، أما غنمك وجاريتُك فردٌ عليك" وجلد ابنه مئة جلدة، وغرَّبه عاما، وأمر أُنيسا الأسلميَّ أنْ يأتي امرأة الآخر، فإن اعترفت رجمها، فاعترفتْ، فرجمها.

۶۰۴- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں دو جھگڑا کرنے والے شخص جھگڑتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کی کتاب کی روشنی میں ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے، اور دوسرے نے کہا: کہ بالکل اے اللہ کے رسول خدا کی کتاب کے ذریعہ ہی فیصلہ کیجئے، لیکن مجھے اپنا بیان دینے کی اجازت دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے تم اپنا بیان دو، اس شخص نے کہا کہ میرا لڑکا اس شخص کا مزدور تھا تو اس نے اس کی عورت سے زنا کیا (منہ کالا کیا) پس مجھے بتایا گیا کہ

تمہارے لڑکے کو سنگسار کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس کی رہائی کی خاطر سو بکریاں اور ایک باندی ہرجانہ میں دیا، پھر میں نے اہل علم سے یہ مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی، اور عورت پر سنگساری کی حد نافذ کی جائے گی، پس آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، جہاں تک بکری اور باندی کا تعلق ہے تو وہ تم کو واپس ملیں گی، اور انکے لڑکے کو سو کوڑے لگانے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا، اور آپ ﷺ نے انیس اسلمی کو حکم دیا کہ وہ اس شخص کی بیوی کے پاس جائیں اور اگر وہ اپنے جرم زنا کا اعتراف کرلے تو اس کو سنگسار کر دیا جائے، پس اس نے اپنے جرم کا اعتراف کرلیا، تو انہوں نے اس کو سنگسار کر دیا۔

٦٠٥- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس أن النبي عليه السلام قال: "مَطْلُ الغنيِّ ظُلْمٌ".

٦٠٥- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ مالدار آدمی کا حق کی ادائیگی (قرض کی ادائیگی) میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

٦٠٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه أذن لهند بنت عُتبة. وقد شكتْ إليه زوجها أبا سُفيان بن حرْب أنه قطع عنها وعن أولادِها النفقة والكسوة. أن تأخذُ منْ ماله بغيره إذْنٍ.

٦٠٦- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جب ہندہ بنت عتبہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے شوہر حضرت ابوسفیان بن حرب کی یہ شکایت کی کہ وہ ان کا اور ان کے بچوں کے کھانے کپڑے کا خرچ صحیح طور پر پورا نہیں کرتے ہیں تو حضور ﷺ نے ان کو یہ اجازت دے دی کہ وہ اپنے شوہر کے مال سے بغیر ان کی اجازت ضرورت کے مطابق لے لیں۔

٦٠٧ – أبوعبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول اللهﷺ: "جُرحُ العجماء جُبارٌ.." الحديثُ. حتى قال: "وفي الرِّكاز الخمُسُ".

٦٠٧- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جانوروں کا کسی کو زخمی کردینا جب کہ ان کے باندھنے کا مکمل بندوبست کیا گیا ہو، قابل معافی ہے، یہ حدیث کتاب الزکاۃ کے شروع میں گذر چکی ہے، یہاں تک آپﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دفینہ میں پانچواں حصہ زکاۃ کا ہے۔

٦٠٨ – أبوعبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبيﷺ قال: "مَنْ حاز أرضا وعمرها عشر سنين، والخصمُ حاضر لا يغير ولا ينكر، فهي للذي حازها، وعمرها، ولا حُجَّة للُخصْم فيها".

٦٠٨- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابن عباس سے اورانہوں نے سرورکونین سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے ارشادفرمایا کہ جس نے کوئی زمین حاصل کی ، اوردس سال تک اس کو آباد رکھا، اورمدعی موجود تھا مگراس نے نہ اس کی ملکیت تبدیل کی اورنہ ہی اس پر نکیر کی، اعتراض کیا تو وہ زمین اسی شخص کی رہے گی جس نے اس کو حاصل (قبضہ) کیا اوراس کو دس سال تک آباد رکھا، اورمدعی کا اس کے خلاف کوئی بیان قبول نہیں کیا جائے گا۔

٦٠٩ – أبوعبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول اللهﷺ: "أيُما رجل عُمِّرَ عُمْرَى له ولعقبه، فهي للذي يُعطاها أبدا".

٦٠٩- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ حضور پاکﷺ نے ارشادفرمایا کہ کسی بھی شخص کو کوئی چیز اس کی عمر بھر کے لئے یا اس کی

آنے والی نسل کی عمر بھر کے لئے دے دی جائے تو وہ چیز ہمیشہ ہمیش کے لئے اسی شخص کے لئے ہو جائے گی جس کو وہ دی گئی ہے۔

(۳۶) رجم اور حدود کا باب

۶۱۰- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: " أحْصن مَنْ مَلَکَ أو مُلِّکَ له".

۶۱۰- ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پاکدامن اور محفوظ وہ شخص ہو گیا جو شادی کرے یا اس کی شادی کر دی جائے۔

۶۱۱- أبو عبيدة عن جابر قال: الرَّجْم و الاخْتِتَانُ و الاسْتِنْجاءُ والوترُ سنن واجبة، فأما الوترُ فلقوله عليه السلام لأصحابه: "زادكم الله صلاة هي الوتر".

۶۱۱- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ رجم کرنا، ختنہ کرانا، استنجاء کرنا اور وتر کی نماز سنن واجبہ ہیں، جہاں تک وتر کی نماز کی وجوبیت کی بات ہے تو وہ حضور پاک ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے جو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں ایک نماز کا اور اضافہ کیا ہے اور وہ وتر کی نماز ہے۔

۶۱۲- أبو عبيدة عن جابر قال: سأل سعدُ بن عبادة رسول الله ﷺ فقال: "أريتَ لوْ وجدْتُ مع امْرأتي رجلا؛ أمْهِلُهُ حتى آتِي بأرْبعة؟ فقال له رسول الله ﷺ: "نعم".

۶۱۲- ابوعبیدہ نے جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ نے حضور پاک ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ اس مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو دیکھوں

تو کیا میں اس کو اتنی مہلت دوں کہ میں پہلے چار گواہ لے کر آؤں یا اس کو وہیں قتل کر دوں حضور پاک علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، پہلے چار گواہ لے کر آؤ۔

٦١٣ - أبو عبيدة عن جابر قال: أتىٰ رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يُقالُ له عاصم بن عديٍّ الأنصاريُّ فقال: يا رسول الله أريتَ رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقْتُله فتقْتُلونه، أم كيف يصنع؟ فكره النبي صلى الله عليه وسلم المسألة حتى عابها، وبلغ ذلك بالرجل مبلغا عظيما، ثم أتاه بعد ذلك رجل يقال له عُوَيمرٌ العجلانيّ، فسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن المسألة بعينها، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: "قد أنزلتُ فيك وفي صاحبتك فاذْهبْ فائتِ بها" فأتى بها، فتلاعنا، ففرَّق رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بينهما. قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: لا تحل له أبدا وإنْ نكحتْ زوجا غيره، فمات عنها، أو طلَّقها.

٦١٣ - حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور پاک علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جس کو عاصم بن عدی انصاری کے نام سے جانا جاتا تھا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول اس شخص کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے اپنی بیوی کے پاس کسی اجنبی شخص کو دیکھا ہو تو کیا وہ اس شخص کو قتل کر دے، اور پھر آپ قاتل کو قتل کر دیں؟ یا وہ کیا کرے، حضور پاک علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت ہی ناپسند فرمایا، یہاں تک کہ آپؐ نے اس کی مذمت کی جو سائل کو بہت ناگوار گذرا، پھر اس کے بعد آپ کے پاس ایک دوسرا شخص آیا جن کا نام عویمر عجلانی تھا، انہوں نے بھی بعینہ اسی مسئلہ کے بارے میں حضور پاک علیہ وسلم سے دریافت کیا، جس کے بارے میں عاصم بن عدی دریافت کر چکے تھے، آپ نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری خاتون کے بارے میں اللہ کا حکم نازل ہو چکا ہے، پس جا کر اسے لے کر آؤ، پس وہ اس کو لے کر آئے، اور ان دونوں نے آپس میں ایک دوسرے پر لعان کیا (لعن وطعن کیا) پھر حضور پاک علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی، امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت

ابوعبیدہ فرماتے ہیں: کہ اب وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لئے کبھی حلال نہیں ہوسکتی چاہے اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا ہو پھر وہ دوسرا شوہر مرگیا ہو یا یہ کہ اس نے اس عورت کو طلاق دے دی ہو یعنی یہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لئے دائمی حرام ہوگئی۔

۶۱۴- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عمر قال: إن اليهودَ جاؤوا إلى رسول الله ﷺ فذكروا له أن رجلا منهم وامرأة زنيا، فقال لهم: "ما تجدون في التوراة في شأن الرجم"؟ فقالوا: نفضَحُهما، ويُجلَدَان. فقال لهمُ عبدُ الله بن سلامٍ: كذبتُمُ إن فيها للرجُم آية فائتوا بالتوراة فاتلُوها. قال: فأتوا بها ونشروها، فوضع أحدُهمُ يده على آية الرجم فقرأ ما قبلها وما بعدها، فقال له ابن سلام: ارفع يدک. فرفع يده، فإذا آيةُ الرجم تَتلأ لأُ، فقالوا: صدق، يا محمد فيها آية الرجم. فأمر بهما رسولُ الله ﷺ فرُجما، قال ابن عمر: فرأيتُ الرجل يُجافي على المرأة يقيها الحجارة.

۶۱۴- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کچھ یہودی حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئے، اور انہوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے (آپ اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کیا تمہیں تورات کے اندر رجم کی سزا کے سلسلہ میں کچھ حکم نہیں ملتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم کو تورات میں صرف اتنا ملا کہ ایسے دونوں زنا کاروں کو ذلیل ورسوا کریں اور ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں، تو اس موقع پر حضرت عبداللہ بن سلام نے ان سے کہا: کہ تم لوگ جھوٹ کہتے ہو، تورات کے اندر رجم کی ایک آیت موجود ہے، جاؤ تورات لے کر آؤ اور اس کو پڑھ کر دیکھو، راوی کہتے ہیں کہ) چنانچہ یہود گئے اور تورات لے کر آئے اور اس کو کھولا مگر ان میں سے ایک شخص نے رجم کی آیت پر ہاتھ رکھ دیا اور اس کے پہلے اور بعد کی آیت کو پڑھا، پس یہ دیکھ کر ابن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے ہاتھ اٹھالیا پس

وہاں پر رجم کی آیت صاف نظر آ رہی تھی، پھر ان دونوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ نے سچ کہا تورات میں رجم کی آیت موجود ہے پس آپ نے ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے سنگسار ہونے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اس عورت کو پتھر سے بچانے کے لئے اس کے اوپر جھکا جا رہا تھا۔

٦١٥- أبو عبيدة عن أبي سعيد أن رجلا لا عن امرأته في زمان النبي ﷺ فانْتَفَىٰ من الولد، ففرَّق رسولُ الله بينهما، وأُلحِقَ الولد بالمرأة.

٦١٥- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضور پاک ﷺ کے زمانہ میں اپنی عورت کے ساتھ لعان کیا تو حضور ﷺ نے بچہ کا نسب اس مرد سے نہیں جوڑا، اور ان دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادی، اور بچہ کا نسب ماں سے جوڑ دیا۔

٦١٦- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: كان عُتبةُ بن أبي وقاص عهد إلى أخيه سعد بن أبي وقاص، فقال: إن ابن وليدة زمعة هو ابني فاقبضه إليك، فلما كان عام الفتح أخذه سعدُ بن أبي وقاص، وقال: ابن أخي وقد كان عهد إليَّ فيه. فقام إليه عبدُ بن زمعة فقال: أخي ابن وليدة أبي، وقد كان وُلِدَ على فراشه. فتساوقاه إلى رسول الله ﷺ فتكلَّم سعد بحُجَّتِه، وتكلَّم عبدُ بن زمعة بحجته، فقال رسول الله ﷺ: "هو لك يا عبدُ بن زمعة، الولدُ للفراش، وللعاهر الحجر". فقال رسول الله ﷺ لزوجته سودة بنت زمعة: "احتجبي منه يا سودة" لما رأىٰ إشباهه عُتبةَ . قالتْ عائشة: ما رآها حتى لقيَ الله.

قال الربيعُ: العاهرُ: الزَّاني، ومعنىٰ "له الحجرُ". الرجم.

٦١٦- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی باندی کا بیٹا اصلاً میرا بیٹا ہے پس تم

اس کو اپنے قبضہ میں لے کر اپنے سے ملا لینا، چنانچہ جب مکہ فتح ہو گیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے اس بچہ کو اپنی تحویل میں لے لیا، اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور میرے بھائی نے مجھے اس کی وصیت کی تھی، پس عبد بن زمعہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے کیونکہ یہ میرے والد کی باندی کا لڑکا ہے اور اس کی پیدائش میرے والد کے گھر میں ہوئی ہے جب کہ ان کی والدہ میرے والد کے نکاح میں تھیں تو وہ دونوں اس بچہ کو لے کر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئے، چنانچہ پہلے حضرت سعد بن ابی وقاص نے اپنی دلیل پیش کی، اسی طرح عبد بن زمعہ نے بھی اپنی دلیل پیش کی، پس آپ ﷺ نے دونوں کے بیان مع دلائل سننے کے بعد فرمایا: کہ یہ بچہ عبداللہ بن زمعہ کے گھرانہ کا ہے یعنی یہ بچہ زمعہ کا ہے۔ بچہ کی نسبت اس مرد کی طرف ہوگی جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو، اور زنا کار کے لئے سنگساری ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے اپنی بیوی حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا: کہ زمعہ کی باندی کے اس بچہ سے پردہ کرو، کیونکہ اس کی شکل حضرت عتبہ بن ابی وقاص سے ملتی ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ پھر انہوں نے پوری زندگی حضرت سودہ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''العاهر'' سے مراد زنا کار ہے اور ''له الحجر'' سے مراد سنگسار کرنا ہے۔

٦١٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: اخْتصَم رجلان إلى رسول الله ﷺ فقال أحدُهما: اقْض بيننا بكتاب الله... الحديث.

۶۱۷- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ دو شخص اپنا جھگڑا لے کر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئے، اور ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول خدا کی کتاب کے ذریعہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادیجئے، یہ حدیث باب الأحکام

میں گذر چکی ہے۔

٦١٨- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعتُ رسول الله ﷺ يقولُ: "القطعُ في رُبع دينار فصاعدا".

٦١٨- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ چور کے ہاتھ چوتھائی دینار یااس سے زیادہ کی چوری میں کاٹے جائیں گے۔

٦١٩- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد أن رسول الله ﷺ قطع يد سارق في مِجَنّ قِيمَتُهُ أربعةُ دراهمَ.

قال الربيعُ: المِجَنُّ: التُّرسُ.

٦١٩- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اورانہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ایک ایسی ڈھال چرانے کے جرم میں کاٹا جس ڈھال کی قیمت صرف چار درہم تھی۔

امام ربیع نے کہا کہ "المجن" سے مراد ڈھال ہے۔

٦٢٠- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه سُئلَ عن الأمة إذا زنتْ ولمْ تُحصنْ، فقال: "إنْ زنتْ فاجلدُوها، ثم إنْ زنتْ فاجلدوها، ثم إنْ زنتْ فاجلدوها، ثم إن زنت فاجلدوها، ثم بيعوها ولو بضفير". يعني: بِحَبْلٍ.

٦٢٠- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور وہ حضور پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں: کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اس باندی کا کیا حکم ہے جس نے زنا کیا ہو اور شادی شدہ نہ ہو، آپ نے فرمایا کہ ایسی باندی جب زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ، اور پھر اگر اس نے زنا کیا تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر اس نے زنا کیا تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر زنا کیا تو پھر کوڑے لگاؤ، پھر اس کے بعد اس کو بیچ دو چاہے ایک رسی کے بدلے ہی بیچنا پڑے "الضفير" سے مراد رسی ہے۔

(۴۷) گمشدہ چیز کا باب

٦٢١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال: "لا يُؤوي الضَّالَّة إلا ضالٌّ".

۶۲۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گم شدہ چیز (لاوارث) کو وہی شخص اٹھائے گا اور وہی لے گا جس کو حقیقت کا علم نہ ہوگا۔ یعنی گمراہ ہوگا۔

٦٢٢- وقال ﷺ: "ضالَّةُ المؤمن حرَقُ النار".

۶۲۲- اور نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی کھوئی ہوئی چیز جہنم کا ایندھن بنے گی (مطلب یہ ہے کہ مؤمن کی گری ہوئی چیز جس نے اٹھائی وہ چیز اسکے لئے جہنم کا ایندھن بن جائے گی۔

٦٢٣- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام أنه سُئِلَ عَنْ ضالَّةِ الغنم، فقال: "خُذْها فهي لك أو لأخيكَ أو للذِّئبِ" ثم قيل له: ما تقُولُ في ضالة الإبل؟ فاحمرَّ وجهه، وغضب، وقال: "مالك ولها معها حذاؤها وسقاؤها تردُ الماءَ وتأكلُ الشجر حتى يجدها ربُّها".

قال الربيعُ: حذاؤها: أخفافُها، وسقاؤها يعني: أنها تصبرُ عن الماء؛ منْ أجْل أن كُرُوشَها تُمسِكُه زمانا.

۶۲۳- اور حضرت ابن عباس کی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ سے کھوئی ہوئی لاوارث بکری کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے لو، وہ تمہارے یا تمہارے بھائی یا بھیڑیئے کے لئے ہے، یعنی اگر تم نے اس کو نہیں باندھا تو اس کو کوئی بھیڑیا ہی کھائے گا، پھر آپ سے گم شدہ اونٹ (لاوارث) کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو آپ ﷺ کا چہرہ یہ سن کر سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے غصہ میں فرمایا: کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ ہے (کیونکہ وہ اپنی حفاظت کرنے اور روزی حاصل

کرنے میں) کسی کا محتاج نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس پانی جمع کرنے کی تھیلی ہے اور وہ خود سے پانی تک پہونچ سکتا ہے اور درخت کی پتیاں کھا سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔

امام ربیع کہتے ہیں "حذائها" سے مراد اس کی نعل ہے، اور "سقاء ها" سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی سے صبر کر سکتا ہے کیونکہ اس کے پیٹ میں پانی کی تھیلیاں ایک مدت تک اس کی پانی کی ضرورت پوری کر سکتی ہیں۔

(۳۸) گری ہوئی چیز (لقطہ) اٹھانے کا باب

۶۲۴ – ومن طريق ابن عباس أنه ﷺ سأله أعرابيٌّ عن لقطة التقطها، فقال: "عرِّفْها سنة فإنْ جاء مُدَّعِيها بوَصْفِ عفاصها ووكائها فهي له، وإلا فانتَفِعْ بها".

قال الربيعُ: العفاصُ: الوِعاءُ، والوكاءُ: الخيْطُ الذي تُشَدُّ به.

۶۲۴- حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت منقول ہے: کہ ایک بدو شخص نے حضور پاک ﷺ سے گرے ہوے سامان کے اٹھانے کے بارے میں جس کو اس نے اٹھا رکھا تھا مسئلہ دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کروا گر اس کا دعویٰ کرنے والا اس کے تمام اوصاف کے بیان کے ساتھ آجائے تو وہ گری ہوئی چیز اس کی ہو جائے گی، اور اگر ایک سال کے اعلان کے بعد بھی کوئی نہیں آتا تو تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "العفاص" سے مراد ڈھکن ہے، اور "الوكاء" سے مراد وہ دھاگا یا رسی ہے جس کے ذریعہ باندھا جاتا ہے۔

۶۲۵ – ومن طريق ابن عباس: أن زيد بن ثابت التقط صُرَّةً فيها مئةُ دينار، فجاء إلى النبي ﷺ فقال له: "عرِّفْها سنة، فمن جاء ك بالعلامة فادفعْها له" فجاءه عند تمام السنة فقال له: عرَّفْتُها يا رسول الله

سنة، فقال له: "عرِّفها سنة أُخرىٰ" فجاءه عند انقضاء السنة الثانية، فأخبره أنه عرفها سنة أخرىٰ فقال: "هو مالُ الله يُؤتيه من يشاء".

وفي مكة لا تحل لُقطتُها إلا لمُنشد في كتاب الحجّ.

۶۲۵-حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت منقول ہے کہ زید بن ثابت نے ایک گری ہوئی تھیلی اٹھائی جس کے اندر سو دینار تھے، چنانچہ وہ اس کو لے کر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئے پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو، تو جو شخص اس کی تمام علامتوں کے ساتھ تم تک آئے تو تم اس تھیلی کو اسے دے دینا، پس زید بن ثابت ایک پورے سال گذرنے پر حضور پاک ﷺ کے پاس آئے، اور آپ ﷺ سے کہا کہ میں نے ایک سال تک اے اللہ کے رسول اس کا اعلان کیا، مگر کوئی دعویدار نہیں آیا، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ایک سال اور اعلان کرو، پس پھر وہ دوسرا سال ختم ہونے پر آپ ﷺ کے پاس پہونچے، آپ ﷺ کو بتایا کہ انہوں نے ایک سال اور اعلان کیا ہے مگر کوئی دعویدار نہیں آیا، اب آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ اللہ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے (یعنی اب تم اس کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہو)۔

مکہ میں حدودِ حرم کے اندر کسی گری ہوئی چیز کا اٹھانا سامان والے کے علاوہ کے لئے جائز نہیں ہے (یہ حدیث کتاب الحج کے اندر گذر چکی ہے)۔

(۳۹) ذبیحہ کا باب

۶۲۶- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "أحِلَّتْ لكُمْ مَيْتتان ودمان، فالمَيْتتان: الجرادُ والسمكُ، والدمان: الكبدُ والطِّحال".

۶۲۶-حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ دو میتہ (مردار) اور دو خون والی چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں، میتہ میں

سے ایک ٹڈی اور دوسری مچھلی ہے، اور خون میں سے ایک جگر اور دوسری تلی ہے۔

٦٢٧ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد قال: كانت جارية لكعب بن مالك ترعىٰ غنما له فأُصِيبَتْ منها شاةٌ، فذبحتْها بحجر، فسُئِلَ رسولُ الله ﷺ عن ذلك، فقال: "لا بأس بها فكُلُوها".

٦٢٧-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں: کہ حضرت کعب بن مالک کی ایک باندی ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، چنانچہ ایک روز اس میں سے ایک بکری اس کو زخمی ملی پس اس نے اس کو ایک پتھر کے ذریعہ ذبح کر دیا (ہلاک کر دیا) پس اس سلسلہ میں حضور پاک ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ کوئی حرج کی بات نہیں ہے اس کا گوشت کھاؤ۔

٦٢٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ ناسا من الصحابة يرْوُونَ عن النبي ﷺ أنه: "نهى في الذبح عن أربعة أوجه: الخزْلُ، والوَخزُ، والنَّخعُ، والترْدادُ".

قال الربيعُ: الخزل: إدخال الحديدة تحت الجلد واللحم ويُذبح قُبالته، والوخز: الطعن برأس الحديدة في رقبة الشاة بعد الذبح، والنخعُ: كسْرُ الرقبة، والترْداد: الذبحُ بالحديدة الكليلة التي تتردَّدُ في اللحْم.

٦٢٨-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے چند صحابہ کرامؓ کو حضور پاک ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ذبح کے چار طریقوں سے منع فرمایا ہے، خزل سے، وخز سے، نخع سے، اور ترداد سے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "الخزل" سے مراد یہ ہے کہ چھری کو چمڑے اور گوشت کے اندر داخل کیا جائے اور اس کی پیشانی کو کاٹ دیا جائے۔

اور"الـوخـز" سے مراد یہ ہے کہ چھری کی دھار سے ذبح کے بعد بکری کی گردن میں زخم لگایا جائے اور"الـنخع" سے مراد گردن توڑ دی جائے، اور"التر داد" سے مراد کند چھری کے ذریعہ ذبح کیا جائے۔

٦٢٩- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: دَفَّ ناس من أهل المدينة حضرة الأضحىٰ في زمان النبيِّ ﷺ فقال رسولُ الله ﷺ: "كُلوا، وتصدَّقوا بما بقي بعد ثلاثة أيام" قالتْ: فلما كان بعد ذلك قيل لرسول الله ﷺ: "كان الناس ينْتَفِعُونَ بضحايا هم، ويجعلون جمَّ الودَكِ، ويتَّخذون منها الأسقيه، فقال رسول الله ﷺ: "وما ذلك؟" فقالوا: يا رسول الله، نهيتَ عن إمساكِ الضحايا بعد ثلاثة أيام، فقال:"إنما نهيْتُكمْ من أجل الدَّافَّة التي دفَّتْ عليكم، فكلوا، وتصدَّقُوا، وادَّخِرُوا".

قال الربيعُ: الدافة: القادمون.

٦٢٩- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس عید الاضحیٰ کے موقع پر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ اور جو تین دن کے بعد بچ جائے صدقہ کر دو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب یہ واقعہ ہو چکا تو حضور پاک ﷺ سے فرمایا گیا کہ لوگ اپنی قربانی سے فائدہ اٹھاتے تھے کہ وہ بہت زیادہ چربی جمع کر لیتے تھے، اور اس کے چمڑے سے پانی پینے کے مشکیزے تیار کرتے تھے پس اس کو سن کر حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ اس میں کیا حرج ہے، تو صحابہ کرام نے فرمایا: اس پر کہ اے اللہ کے رسول آپ نے تین روز کے بعد گوشت کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا: کہ میں نے ان لوگوں کی وجہ سے منع فرمایا تھا جو تمہارے پاس باہر سے آئے تھے، پس تم کھاؤ، اس میں سے صدقہ کرو، اور جمع بھی کرو۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ"الدافة" سے مراد باہر سے آنے والے لوگ ہیں۔

٦٣٠- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام قال: "من خاف

من شدة الميعة...» الحديث حتى قال: "ضَحَّىٰ بكبشين أمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ". والأَمْلَحان: الأبلقان.

۶۳۰- اور حضرت ابن عباس کی سند سے حضور پاک ﷺ کے حوالے سے یہ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو بھڑکتی ہوئی شہوت کی وجہ سے اپنے آپ پر اندیشہ ہو اس کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے یہاں تک راوی نے فرمایا: کہ آپ ﷺ نے دو خوبصورت خصی مینڈھے ذبح کئے۔ (یہ حدیث کتاب النکاح کے باب السبایا والعزلۃ میں گذر چکی ہے)

٦٣١- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سُئِلَ النبي ﷺ عن العقيقة، فقال: "لا أحبُّ العُقُوق" ثم قال: "مَنْ وُلِدَ له ولد، وأحب أن ينسُک عن ولده، فليفْعلْ".

قال الربيع: قال أبو عبيدة: من أراد ذلک فعلىٰ الذكر شاتان، وعلى الأنثىٰ شاةٌ.

۶۳۱- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ سے اس بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو ولادت کے بعد ساتویں روز عقیقہ کے موقع پر ذبح کردیا جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نافرمانی کو پسند نہیں کرتا، پھر آپ نے فرمایا: کہ جس شخص کے یہاں کسی بچہ کی پیدائش ہوئی ہو، اور اس کی خواہش ہو کہ اپنے بچہ کی جانب سے قربانی کرے، تو اس کو بالکل قربانی کرنا چاہیئے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ربیع فرماتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے فرمایا: کہ جو اس طرح کرنا چاہے تو بچہ کی پیدائش پر دو بکری ذبح کرے، اور بچی کی پیدائش پر ایک بکری ذبح کرے۔: آپ نے اس حدیث میں عقیقہ کے لفظ سے اس عمل کو موسوم کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس میں عقوق نافرمانی کے معنی میں آتا ہے، البتہ آپ ﷺ نے اس عمل کو نسیکہ (قربانی کا جانور) سے موسوم کیا ہے۔

(۴۰) شراب اور نبیذ کے مشروبات کا بیان

۶۳۲ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس، قال أهدىٰ رجل إلى رسول الله ﷺ راوِيتي خمر، فقال له: "أمَا علمتَ أن الله حرَّمها؟" فقال: لا، فسارَّ إنسانا، فقال له ﷺ: "بم سارَرْتَه؟" فقال له: أمرتُه أنْ يبيعها. فقال له رسول الله ﷺ: "إن الذي حرم شُرْبها حرم بيعها" ففتح المزادتين، وهما الرّاويتان، حتى ذهب ما فيهما.

۶۳۲ - حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کے دو مشکیزے ہدیہ میں دیئے، تو آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اس کو حرام کیا ہے؟ تو اس نے کہا: کہ یہ حکم مجھ کو نہیں معلوم ہے، پھر اس نے ایک شخص سے (اپنے غلام سے) چپکے سے بات کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم نے کیا آہستہ سے اس سے کہا ہے، تو اس نے کہا کہ میں نے اسے ان کے بیچنے کا حکم دیا ہے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کا پینا اللہ نے حرام کیا ہے اس چیز کا بیچنا بھی حرام ٹھہرایا ہے، چنانچہ اس نے مشکیزوں کا منہ کھول دیا یہاں تک کہ ساری شراب بہہ گئی۔

۶۳۳ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "لعن اللهُ الخمرَ وبائعها، ومُشْتريها، وعاصرها، وحاملها، والمحْمُولة إليه، وشاربها".

۶۳۳ - حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کی سند سے نقل کیا ہے: کہ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خرید نے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، بنانے والے پر، اس کو اٹھا کر لیجانے والے پر، جس کی طرف لیجایا جائے اس شخص پر، اور اس کے پینے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

٦٣٤ - الربيعُ عن عبادة بن الصامت قال: قال رسولُ الله ﷺ: "ليَسْتَحِلَّنَّ آخرُ أمَتي الخمر بأسماء يُسمُّونها بها".

۶۳۴-امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے آخری زمانہ میں لوگ شراب کو ایسے ناموں سے حلال کرلیں گے جن ناموں کو انہوں نے گڑھ رکھا ہوگا۔

٦٣٥ - أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "منْ شرب الخمرَ في الدنيا، ثم لم يتُبْ منها، حُرِمها في الآخرة".

۶۳۵-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے دنیا میں شراب پی اور اس نے پھر اس سے توبہ نہیں کی تو اس کے اوپر شراب آخرت میں حرام کردی جائے گی۔

٦٣٦ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أنس بن مالك قال: كنتُ أسْقي أبا دجانة وأبا طلحة وأبي بن كعب شرابا من فضيخ التمر، فجاءهم آتٍ فقال: إن الخمر قد حرِّمتْ. فقال أبو طلحة: يا أنس، قُمْ إلى هذه الجرار فاكسرْها. قال أنس: فقمتُ إلى مهراس لنا، فضرَبْتُها بأسفله حتى انكسرتْ.

۶۳۶-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودجانہ، حضرت ابوطلحہ، اور حضرت ابی بن کعب کو کھجور سے بنی ہوئی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا، اور اس نے کہا کہ شراب حرام کردی گئی ہے، پس یہ سننا تھا کہ حضرت ابوطلحہ

نے کہا: کہ انس اٹھواوران گھڑوں کوتوڑدو، پس میں اپنی اوکھلی کی طرف گیا، اوراس کے نچلے حصہ سے گھڑے کو مارا یہاں تک کہ سارے گھڑے ٹوٹ گئے۔

٦٣٧ – أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: سُئلَ رسول الله ﷺ عن شراب البتع، فقال: "كل شراب أسكر فهو حرام" والبتع: المقْرصُ.

٦٣٧-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد سے بنی ہوئی شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شراب جو نشہ آور ہو حرام ہے، "البتــع" سے مراد وہ شراب جس کو مقرص کہا جاتا ہے، یعنی مقرص دو چیزوں سے بنی ہوئی شراب کو کہتے ہیں۔

٦٣٨ – أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد أن رسول الله ﷺ: "نهى أن يشرب التمر والزبيب جميعا". وكذلك كل خليطَيْنِ.

قال الربيع: قال أبو عبيدة: ذلك إذا اختمرا وفسدا، وأما على غير ذلك الوجه فلا بأس به.

٦٣٨-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ایک ساتھ خشک انگور اور خشک کھجور کے مشروب کے پینے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح ہر دو مخلوط چیزوں کو پینے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس میں نشہ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں: کہ یہ اس وقت حرام ہوگی جب کہ ان دونوں کی شراب بنائی جائے، اور ان دونوں کا ذائقہ بدل جائے، اور ان کے علاوہ جو صورت ہوگی اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٦٣٩ – أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ: "نهىٰ أن يُنبَذَ في الدُّبَّاءِ، والمُزفَّتِ، والنقير، والحنْتم".

قال الربيعُ: الدباءُ: القرعُ، والمزفَّتُ: الذي طُلّيَ بالزِّفتِ، والنقيرُ: حجر، الحنتمُ: القلالُ الخُضرُ.

۶۳۹-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے کدو کے کھول، تارکول کے برتن، تراشے ہوئے پتھر کے پیالہ، اور سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں ان برتنوں میں شراب بنائی جاتی تھی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "الدباء" کدو، اور "المزفت" وہ برتن جس میں تارکول کی پالش کردی جائے اور "النقیر" تراشہ ہوا پتھر، اور "الحنتم" سبز رنگ کے گھڑے کو کہتے ہیں۔

٦٤٠ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: الذي يروىٰ عن عبدالله بن مسعود ليلة الجن في إجازة النبيِّ له أنْ يتوضأ بالنبيذ، تقدّم في باب الوضوء.

۶۴۰-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ وہ روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود کے ذریعہ لیلۃ الجن کے واقعہ میں حضور پاک ﷺ کی جانب سے نبیذ سے وضوء کرنے کی اجازت دینے کے سلسلہ میں بیان کی جاتی ہے وہ وضو کے باب میں گذر چکی ہے۔

(۴۱) حرام کردہ چیزوں کا باب

٦٤١ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ أنه نهى عن ثمن الكلب، ومهر البغي، وحُلوان الكاهن، قال الربيعُ: مهرُ البغيِّ: ما تأخذُه المرأةُ على أنْ يُزْنىٰ بها، والحُلوانُ: الأجرةُ، والكاهن: الذي ينظر في الكتف.

۶۴۱-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ

نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی، اور کاہن کی اجرت کے استعمال سے منع فرمایا ہے، امام ربیع کہتے ہیں کہ "مهـر البـغي" سے مراد عورت کی وہ کمائی جو وہ زنا پر لیتی ہے، اور "الحلوان" سے مراد اجرت ہے، اور 'الکاهن' سے مراد جو ہتھیلی کو دیکھ کر غیب کی بات بتاتا ہے۔

٦٤٢- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس أن النبي ﷺ نهىٰ عن عسْب الفحْل. قال الربيعُ: ذكر العسْبَ وأراد ما يُؤخَذُ عليه من الأجرة، والعسب: ضرابُ الفحل.

٦٤٢- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بیان کیا ہے: کہ آپ ﷺ نے نر مادہ کی جفتی کرانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے، امام ربیع کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عسب (سانڈ کا مادہ منویہ) کا تذکرہ کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے: کہ جو اس سے جفتی کرانے پر اجرت لی جائے، اور "العسب" سے مراد سانڈ کا مادہ منویہ ہے۔

٦٤٣- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "العينان تزنيان، واليدان تزنيان، والرجلان تزنيان، ويُصدِّقُ ذلك ويُكذِّبه الفرْجُ".

٦٤٣- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کیہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں، دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں، دونوں پیر زنا کرتے ہیں، اور شرمگاہ اس چیز کی یا تو تصدیق کردیتی ہے، سچ کر دکھاتی ہے، یا تکذیب کردیتی ہے، یا اس کو جھٹلا دیتی ہے۔

٦٤٤- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام قال: "صوتان ملعونان في الدنيا والآخرة، صوتُ مزمار عند نعمة، وصوتُ مُرِنَّةٍ عند مصيبة". وزيد فيها في رواية أخرىٰ: لُعنَتِ النائحةُ، والجالسة إليها،

والمُستمعةُ.

قال الربيعُ: المُرنة: النائحةُ، وصوتُ مزمار: صوتُ مُغنّية.

٦٤٤- اور حضرت ابن عباس کی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو قسم کی آوازیں دنیا و آخرت میں قابل لعنت ہیں خوشی کے موقع پر مغنیہ کی آواز غم کے موقع پر نوحہ کرنے والی کی آواز، اور ایک روایت میں اس کا اضافہ کیا گیا ہے: کہ نوحہ کرنے والی، اس کے پاس بیٹھنے والی، نوحہ کی آواز سننے والی تینوں پر لعنت و پھٹکار کی گئی ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "المرنة" سے مراد نوحہ کرنے والی ہے، اور "صوت مزمار" سے مراد گانے والی کی آواز ہے۔

٦٤٥- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام قال: "لعن الله النامصة، والمُتنمّصة، والواصلة، والمُستوصلة، والواشمة والمُستوشمة، والمُتفلّجاتِ للحُسْن".

قال الربيعُ: النامصة: التي تأخذ من شعر حاجبيها ليكون رقيقا مُعتدلا، والمُتنمّصةُ: التي يُفعل بها ذلک، والواصلة: التي تُوصلُ شعرَ رأسها ليقال. إنه طويل، والمُستوصلة: التي يفعل لها ذلک، والواشمةُ: التي تجعل الوشم في وجهها، أو في ذراعها، والمُستوشمةُ: التي يفعل بها ذلک، والمُتفلجاتُ : التي يفلّجْن ما بين أسْنانهنَّ للجمال.

٦٤٥- اور حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابرو، بھنوؤں کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والی پر، اور بالوں کے جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر، یعنی مصنوعی بال لگوانے والی پر اور جسم پر گودنے اور گدوانے والی پر، یعنی ٹیٹو بنوانے والی اور حسن و جمال کے اظہار کی خاطر اپنے دانتوں کو دراز کرنے والی ان تمام قسم کی عورتوں پر خدا نے لعنت بھیجی ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "النامصة" وہ عورت ہے جو اپنی بھوں بالوں کو

اکھاڑے تا کہ وہ باریک اور برابر ہو جائیں، اور" المتنمصة" وہ عورت جس کے ساتھ یہ معاملہ کیا جائے، اور" الواصلة" وہ عورت جو اپنے سر کے بالوں میں دوسرے بال لگائے تا کہ اس کے بال لمبے نظر آئیں، اور" المستوصلة" وہ عورت جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے اور" الواشمة" وہ عورت جو اپنا چہرہ یا ہاتھ گودوائے، اور" المستوشمة" وہ عورت جس کے ساتھ گودنے کا عمل کیا جائے، اور" المتفلجات" وہ عورتیں جو اپنے دانتوں کے درمیان حسن پیدا کرنے کے لئے دراز کرائیں۔

٦٤٦- ومن طريق ابن عباس عنه عليه السلام قال: "ملعونٌ مَنْ نظر إلى فرج أخيه" أو قال: "إلى عورة أخيه، وملعون من أبدىٰ عورته للناس".

٦٤٦- اور حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو اپنے بھائی کی شرمگاہ کی طرف دیکھتا ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ملعون ہے وہ شخص جو اپنے بھائی کے ستر عورت پر نگاہ ڈالتا ہے، اور وہ شخص ملعون ہے جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا ستر عورت کھولتا ہے۔

٦٤٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن معاوية بن أبي سفيان، قال وهو على المنبر عام حجَّ، فتناول قُصَّةً من شعر في يد حرسيٍّ، فقال: يا أهل المدينة، أين عُلماؤكُمْ؟ سمعتُ رسول الله ﷺ يقولُ: "إنما هلكتْ بنو إسرائيل حين اتَّخذتْ مثل هذه نساؤهم".

٦٤٧- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان کے بارے میں معلوم ہوا کہ حج کے زمانے میں مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: جب کہ انہوں نے ایک پہرہ دار کے ہاتھ سے بالوں کی ایک لٹ اٹھائی، اور فرمایا: کہ اے مدینہ کے رہنے والوں تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بنی اسرائیل قوم اس وقت ہلاک وتباہ ہوئی جب ان کی عورتوں نے اس طرح کی زیب وزینت اختیار کی۔

(۴۲) طاعون کا باب

۶۴۸ - أبو عبيدة [قال] قال سعدُ بن أبي وقاص لأسامة بن زيد: ماذا سمعتَ من رسول الله ﷺ يقول في الطاعون؟ قال: سمعتُه يقولُ: "الطاعون رجزٌ أرسلَ علىٰ طائفة من بني إسرائيل أو على من كان قبلكم، فإذا سمعتم به في أرض فلا تدخلوها عليه، وإذا وقع في أرض وأنتم فيها فلا تخرُجوا فرارا منه".

۶۴۸ - حضرت ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا کہ تم نے حضور پاک ﷺ کو طاعون کے بارے میں کیا کہتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت اسامہ نے کہا کہ میں نے طاعون کے بارے میں حضور پاک ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت یا تم سے پہلے کے لوگوں پر بھیجا گیا، پس جب تم کسی سرزمین میں طاعون کی بیماری کے پھیلنے کی خبر سنو، تو اس سرزمین میں داخل نہ ہو، اور اگر یہ طاعون کی بیماری ایسی سرزمین میں پھیلے جہاں پہلے سے تم موجود ہو تو اس سے جان بچانے کی خاطر وہاں سے راہ فرار مت اختیار کرو۔

۶۴۹ - أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه خرج إلى الشام حتى إذا كان بسرغ - وهو موضع بالشام - لقيه أمراء الأجناد أبو عبيدة بن الجرَّاح رضى الله عنه مع أصحابه، وأخبروه أن الوباء وقع في أرض الشام، فاختلفوا، فقال بعضهم: خرجت لأمر ولا نرى أن ترجع عنه، وقال بعضهم: معك بقية الناس وأصحاب رسولِ الله ﷺ ولا نرىٰ أن تقدمهم على هذا الوبا، فقال عمرُ: ارتفعوا عنّي. قال ابن عباس: فقال عمرُ: ادع لي المهاجرين الأولين. فدعوتُهم فاستشارهم فاختلفوا، فقال بعضهم: معك بقية الناس وأصحاب رسول

اللـه ﷺ ولا نـرىٰ أن تُـقدمهم على هذا الوباء، وقال بعضهم: خرجتَ لأمـر ولا نـرىٰ أن تـرجع عنه، فقال: ارتفعوا عني، فارتفعوا ثم قال: ادع لـي الأنـصـار، فـدعـوتُهـم، فـاستشـارهـم، فسلكوا سبيل المُهاجرين واختلفوا كاختلافهم. فقال: ارتفعوا عني. فارتفعوا ثم قال: ادع لي مَنْ كـان هاهنامن مشْيخة قريْشٍ ومنْ مهاجرة الفتح. فدعوتهم، فلم يختلفْ عـليـه منهـم رجـلان فـقالوا: نرىٰ أن ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء، فنادىٰ عمرُ في الناس: إني مُصبح على ظهر فأصبحوا عليه. فقال أبـو عبيـدة: أفرارا مـن قـدر الله يا عمر؟ فقال عمرُ: لوْ غيرُك قالها يا أبـاعبيـدةَ! نـعـم نـفِـرُّ مـن قـدر الـلهِ إلى قدرِ الله. قال ابن عباس: فجاء عبدالرحمن بن عوف، وكان مُتغيبا في بعض حاجته، فقال: إن عندي من هـذا عـلـمـا، سَـمـعـتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ: ”إذا سمعتُمُ به بأرض فلا تُـقْـدمُـوا عـلـيـه، وإذا وقع بأرض وأنتم بها فلا تـخرجوا فرارا منه“. قال: فحمد الله عمرُ، وأثنىٰ عليه، ثم انصرف.

۶۴۹-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ ملک شام کی طرف نکلے، پس جب وہ شام کے سَرْغ نامی مقام پر پہونچے تو وہاں پر اسلامی لشکر کے جرنل حضرت ابوعبیدہ بن جراح اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپؓ سے آ کر ملے، اور ان لوگوں نے آپ کو بتایا کہ طاعون کی بیماری شام کے علاقہ میں پھیل چکی ہے پس ان کے مابین حضرت عمر کے آگے جانے یا مدینہ لوٹ جانے پر اختلاف پیدا ہوگیا، بعض نے کہا کہ آپ ایک مقصد پورا کرنے کی وجہ سے نکلے ہیں پس ہم نہیں سمجھتے کہ آپ بغیر اس کو انجام دیے واپس مدینہ لوٹیں، اور بعض دیگر لوگوں نے کہا کہ آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور اللہ کے نبی کے بعض اصحاب ہیں، پس ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان سب کو اس بیماری میں جھونک دیں، یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ میرے پاس سے جاؤ، ابن عباس کہتے ہیں کہ

پھر حضرت عمر نے کہا کہ مہاجرین اولین کو میرے پاس بلاؤ، چنانچہ میں نے انہیں بلایا، پس حضرت عمر نے ان سے مشورہ کیا، تو ان کے درمیان بھی آگے جانے یا مدینہ لوٹ جانے کے سلسلہ میں اختلاف ہو گیا تو بعض مہاجرین نے یہ کہا کہ آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں، ہم نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر اس بیماری کا شکار ہو جائیں، اور بعض دیگر مہاجرین نے یہ کہا کہ آپ ایک مقصد کی خاطر نکلے تھے پس آپ اس مقصد کی تکمیل کئے بغیر واپس نہ جائیں، یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا؛ کہ یہاں سے ہٹ جاؤ، پھر آپ نے مجھ سے کہا کہ انصار کو بلاؤ، چنانچہ میں نے انصار کو بلایا، پس جب وہ آگئے تو حضرت عمر نے ان سے بھی اس مختلف فیہ مسئلہ کے اندر مشورہ لیا، پس انصار بھی مہاجرین کے نقش قدم پر چلے، اور مہاجرین اولین کی طرح ان کے مابین بھی اس مسئلہ کے اندر اختلاف پیدا ہو گیا تو ان سے بھی حضرت عمر نے کہا کہ میرے پاس سے جاؤ، پس انصار چلے گئے، پھر آپ نے مجھ سے کہا کہ یہاں پر قریش کے جو تجربہ کار ہوں اور فتح مکہ کے موقع پر جو مہاجرین موجود تھے ان میں سے جو یہاں ہوں ان کو بلاؤ، پس وہ سب آئے، اور اس مسئلہ کے اندر ان سب نے اتفاق کیا اور ان لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا: کہ آپ لوگوں کو لے کر واپس مدینہ کی طرف لوٹ جائیں، اور انہیں اس بیماری کا شکار نہ بنائیں، پس حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا، کہ میں صبح کوچ کرنے والا ہوں، پس تم سب بھی صبح کوچ کرو، یہ سن کر حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے کہا کہ اے عمر کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہو، حضرت عمر نے یہ سن کر ان سے کہا کہ کاش یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی، ہاں ہم اللہ کی ایک تقدیر سے نکل کر اسی کی ایک دوسری تقدیر کی طرف جا رہے ہیں، اور حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت عبدالرحمان بن عوف جو کسی ضرورت کی وجہ سے کہیں چلے گئے تھے پہونچے، تو انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کے متعلق میرے پاس حضور کی ایک روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: کہ جب تم کسی سرزمین پر طاعون کے پھیلنے کی خبر سنو تو

وہاں مت جاؤ، اور اسی طرح جس سرزمین میں تم ہو اگر وہاں طاعون پھیل جائے تو وہاں سے جان بچانے کی وجہ سے مت نکلو، حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اس پر خدا کی حمد وثنا بیان کی اور مدینہ کی طرف لوٹ گئے۔

٦٥٠ - أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة، قال: قال رسولُ اللهﷺ: "الشهداءُ خمسة المطعُونُ...." الحديثُ.

٦٥٠-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ قسم کے لوگ شہیدوں کے زمرے میں آئے ہیں ان میں سے ایک وہ جو طاعون کی بیماری میں مرجائے، یہ حدیث کتاب الجہاد کے باب شہداء کی قسم میں گذر چکی ہے۔

(۴۳) بخار کا باب

٦٥١ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول اللهﷺ قال: "إن الحمَّىٰ منْ فيح جهنم فأطفئوها بالماء".

٦٥١-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاکﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی لپٹ میں سے ہے، لہذا پانی سے سخت بخار کی حرارت کو ٹھنڈا کرو۔

٦٥٢ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن الزبير أن أسماء بنت أبي بكر إذا أُتِيَتْ بامرأةٍ قد حُمَّتْ تدعُو لها، وتأخذُ الماءَ، وتصُبُّه بينها وبين جيبها، وقالت: كان رسول اللهﷺ يأمرُنا أنْ نَبرُدَها بالماء.

٦٥٢-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن زبیر (یعنی عروہ بن زبیر) سے نقل کیا ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جب کوئی بخار زدہ عورت لائی جاتی تو آپؓ اس کی شفایابی کے لئے دعا کرتیں، اور پانی لے کر

اس کی پیشانی پر بہاتیں، اور یہ فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بخار کی شدت کو پانی کے ذریعہ کم کریں۔

٦٥٣ – أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها قالتْ: لما قدم رسول الله ﷺ المدينة وُعِكَ أبو بكر وبلالٌ، فدخلتُ عليهما فقلتُ: يا أبت كيف تجدُك؟ ويابلالُ كيف تجدك؟ وكان أبو بكر إذا أخذته الحُمَّىٰ يقولُ:

كـل امـرىء مُـصبَّـحٌ فـي أهـلـه
والـمـوتُ أدنـىٰ من شراك نعله

وكان بلال إذا أقلعت عنه الحُمَّىٰ يرُفعُ عقيرته ويقول:

ألا ليـتَ شعْـرِي هـلْ أبيتنَّ ليلةً
بـوادٍ وحـوْلـي إذْخرٌ وجـليـلُ
وهـلْ أردنْ يـومـا مـياه مَجَنَّةٍ
وهـلْ يبْدُونْ لِـي شـامةٌ وطـفيلُ

قـالـتْ عـائشةُ رضـي الله عنها: فجئتُ رسول الله ﷺ فأخبرتُه، فـقال: "اللهمَّ حَبِّبْ إلينا المدينة كحُبِّنا مكة، وصحِّحْها، وباركْ لنا في صاعها ومُدِّها، وانقُلْ حُمّاها، واجعلْها في الجُحْفة".

قال الربيعُ: الجليل: نبتٌ، والعقيرةُ: الصَّوْتُ، وشامة وطفيل: جبلان مشرفان علىٰ مجنة، ومجنةُ: سوق بأسفل مكة على بريد منها.

٦٥٣ – حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ جب حضور پاک ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال شدت بخار میں مبتلا ہو گئے، پس میں (عائشہ) ان دونوں کے پاس گئی اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ اور اے بلال تم اس بخار کی شدت میں اپنے آپ کو کیسا محسوس

کرر ہے ہو؟ اور میرے والد حضرت ابوبکر جب بخار میں مبتلا ہوتے تھے تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے: کہ ہر شخص کو اپنے اہل وعیال میں شام کے گزرنے پر صبح کی مبارک بادی دی جاتی ہے، حالانکہ اس کی موت اس کے جوتے کے تسمہ سے زیادہ اس سے قریب ہے۔ اور حضرت بلال کا بخار جب ختم ہو جاتا تو اپنی آواز کو بلند کر کے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

(۱) ہائے افسوس کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں ایک رات ایسی بھی گذاروں گا جو ایک ایسی وادی میں ہوگی جہاں میرے اردگرد اذخر اور جلیل گھاس بکھری ہوئی ہوگی۔

(۲) کیا میں کسی روز مجنہ کے چشمے پر پہونچوں گا اور کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل پہاڑ ہوں گے، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں حضور پاک ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو ان لوگوں کے بخار میں مبتلا ہونے کے بارے میں بتایا، چنانچہ حضور پاک ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ مدینہ کو ہمارے لئے محبوب بنادے جس طرح مکہ ہمارے نزدیک محبوب تھا اور اس کی فضاء کو خوشگوار بنادے، اور اس کے صاع اور مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما (مراد رزق ہے) اور یہاں سے بخار کی بیماری کو منتقل کر کے مقام جحفہ میں پہونچادے، جو مدینہ سے کافی دور ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں: کہ ''الجلیل'' ایک گھاس کا نام ہے، اور ''العقیرۃ'' آواز کو کہتے ہیں اور ''شامۃ'' و ''طفیل'' دو پہاڑ ہیں جو مقام مجنۃ سے قریب ہیں، اور ''مجنۃ'' اسفل مکہ میں ایک برید کی مسافت پر واقع ایک بازار کا نام ہے۔

۶۵۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ جابر بن عبدالله يقولُ: بايع أعرابي رسول الله ﷺ فأصاب الأعرابي وَعْكٌ.. الحديثُ.

۶۵۴- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک اعرابی (بدو) نے حضور پاک ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر وہ بدو مدینہ میں ہی بخار کی

بیماری میں مبتلا ہو گیا۔(یہ حدیث کتاب الجہاد کے باب بیعت میں گذر چکی ہے)

٦٥٥ - الربيعُ عن عبادة بن الصامت قال: إن رسول الله ﷺ رقاه جبريلُ، وهو يُوعكُ... الحديثُ.

٦٥٥-امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبادہ نے فرمایا کہ جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بخار میں مبتلا تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جھاڑ پھونک سے آپ ﷺ کا علاج کیا تھا (یہ حدیث کتاب الأذکار میں گذر چکی ہے۔)

٦٥٦ - أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ كان إذا اشتكىٰ يقرأ على نفسه بالمُعوِّذتين، وينفثُ، فلما اشتدَّ عليه الوجعُ كنتُ أقرأ عليه بهما، وأنفثُ، وأمسحُ بيده رجاء بركتها.

قال الربيعُ: ينفُثُ: أي: يَبْصُقُ من غير بُصاقٍ.

٦٥٦-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ جب کسی تکلیف سے دوچار ہوتے تھے تو اپنے اوپر معوذتین پڑھ کر دم کرتے تھے، اور جب تکلیف آپؐ پر سخت ہوتی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کرتی تھی، اور آپ ﷺ کے بدن پر آپ کے ہاتھ پھیرتی تھی تا کہ اس کی برکت مجھے مل جائے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ینفث سے مراد دم کرنا ہے۔

٦٥٧ - أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن رجل من الصحابة أتىٰ النبي ﷺ فاشتكىٰ إليه من شدة الوجع، فقال له رسولُ الله ﷺ: "امسحُ بيمينك سبع مرات، وقلْ: أعوذ بعزة الله وبقدْرته من شر ما أجد" قال: ففعلتُ ذلك، ففرَّجَ اللهُ عنّي ما كان بي، فلمْ أزلْ آمر بها أهلي، وغيرهم.

٦٥٧-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت جابر بن زید کہتے ہیں کہ مجھے ایک صحابی کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آئے، اور آپ سے شدت درد کی شکایت کی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنے درد کی جگہ پر اپنے داہنے ہاتھ کو سات بار پھیرو، اور یہ کہتے جاؤ: کہ میں اللہ کی طاقت وقوت کی پناہ چاہتا ہوں اس بیماری سے، اس شر سے جو مجھے لاحق ہے، راوی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا، چنانچہ اللہ نے میری تکلیف دور کردی اور اب میں برابر اپنے گھر والوں کو اور دیگر لوگوں کو بھی یہی عمل کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔

٦٥٨- ومن طريق عائشة رضي الله عنها قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ " لاتُصيبُ المؤمنَ مصيبة إلّا كفَّر الله بها خطاياه حتى الشوكة".

٦٥٨- اور حضرت عائشہ کی سند سے یہ روایت منقول ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا ہے: کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بھی مصیبت جب مؤمن کو پہونچتی ہے تو اللہ اس مصیبت کے ذریعہ اس کے گناہوں کو معاف کردیتا ہے چاہے وہ مصیبت کانٹے کی صورت ہی میں کیوں نہ ہو۔

٦٥٩- أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة قال: قال رسولُ الله ﷺ: " من يرد الله به خيرا يُصبْ منه".

٦٥٩- حضرت ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اس کو مصائب میں گرفتار کرتا ہے۔

٦٦٠- أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة أن رجلا من أسلم قال: ما نمْتُ الليلة. قال رسولُ الله ﷺ: " منْ أيِّ شيءٍ؟". قال: لدَغَتْني عقربٌ. فقال عليه السلام: "أما إنك لوْ قلتَ حين أمسيْتَ: أعوذ بكلمات الله التَّامَّات العامَّات من شرِّ ما خلق لم يضُرَّكَ شيءٌ إنْ شاء الله".

٦٦٠- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت

ابوہریرہ کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے حضور علیہ کی خدمت میں آ کر کہا کہ آج رات میں سو نہیں سکا، رسول اللہ علیہ نے فرمایا: کہ کس وجہ سے تم نہیں سو سکے؟ اس نے کہا کہ مجھے ایک بچھو نے ڈنک ماردیا تھا پس حضور پاک علیہ نے فرمایا کہ اگر شام میں یہ دعا پڑھ لیتے کہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ان کلمات کے ذریعہ جو کامل ہیں اور جن کا نفع عام ہے ہر اس شر سے جو اس نے پیدا کی ہے تو کوئی چیز ان شاء اللہ تم کو نقصان نہیں پہونچا سکتی تھی۔

٦٦١- قال الربيعُ: قال أبو عبيدة: رغَّب رسولُ الله ﷺ في زيارة القرابة وعيادة المرضىٰ، وقال: " لو علمْتُمْ ما فيهما من الأجر ما تخلَّفْتُمْ عنهما، والله يكتُبُ بكلِّ خطْوَةٍ مِنْ ذلك عشرَ حسناتٍ".

٦٦١-امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں کی زیارت، اور مریضوں کی عیادت کی ترغیب دلانے کی خاطر ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ جانتے کہ ان دونوں چیزوں کے کرنے میں کتنا بڑا اجر ہے تو تم لوگ کبھی اس کام (عمل) سے پیچھے نہیں رہتے، اللہ تعالیٰ ان دونوں عمل کے اندر ہر ایک قدم پر دس نیکیاں لکھتا ہے۔

☆☆☆

(۴۴) قسموں اور نذروں کا باب

٦٦٢- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: " مَنْ كان منكم حالفا فلْيَحْلفْ بالله، أو لِيَصْمُتْ".

٦٦٢-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو قسم کھائے تو اس کو چاہئے: کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔

٦٦٣- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ أدرك عمر بن الخطاب رضى الله عنه في ركب، وهو يحلفُ بأبيه، فقال: "إن الله نهاكم أنْ تحْلِفُوا بآبائكم، فمن كان منكم حالفا فلْيَحْلفُ بالله، أو ليصْمُتْ".

٦٦٣- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو ایک قافلہ میں اپنے والد کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا، پس آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آباواجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے، پس تم میں سے جس کو قسم کھانا ہے اس کو چاہئے: کہ وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔

٦٦٤- ومن طريق أبي هريرة عنه عليه السلام قال: مَنْ حَلَفَ يمينا فرأىٰ خيرا منها فليُكَفِّرْ عن يمينه ويفعلُ ما حلف عليه".

٦٦٤- اور حضرت ابوہریرہؓ کی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کوئی قسم کھائی پھر اس کی سمجھ میں آیا کہ قسم توڑنا زیادہ بہتر ہے تو اس کو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہئے اور جس کام کے نہ کرنے کی قسم کھائی تھی اس کو کرڈالے۔

٦٦٥- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ حلف يمينا على مال امرىء مسلم ليقطعه لقي الله وهو عليه غضبان".

٦٦٥- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کی قسم کھائی تو جب وہ قیامت میں خدا کے حضور میں ہو جائے گا تو خدا اس پر ناراض ہوگا۔

٦٦٦- ومن طريق عائشة رضي الله عنها عنه عليه السلام،

قال: " من نذر أن يُطيعَ الله فليُطعه، ومن نذر أن يعصيه فلا يعصه، فإنه لا نذْرَ في معصية الله.

٦٦٦-اور حضرت عائشہ کی سند سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایسی نذر مانی جس میں اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری شامل ہے تو اس کو وہ نذر پوری کرنی چاہئے، اور جس نے ایسی نذر مانی جس میں خدا کی نافرمانی ہے تو اس نذر کو پورا کرے وہ خدا کی نافرمانی نہ کرے کیونکہ خدا کی نافرمانی کی صورت میں کوئی نذر نہیں ہے۔

٦٦٧- ومن طريق ابن عباس رضي الله عنه قال: استفتىٰ سعد بن عبادة رسولَ الله ﷺ فقال: إن أمِّي ماتتْ وعليها نذر ولم تقْضه، فقال رسول الله ﷺ: "اقضه عنها".

٦٦٧-حضرت ابن عباس کی سند سے یہ روایت آئی ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت سعد بن عبادہ نے حضور پاک ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول میری ماں انتقال کرگئی ہیں، حالانکہ انہوں نے ایک نذر مانی تھی جس کو وہ پورا نہ کرسکیں، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ان کی جانب سے ان کی نذر پوری کردو۔

٦٦٨- أبو عبيدة عن جابر عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: "من اقتطع حق مسلم بيمينه حرم الله عليه الجنة، وأوجب له النار". قال له رجل: وإنْ كان شيئا يسيرا يا رسول الله؟ فقال رسولُ الله ﷺ: "وإنْ كان قضيبا من أراک".

٦٦٨-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں: کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنے مسلمان بھائی کا حق مارا، اللہ اس پر جنت کو حرام کردے گا، اور اس کے لئے جہنم واجب کردے گا، اس موقع پر ایک شخص نے یہ حکم سن کر کہا: کہ اے اللہ کے رسول اگر اس نے ایک معمولی چیز کے لئے ہی جھوٹی قسم کھائی

ہے تو کیا حکم ہے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ چاہے وہ پیلو کی مسواک ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۵) دیت کا باب

٦٦٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "الدِّيةُ مئة من الإبل".

۶۶۹-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ حضور پاک ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قتل کی دیت (جرمانہ) سو اونٹ ہے۔

٦٧٠- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام قال: "دِيةُ المرأةِ نصفُ ديةِ الرجل".

۶۷۰-اور حضرت ابن عباس ہی کی سند سے حضور ﷺ سے یہ روایت مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی دیت آدمی کی دیت کے نصف ہے۔

٦٧١- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام قال: "ديةُ الخطأ في ثلاثة أعوام في كل سنة ثلُث الدية، وديةالعمد في عام واحد".

۶۷۱-حضرت ابن عباس کی سند سے ہی حضور پاک ﷺ سے یہ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیت خطاء تین سال میں ادا کی جائے گی اور ہر سال ثلث دیت دی جائے گی، اور دیت عمد ایک سال میں ادا کی جائے گی۔

٦٧٢- ومن طريقه أيضا عنه عليه السلام قال: "المسلمون تتكافأُ دماؤهم، وأموالهم بينهم حرام، وهمُ يدٌ على من سواهم، يسعىٰ بذمَّتِهمُ أدناهمُ، ويرُدُّ عليهم أقصاهم، ولا يُقتَلُ ذو عهدٍ في عهده، ولا يُقتلُ مسلم بكافر، ولا يرثُ الكافرُ المسلمَ ولا المسلمُ الكافر".

قال الربيعُ: "تتكافأ دماؤهم" أي: همُ سواء في الدية والقتل، وهم يد على من سواهم أي: هم أقوىٰ وأفضل من غيرهم، "يسعىٰ

بـذمَّتهـم أدنـاهم'' أي: إذا أعطىٰ أدنىٰ رجل من المسلمين العهد لزمهمُ، ''ويـردُّ عـليهـم أقصاهم'' أي: من ردَّ العهدَ من المسلمين كان راداً. قال جابر: إلاَّ باتٌ فاقِ الإمامِ أو جماعة أهل الفضل في الإسلام.

۶۷۲-حضرت ابن عباس کی سند سے حضور پاک علیہ السلام سے یہ وارد ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کا خون آپس میں برابر ہے، اور ان کا آپس میں ایک دوسرے کا مال غصب کرنا حرام ہے اور وہ دشمنوں کے خلاف ایک ہاتھ کے مانند ہیں، یعنی سگے بھائیوں کی طرح ہیں، ان میں کا ادنیٰ شخص بھی کسی کو امان دینے کی کوشش کرسکتا ہے اور ان کا ادنیٰ آدمی بھی اس ذمہ کا انکار کردے تو خیال کیا جائے گا۔ اور کسی عہد و معاہدہ کرنے والے کو اس کے عہد کی مدت میں قتل نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث ہوگا، اور نہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث ہوگا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''تتکافأ دماؤهم'' کا مطلب یہ ہے: کہ وہ سب دیت اور قتل میں برابر ہیں اور ''وهمُ يدٌ على من سواهم'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب دوسرے کے خلاف مضبوط و طاقتور ہیں، ''يسعىٰ بذمَّتهم أدناهم'' کا مفہوم یہ ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بھی مسلمان کسی کو امان دیدے تو سارے مسلمانوں کو تسلیم کرنا پڑے گا اور مسلمانوں میں سے کسی مسلمان نے اگر عہد لوٹا دیا تو وہ لوٹانے والا سمجھا جائے گا، امام جابر اس سلسلہ میں کہتے ہیں کہ یہ چیز امام وقت کے موافق رائے یا اسلام کے اہل علم لوگوں کی رائے سے ہوگی۔

۶۷۳- أبـو عبيـدة قال: سمعتُ عن أبي هريرة قال: إن امْرأتينِ مِنْ هُذَيْلٍ رمتْ إحداهما الأخرىٰ فطرحتْ جنينا ميِّتا، فقضى فيه رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بينهُما بغُرَّة عبد أو أمة.

۶۷۳- حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں: کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ کو یہ کہتے

ہوئے سنا ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری عورت کو (پیٹ پر مارا) جس کی وجہ سے اس نے مردہ بچہ جنا، پس رسول اللہ ﷺ نے اس قضیہ کے اندر مارنے والی کے خلاف ایک غلام یا باندی دیت دینے کا حکم صادر فرمایا۔

(۴۶) میراث کا باب

۶۷۴- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "الولاءُ لُحمةٌ كلُحمة النَّسبِ".

۶۷۴- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ ولایت کا سلسلہ اسی طرح ہے جس طرح حسب ونسب کا سلسلہ ہے۔

۶۷۵- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عنه عليه السلام قال: "لا وصيَّة لوارث".

۶۷۵- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ وارث کے حق میں کسی وصیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

۶۷۶- ومن طريقه عنه عليه السلام: "لا يرث القاتلُ المقتول عمدا كان القتل أو خطأ".

۶۷۶- حضرت ابن عباس کی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ روایت منقول ہے کہ قاتل مقتول کا کسی طرح سے وارث نہیں ہو سکتا چاہے اس نے اس کا قتل جان بوجھ کر کیا ہو یا انجانے میں۔

۶۷۷- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: حين تُوُفِّيَ رسولُ الله ﷺ أراد نساؤه أن يبعثنَ عثمان بن عفان إلىٰ أبي بكر يسألُنَه ميراثهنَّ من رسول الله ﷺ، فقلتُ لهنَّ: أليس قد قال

رسولُ اللهﷺ: "نحنُ معاشر الأنبياء لا نورثُ ما تركناه فهو صدقة".

۶۷۷-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جس وقت حضورﷺ کی وفات ہوئی اس موقع پر آپﷺ کی بیویوں نے چاہا کہ حضرت عثمان بن عفان کو حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھیج کر ان سے رسول اللہﷺ کی جانب سے چھوڑے ہوئے ترکہ میں اپنی میراث کے بارے میں درخواست کریں، پس اس موقع پر میں نے ان ازواج مطہرات سے عرض کیا کہ کیا حضور پاکﷺ نے ارشاد نہیں فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کرام کی جماعت کسی کو وراث نہیں بناتے ہیں، ہم جو ترکہ چھوڑ کر جائیں گے وہ صدقہ ہوگا۔

۶۷۸- وعنها قالت: كان في بريرة ثلاثُ سنن... الحديثُ.

۶۷۸-اور حضرت عائشہ کی سند سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت بریرہ کے سلسلہ میں تین قانون وجود میں آئے، یہ حدیث باب الطلاق میں گذر چکی ہے۔

۶۷۹- أبوعبيدة عن جابر عن أبي هريرة قال: قال رسولُ اللهﷺ: " لا يَقْسِمُ ورثتي دينارا ولا درهما، ما تركتُ بعد نفقة نسائي ومُؤنة عاملي فهو صدقةٌ.

۶۷۹-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ کی زبانی نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں: کہ حضور پاکﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے وارثین دینار و درہم تقسیم نہیں کرسکتے، جو میں اپنی وفات کے بعد اپنی بیویوں کے نفقہ اور اپنے مزدور کے خرچ کے بعد چھوڑوں گا وہ صدقہ ہوگا۔

۶۸۰- أبوعبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن أسامة بن زيد قال: قال رسولُ اللهﷺ: "لا يرثُ الكافرُ المسلم ولا المسلم الكافر".

قال الربيعُ: يعني بالكافر هاهنا: المشركَ.

۶۸۰-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید کے سلسلہ سے معلوم ہوا کہ حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کافر مسلمان کا، اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ یہاں کافر سے مراد مشرک ہے۔

(۴۷) غلام آزاد کرنے کا باب

۶۸۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: جاء رجلٌ إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله، إن جارية لي ترعىٰ غنما فجئتُها، ففقدتُ شاة من الغنم، فسألتُها، فقالت أكلها الذِّئبُ. فأسفتُ عليها، وضجِرتُ حتى لطمتُ وجهها، وعليّ. رقبةٌ، أفاعتِقُها؟ فقال: " إنْ هي جاءتْ فائتِ بها" فأتىٰ بها الرجلُ، فقال لها رسولُ الله ﷺ: "من ربک؟" فقالتْ: الله ربي. فقال: "ومن نبيک؟" فقالتْ: أنتَ محمد رسول الله. فقال رسولُ الله ﷺ للرجل: "أعتِقْها فإنها مؤمنةٌ".

۶۸۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آیا، اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میری ایک باندی ہے جو میری بکریاں چرایا کرتی ہے، ایک روز میں اس کے پاس چراگاہ میں گیا تو میں نے ان میں سے ایک بکری کو نہیں پایا تو میں نے باندی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کو بھیڑیے نے کھالیا ہے، بس یہ سن کر مجھے بہت افسوس ہوا، اور میرا دل بہت پریشان ہوگیا یہاں تک کہ میں نے اپنی باندی کے چہرے پر ایک تھپڑ مار دیا، اور میرے ذمہ ایک غلام آزاد کرنا ہے، تو کیا میں اس باندی کو آزاد کردوں؟ آپ نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اس کو لے کر میرے پاس آؤ، پس وہ شخص اس باندی کو لے کر حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کہ تمہارا رب کون ہے، اس باندی نے جواب دیا کہ میرا رب اللہ ہے، پھر آپ نے اس سے

پوچھا: کہ تمہارا نبی کون ہے؟ اس نے کہا آپ حضرت محمد ﷺ، تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے کہا کہ اس باندی کو آزاد کردو، کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

٦٨٢ – أبـو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قـال: " لا طـلاق إلا بـعد نكاح، ولا ظهار إلا بعد نكاح، ولا عتق إلا بعد ملك، ولا نكاح إلا بولي وصداق وبيِّنة".

٦٨٢ – حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ طلاق نکاح کے بعد واقع ہوا کرتی ہے، اور ظہار نکاح کے بعد ہوگا، اور غلام آزاد کرنا اس پر ملکیت کے بعد درست ہے، اور بغیر ولی اور مہر کے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔

٦٨٣ – ومن طريقه عنه عليه السلام قال: " منْ أعتق شِقْصا في عبد فهو حُرٌّ بجميعه، فإنْ كان له فيه شريكٌ دفع إليه قيمة نصيبه".

٦٨٣ – اور اسی سند سے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے غلام کا کوئی حصہ آزاد کیا تو غلام تمام کا تمام آزاد ہوجائے گا، اور اگر اس کی ملکیت میں کوئی دوسرا شخص شریک ہوگا تو یہ غلام اس کے حصہ کی قیمت ادا کرے گا۔

٦٨٤ – أبـو عبيـدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها قالتْ: قال رسولُ الله ﷺ في الولاء: "لا يُباعُ، ولا يُوهبُ، وهو كالنَّسب".

٦٨٤ – حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق ولایت کو نہ تو بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی ہبہ کیا جاسکتا ہے بلکہ حق ولایت حسب ونسب کے مانند ہے۔

(۴۸) وصیت کا باب

٦٨٥ – أبـو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "

لا وصية لوارث، ولا يرث القاتل المقتول، عمدا كان القتلُ أو خطأ".

٦٨٥- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وارث کے حق میں وصیت معتبر نہیں ہوگی، اور نہ ہی قاتل مقتول کا وارث ہوگا، چاہے اس نے مقتول کو عمداً قتل کیا ہو، یا خطأً۔

٦٨٦- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ قال: "لا يحل لامْرِئٍ مسلم له شيء يُوصي به يَبيتُ ليلَتَينِ إلا ووصيَّتُه مكتوبة عند رأسه".

٦٨٦- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ نقل کیا ہے: کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان شخص کے لئے جس کے پاس وصیت کرنے کی کوئی چیز ہو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر وصیت کیے دو رات گذار دے، بلکہ اس کی وصیت اس کے سرہانے لکھی رکھی ہونی چاہئے، یعنی جلد سے جلد وہ وصیت کا عمل کرے۔

٦٨٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن عائشة رضى الله عنها أنها قالت: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ: فقال: يا رسول الله، إن أمّي افتُلِتَتْ نفسها، وأراها لو تكلّمتْ لتصدَّقَتْ، أفأتصدَّقُ عنها؟ فقال له رسول الله ﷺ: "نعم، تصدق عنها".

قال الربيع: افْتُلِتَتْ، أي: ماتتْ بغتةً.

٦٨٧- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے: کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک صاحب حضور پاک ﷺ کی خدمت میں آیا اور انہوں نے آپ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے، میں سمجھ رہا ہوں کہ اگر مرنے سے پہلے وہ کچھ کہتیں تو صدقہ

کرنے کے لئے کہتیں، تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بالکل کرسکتے ہو، جاؤان کی طرف سے صدقہ کرو۔

٦٨٨ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن جابر بن عبدالله الأنصاري عن النبي ﷺ قال: " أيُّما رجل عُمرى له ولعقبه؛ فإنها للّذي يعطاها أبدا".

٦٨٨ - حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کے ذریعہ معلوم ہوا سردار انبیاء ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کو بھی کوئی چیز اس کی عمر تک یا اس کی آل اولاد تک ہبہ کی گئی ہے تو وہ چیز ہمیشہ ہمیش اس کے پاس رہے گی جس کو وہ دی گئی ہے۔

٦٨٩ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن سعد بن أبي وقّاص قال: جاء ني رسولُ الله ﷺ عام حجة الوداع يعودُني مِنْ وجعٍ اشتدَّ بي، فقلتُ: يا رسول الله قد بلغ بي من الوجع ما ترىٰ، وأنا ذو مال، ولا يرثني إلا بُنيَّة لي، أفأتصدق بثلثيْ مالي؟ قال: فقال: "لا"، قال: قلتُ: فبالشطْر؟ قال: "لا" قال: قلتُ: فبالثُلُث؟ قال: "نعم والثلث كثير، إنک أن تذرُ ورثتک أغنياء خيرٌ من أن تذرهم عالة يتكفّفُون الناس، وإنک لنْ تُنفقَ نفقة تريد بها وجه الله إلا أجرْتَ بها حتى ما تجعل في في امرأتک" فقلتُ: يا رسول الله ﷺ أأُخلَّفُ بعد أصحابي؟ فقال: "إنک لن تخلف فتعمل عملا صالحا إلا ازددْتَ به درجة ورفعة، ولعلک أن تُخلف حتى ينتفع بک أقوام ويُضرّبک آخرون، اللهم أمْض لأصحابي هجرتهم، ولا تردَّهم على أعقابهم، لكن البائس سعد بن خولة" يرثي له رسول الله ﷺ أن مات بمكة.

قال الربيعُ: معنىٰ ينتفع بک أقوام ويضرُّبکَ آخرون: أنه لما أمّرَ سعد على العراق قاتل قوما على الردَّةِ فصبرهم، واستتاب آخرين

كانوا سجعوا سجع مُسيلمة الكذاب فتابوا، فانتفعوا به، وقوله: فصبرهم، أي: قتلهم صبرا.

۶۸۹-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہے کہ حضرت سعد فرماتے ہیں: کہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور پاک ﷺ میری عیادت کی خاطر میرے پاس آئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول بیماری کی تکلیف جس انتہا کو پہونچ گئی ہے اس کو آپ دیکھ رہے ہیں، (یعنی اب اس بیماری سے شفایابی کی امید نہیں ہے) اور میں ایک مالدار آدمی ہوں میری وارث صرف میری ایک بچی ہے، تو کیا میں (مرنے سے پہلے) اپنے مال کا تین تہائی حصہ خدا کی راہ میں صدقہ کردوں، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، پھر میں نے کہا کہ نصف حصہ صدقہ کردوں؟ حضور پاک ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا کہ کیا اس کا تیسرا حصہ صدقہ کردوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہاں لیکن تیسرا حصہ بھی بہت زیادہ ہے، اور مزید فرمایا کہ تمہارے لئے اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑ کر جانا زیادہ بہتر ہے اس کے مقابلے میں کہ تم انہیں تنگ دست محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں، تم خدا کی خوشنودی کی خاطر جو بھی خرچ کروگے اس پر تم کو اجر ملے گا، یہاں تک کہ اگر تم نے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھا ہے تو بھی تم کو اس پر اجر ملے گا، پھر میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے ہوجاؤں گا (یعنی میری ہجرت باطل تو نہیں ہوجائے گی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اگر پیچھے رہ گئے اور نیک عمل کرتے رہے تو بھی تمہارے درجات بلند ہوتے جائیں گے، اور ہوسکتا ہے کہ تمہاری زندگی لمبی ہوجائے) یہاں تک کہ کچھ لوگوں کو تم سے فائدہ پہونچے، اور دیگر کچھ لوگ تمہاری وجہ سے نقصان اٹھائیں، اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت باقی رکھ (پوری رکھ) اور انہیں مہاجرین کی حیثیت سے ہی زندہ رکھ، لیکن مسکین حضرت سعد بن خولہ کا مکہ میں ہی انتقال ہوا، جن پر حضور پاک ﷺ نے بہت افسوس کا اظہار کیا۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "ینتفع بک أقوام ویضرُّبک آخرون" کا مفہوم یہ ہے کہ جب حضرت سعد کو عراق کا امیر لشکر بنایا گیا اور انہوں نے ارتداد والوں کے خلاف جنگ لڑی تو مرتدین کی ایک جماعت کو گرفتار کیا یہاں تک کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچے اور کچھ دوسروں سے توبہ کرنے کے لئے جنہوں نے مسیلمہ کذاب کے سر سے سر ملائی تھی، چنانچہ ان لوگوں نے توبہ کی پس انہوں نے آپؓ کے ذریعہ فائدہ اٹھایا، اور "قوله فصبرهم" یعنیانہوں نے ارتداد پر باقی رہنے والوں کو قید کروادیا یہاں تک کہ حالت قید ہی میں وہ فوت ہوئے۔

(۴۹) ضیافت، حق جوار، غلام اور یتیم کا باب

۶۹۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ عن رسول الله ﷺ يقول: "مَنْ كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرمْ ضيفه؛ جائزته يوما وليلة، والضيافة ثلاثة أيام، وما كان بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له أن يثْوِيَ عنده حتى يُحْرِجه".

۶۹۰- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی ضیافت کرے، اور مہمان کی ضیافت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مہمان نوازی کے تین روز ہیں، اور جو تین روز کے بعد مہمان نوازی ہوگی وہ صدقہ میں شامل ہے، کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اس کے یہاں کوئی مہمان آئے (ٹھہرے) اور وہ اس کو تکلیف میں رکھے۔

۶۹۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "يا نساء المؤمنات لا تحقرَنَّ إحداكن لجارتها، ولو كُراع شاة مُحْرَقٌ".

۶۹۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضور پاک ﷺ کا یہ قول معلوم ہوا کہ اے مومن خواتینو تم میں سے

کوئی اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے میں حقارت محسوس نہ کرے، تم لوگ اپنی پڑوسنوں کو ہدیہ بھیجو چاہے وہ ہدیہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۶۹۲- أبو عبيدة عن جابر قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلْيَقُلْ خيرا أو ليصمتْ، ولا يُؤذي جاره أبدا".

۶۹۲- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ وہ خیر و بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے، اور اپنے پڑوسی کو کبھی تکلیف نہ دے۔

۶۹۳- أبو عبيدة عن جابر بن عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "أوصاني حبيبي جبريلُ عليه السلام برفقِ المملُوك، حتى ظننتُ أن ابن آدم لا يُستخدمُ أبدا، وأوصاني بالجار، حتى ظننتُ أن لا يخفىٰ عليه شيءٌ".

۶۹۳- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے غلاموں کے ساتھ شفقت و محبت کا معاملہ کرنے کی وصیت فرمائی، اور اس تاکید سے فرمائی کہ مجھے یہ گمان ہو گیا کہ ابن آدم کبھی غلام نہیں بنایا جائے گا، اسی طرح انہوں نے مجھے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اب پڑوسی سے کوئی چیز چھپی نہیں رہے گی یعنی پڑوسی گھر کے فرد کی طرح ہو جائے گا گیا۔

۶۹۴- الربيعُ عن أبي مسعود الأنصاري قال: بينما أنا ضارب غلاما لي بسوط إذ سمعتُ صوتا من خلفي: "اعْلمْ يا أبا مسعود". فجعلتُ لا أعقل من الغضب حتى أتاني رسول الله ﷺ، فلما رأيتُه سقط السوْطُ من يدي، فقال: "اعلَمْ يا أبا مسعود أن الله أقدرُ عليك منك علىٰ هذا الغلام" فقلتُ: والذي بعثك بالحق ما ضربتُ عبدا أبدا، أو قال: مملوكا.

۶۹۴- امام ربیع نے حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو مسعود کہتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابو مسعود جان لو، لیکن شدت غضب کی وجہ سے میں اس آواز کو پہچان نہ سکا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آگئے، پس جب میں نے حضور پاک ﷺ کو دیکھا تو میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا تو آپ نے فرمایا: کہ اے ابو مسعود یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس سے کہیں زیادہ قادر ہے جتنا کہ تم اس غلام پر قادر ہو، میں نے کہا: کہ جس ذات نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی قسم میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا، راوی کہتے ہیں: کہ یا انہوں نے مملوکاً کہا جسکے معنی بھی غلام کے ہیں۔

٦٩٥ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد من طريق ابن عمر قال: إن العبد إذا نصح لسيده وأحسنَ عبادةَ ربه، فله أجرُه مرتين.

۶۹۵- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ جب غلام اپنے آقا کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے، اور اپنے آقا کا مخلص ہو، اور اپنے رب کی عبادت کرے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔

٦٩٦ - أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ أناسا من الصحابة يروُون عن رسول الله ﷺ أنه نهى عن استعمال العبيد بعد صلاة العتمة.

۶۹۶- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے بعض صحابہ کرام کو حضور پاک ﷺ سے یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کے بعد غلام سے کام لئے جانے کو منع فرمایا ہے۔

٦٩٧ - أبو عبيدة عن ضمام بن السائب عن جابر بن زيد عن

ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "مَنْ آوىٰ يتيما لله، وقام به احتسابا لله، وقع أجره على الله، والله لا يضيعُ أجر من أحسن عملا".

٦٩٧- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت ضمام بن سائب سے اور انہوں نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر کسی یتیم کو اپنی کفالت میں لیا، پھر خدا سے اجر کی امید میں اس نے اس کی صحیح تربیت کی، تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور اللہ نیک عمل کرنے والے کے اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا ہے۔

٦٩٨- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يمنعُ أحدُكم جاره أن يغرِزَ خشبة في جداره، فإن ذلك حق واجب عليه".

٦٩٨- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی (لکڑی) گاڑنے سے منع نہ کرے، کیونکہ یہ اس کے اوپر پڑوسی کا حق واجب ہے۔

(٥٠) حقوق العباد کے سلسلہ میں وعید کا باب

٦٩٩- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "القليل من أموال الناس يُورثُ النار".

٦٩٩- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے تھوڑے مال کو ناحق طریقہ سے لینا جہنم میں جانے کا سبب بنے گا۔

٧٠٠- أبو عبيدة قال: سمعتُ ناسا من الصحابة يروُون عن

النبي ﷺ قال: "الذُّنُوبُ على وَجْهَين: ذَنْبٌ بين العبد وربه، وذنبٌ بين العبد وصاحبه، فالذنب الذي بين العبد وربه إذا تاب منه كان كمن لا ذنب له، وأما ذنب بينه وبين صاحبه فلا توبة له حتى يرد المظالم إلى أهلها".

۷۰۰- حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعض صحابہ کرام کو حضور پاک ﷺ سے یہ روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک گناہ کا تعلق بندے اور اس کے رب سے ہوتا ہے اور ایک گناہ کا تعلق بندے اور بندے کے درمیان ہوتا ہے، وہ گناہ جو بندے اور اس کے رب کے درمیان ہے جب بندہ اس سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو، اور جس گناہ کا تعلق بندے اور بندے کے مابین ہے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ وہ مظلوم حق اس کو لوٹا دے۔

۷۰۱- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ أنه نهى عن المشي في الزَّرْع وقال: "لا يمشي فيه إلا ثلاثة: ساقيه، أو ناقيه، أو واقيه". قال الربيعُ الواقي: الحافظُ، والناقي: الذي يُخرجُ منه الكلأ.

۷۰۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے فصل والے کھیت میں چلنے سے منع فرمایا ہے اور مزید فرمایا کہ کھیت کے اندر صرف تین قسم کے لوگ چل سکتے ہیں، ایک تو کھیت کی سینچائی کرنے والا دوسرا اس کی حفاظت کرنے والا، تیسرا اس کی نرائی کرنے والا۔

۷۰۲- أبو عبيدة من طريق ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يحلبنَّ أحدكُم ماشية أحد بغير إذنه، أيُحبُّ أحدكم أن تُؤتىٰ مشرُبته فتكْسَرَ خزانتُه فينقل طعامه، فإنما تخزُنُ لهم ضروعُ ماشيتهم أطعمتَهمُ، ولا يحل أن تُحلَبَ ماشيةُ أحد من غير إذنه".

۷۰۲- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت ابن عمر کی سند سے بیان کیا ہے کہ

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کسی کے جانور کو بغیر اس کی اجازت کے نہ دوھے، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے گھر میں آئے اور دیکھے کہ اس کے برتن توڑ دئے گئے ہوں، اور اس کا کھانا نکال لیا گیا ہو، بلا شبہ جانوروں کے تھن لوگوں کے لئے ان کا کھانا محفوظ کرتے ہیں پس کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر دوھے۔

۷۰۳- الربیعُ عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول الله ﷺ: "ردُّوا الخیط والمخُیط، وإیّاکم والغلول، فإنه عارٌ علی أهله یوم القیامة".

۷۰۳- امام ربیع نے حضرت عبادہ بن صامت کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ دھاگے اور سوئی جیسی چیز کو بھی لوٹاؤ (انہیں ناحق مت لو) اور خیانت وچوری سے بچو، بے شک قیامت کے روز یہ ناحق لینے والے کے لئے ذلت ورسوائی کا باعث ہوگا۔

۷۰۴- أبو عبیدة عن جابر عن ابن عباس أن أبا طیبة حجم رسول الله ﷺ فأمر له رسول الله ﷺ بصاع من تمر، وأمر أهله أن یُخَفِّفُوا عنه من خراجه.

۷۰۴- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ابو طیبہ نے حضور پاک ﷺ کو پچھنا لگایا، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا، اور خزانہ کے مالکوں سے کہا کہ وہ اس سے خراج (ٹیکس) لینے میں تخفیف کردیں، (ٹیکس وغیرہ کم کردیں۔

(۵۱) آداب معاشرت کا باب

۷۰۵- أبو عبیدة عن جابر عن أنس بن مالک قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لا تباغضوا، ولا تحاسدوا، ولا تدابروا، وکونوا عبادالله

إخوانا، ولا يحل لمسلم أن يهجُر أخاه فوق ثلاث".

۷۰۵-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے مسلمانو! آپس میں نہ بغض کرو، نہ حسد کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، اور تم سب اے اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ، اور کسی مسلمان بھائی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین روز تک قطع تعلق رکھے (یعنی ملنا جلنا چھوڑ دے اور بول چال بند کردے)۔

۷۰۶- أبو عبيدة عن جابر عن أبيٍ سعيد الخدري قال: قال أبو أيوب الأنصاري: قال رسول الله ﷺ: "لا يحلُّ لمسلم أن يهجُر أخاه فوق ثلاث ليال، يلتقيان فيُعْرِضُ هذا ويُعْرِضُ هذا، وخيرُهُما الذي يبدأ بالسلام".

۷۰۶-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ حضرت ابوایوب انصاری بیان کرتے ہیں: کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان بھائی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو تین رات تک چھوڑ دے (بول چال بند کردے) اور جب وہ دونوں آپس میں کبھی ملیں تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں، اور ان دونوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

۷۰۷- أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "إياكم والظن، فإن الظن أكذبُ الحديث، ولا تجسَّسُوا، ولا تحسَّسوا، ولا تنافسوا، ولا تحاسدُوا، ولا تدابروا، وكونوا عباد الله إخوانا".

قال الربيعُ: ولا تجسسوا، أي: لا يتَّبعُ بعضكم عورة بعض، ولا تحسسوا، أي: لا يمش أحدكم بالنَّمائم، ولا تنافسوا، أي: ولا ينتقمُ بعضكم من بعض بما جُعِلَ فيه من السُّوءِ.

۷۰۷-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں مت لگو، اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کرو، اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو ضرر پہنونچانے کے لئے انتقام لو، اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے کے خلاف سازش کرو۔ بلکہ اے اللہ کے بندو تم سب آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ ''ولا تجسسوا'' کا مطلب یہ ہے کہ تم میں کوئی کس کی ٹوہ میں نہ رہے، اور ''ولا تحسَّسُوا'' کا مطلب یہ ہے تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی چغلخوری نہ کرے۔ اور 'ولا تنافسوا' کا مطلب یہ ہے کہ کسی ضرر رساں طریقہ سے تم میں سے کوئی دوسرے سے انتقام نہ لے۔

۷۰۸- أبوعبيدة قال: بلغني عن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: "إياكم والحسد، والظن، والبغي، فإنه لا حظ في الإسلام لمن فعل ذلک، ولا حظ في الإسلام لمن فيه إحدىٰ هذه الخصال".

۷۰۸-حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ مجھے حضرت ابن مسعود کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن مسعود نے بیان کیا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ حسد وکینہ سے اور بدگمانی سے اور ظلم وستم کرنے سے بچو، تو جو شخص ان غلط کاموں کو انجام دے گا اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں، اور مزید فرمایا کہ ان بری عادتوں میں سے اگر کوئی بھی عادت کسی کے اندر ہے تو اس صورت میں بھی اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۷۰۹- أبوعبيدة قال: بلغني عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه قال: من علمنا فيه خيرا قلنا فيه خيرا وظننا فيه خيرا، ومن علمنا فيه شرا قلنا فيه شرا، وظننا فيه شرا.

۷۰۹-حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا: کہ جس کے بارے میں ہم نے خیر محسوس کیا ہم نے بھلائی

کے ساتھ اس کا نام لیا اور اس کے سلسلہ میں اچھی بات کی اور اس سے حسن ظن رکھا، اور جس کے بارے میں ہم نے شر جانا اس کے بارے میں شر ہی کہا اور اس کا نام بھلائی سے نہیں لیا، اور اس سے سوء ظن رکھا۔

۷۱۰- أبو عبيدة قال: سمعتُ عن رسول الله ﷺ قال: "من حسد فلا يَبْغِ، ومنْ تطيَّر فلا يرْجعْ، ومنْ ظن فلا يُحقِّقْ، وهو فرقٌ ما بين المُسلم والمنافق".

۷۱۰- حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی کسی کے سلسلہ میں حسد رکھے تو وہ اس کے اندر حد سے تجاوز نہ کرے، اور اگر کسی نے بدشگونی لی ہو تو بدشگونی کی وجہ سے اپنا ارادہ ترک نہ کرے اور اپنے ارادہ سے واپس نہ آئے، اور اگر کسی نے کسی کے بارے میں غلط خیال پیدا کیا ہے تو اس کو پورا نہ کرے، کیونکہ یہی فرق مسلمان اور منافق کے درمیان ہے۔

(۵۲) مومن کی جان اور اس کی مثال کا باب

۷۱۱- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن كعب بن مالك عن النبي ﷺ يقول: "إنما نسمة المؤمن طائر يعْلقُ في شجر الجنة حتى يرجعه الله إلى جسده يوم يبعثه".

۷۱۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں: کہ مجھے حضرت کعب بن مالک کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ وہ حضور پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں: کہ آپ نے فرمایا کہ مؤمن کی جان ایک پرندہ کی مانند ہے جو جنت کے درخت سے لگی رہے گی یہاں تک کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ اس کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دے گا۔

۷۱۲- أبو عبيدة قال: بلغني عن ابن عمر قال: قال رسولُ الله ﷺ: "إن من الشجر شجرة لا يسقطُ ورقها، وهي مثل المؤمن المسلم، فحدِّثوني

ما هي؟" قال: فوقع الناسُ في شجر البراري، فوقع في نفسي أنها النخلةُ، فاستحييتُ، فقالوا: يا رسول الله حدثنا ما هي؟ فقال: "هي النخلة المُباركة تُؤتي أكلها كل حين بإذن ربها" يعني: في كل ستة أشهرٍ.

۷۱۲- حضرت ابوعبیدہ نے نقل کیا ہے کہ انہیں حضرت ابن عمر کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہوتا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے ہیں وہ درخت مرد مومن کے مانند ہے، تم لوگ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ پس لوگوں نے جنگلوں کے درختوں کے نام بتائے، لیکن میرے دل میں یہ بات تھی کہ وہ درخت کھجور کا درخت ہے لیکن دل کی بات کہنے میں مجھے شرم آئی، پس آخر میں صحابہ نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہی بتادیجئے کہ وہ کونسا درخت ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کھجور کا بابرکت درخت ہے جو ہر چھ ماہ میں اپنے پھل دیتا ہے۔

۷۱۳- أبو عبيدة قال: سمعتُ عن رسول الله ﷺ قال: "من اتقىٰ الله كفاه الله مؤونة الناس، ومن اتقى الناس، ولم يتق الله، سلَّط الله عليه الناسَ، وخذله".

۷۱۳- حضرت ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بابت میں یہ سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ سے ڈرے گا تو خدا اس کے لئے لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے کافی ہو جائے گا، اور جو لوگوں سے ڈرے گا، اور خدا سے خوف نہیں کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر لوگوں کو مسلط کردے گا اور اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔

۷۱۴- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "من عظَّم نفسه للناس وضعه الله، ومن تواضع لله رفعه الله".

۷۱۴- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے آپ کو بڑا ثابت کرے گا۔ خدا اس کو نیچا کر دکھائے گا، اور

جو خدا کے سامنے تواضع وانکساری اختیار کرے گا خدا اس کو باعزت وسربلند بنائے۔

۷۱۵- أبو عبيدة قال: بلغني عن ابن مسعود عن النبي ﷺ قال: "من حفظ نفسه من اثنين أحرز دينه". قيل: وما هما يا رسول الله؟ قال: "من حفظ ما بين لحييه وما بين رجليه".

قال الربيعُ: يعني اللسان والفرج.

۷۱۵- حضرت ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابن مسعود کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو دو چیزوں سے محفوظ رکھا، اس نے اپنے دین کو محفوظ کرلیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ وہ دو چیزیں کیا ہیں اے اللہ کے رسول؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرلی، اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ دو چیزوں سے مراد زبان اور شرمگاہ ہے۔

۷۱۶- أبو عبيدة قال: بلغني عن ابن عباس عن النبي ﷺ: "احذروا من ثلاث، وأنا زعيمٌ لكم بالجنة" قيل: وما هن يا رسول الله؟ قال: "اللقلقُ، والقبقبُ، والذبذب".

قال الربيعُ: اللقلقُ: اللسان، والقبقب: البطنُ، والذبذبُ: الفرجُ.

۷۱۶- حضرت ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس کے حوالے سے حضور پاک ﷺ کا یہ فرمان معلوم ہوا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں سے اپنے آپ کو بچالو، میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں، آپ ﷺ سے کہا گیا: کہ اے اللہ کے رسول وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ زبان، پیٹ، اور شرمگاہ ہے۔

امام ربیع نے فرمایا ہے: کہ "اللقلق" سے مراد زبان، "القبقب" سے مراد پیٹ، اور "الذبذب" سے مراد شرمگاہ ہے۔

۷۱۷- أبو عبيدة قال: قال رسول الله ﷺ: "لا يموتُ لأحد ثلاثة

من الولد فتمسّه النار". قالت امرأة: واثنان يا رسول الله؟ قال: "واثنان".

۷۱۷- حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے تین بچے انتقال کر جائیں اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی ہے، ایک خاتون نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول اگر کسی کے دو بچے انتقال کر گئے ہیں تو اس کے بارے میں کچھ حکم؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جس کے دو بچے انتقال کر گئے ہیں اس کو بھی جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی ہے۔

۷۱۸- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: "لا يموتُ لأحدكم ثلاثة من البنين فتمسه النار إلا تحلة القسم".

۷۱۸- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے تین بچے انتقال کر جائیں اس کو ذرہ برابر بھی جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی ہے۔

۷۱۹- ومن طريقه عنه عليه السلام قال: "ليس الشديد بالصرعة، إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب".

۷۱۹- حضرت ابوہریرہ ہی کی سند سے حضور پاک ﷺ سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے، بلکہ طاقتور وہ ہے جو غیظ و غضب کے وقت اپنے اوپر کنٹرول رکھے۔

(۵۳) ڈرانے، راز کے افشاء کرنے اور کتے وشیطان کے سلسلہ کا باب

۷۲۰- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "من روَّع مسلما روعه الله يوم القيامة، ومن أفشىٰ سر أخيه أفشى الله سره يوم القيامة على رؤُوس الخلائق".

۷۲۰- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ حضرت

جابر نے بیان کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت پہونچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان بھائی کو ڈرایا قیامت کے روز خدا اس کو ڈرائے گا، اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کا راز افشاء کیا خدا قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اس کے راز کو افشاء کرے گا۔

۷۲۱- أبو عبيدة عن جابر عن عائشة رضى الله عنها عن النبي ﷺ قال: "من اقتنىٰ كلبا لا لزرع ولا لضرع نقص من أجره كل يوم قيراط" قال جابر: وفي رواية "قيراطان" والقيراطُ في المثل مثل جبل أحد.

۷۲۱- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کتا پالا اور اس کا مقصد نہ تو کھیتوں کی رکھوالی ہے اور نہ ہی جانوروں کی دیکھ ریکھ ہے، (بغیر ضرورت) تو ہر روز اس کے اجر میں سے ایک قیراط کے مانند برکت ختم ہوگی، امام جابر نے کہا کہ ایک دوسری روایت میں قیراطان کا لفظ آیا ہے اور قیراط احد پہاڑ کے مانند ہے۔

۷۲۲- أبو عبيدة عن جابر عن الحسن البصري قال: إنما نهى النبي ﷺ عن اقتناء الكلب، لأنه يروِّعُ المسلمين، ولذلک قال: بنقص القيراطين من الأجر.

۷۲۲- حضرت ابو عبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بصری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتا پالنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ کتا مسلمان بھائی کو خوفزدہ کرتا ہے اسی لئے آپ نے فرمایا کہ اس کے پالنے کی وجہ سے پالنے والے کے اجر میں سے دو قیراط برکت روزانہ گھٹتی ہے۔

۷۲۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: سمعتُ جابر ابن عبدالله يقول: قال رسولُ الله ﷺ: " أغلقوا الباب وأوكوا السقاء، وغطُّوا الإناء، وأطفئوا المصباح؛ فإن الشيطان لا يفتح غلقا، ولا يحلُّ وكاء، ولا يكشف

إنـاء وإن الـفـويـسـقة تضرمُ على أهل البيت نارا تحرقُ بيُوتهم". قال الربيعُ: الفويسقةُ: الفأرةِ وتضرمُ: تحرق البيوتَ، تأخذ الفتيلة وتضعها في السقف.

۷۲۳- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں: کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات میں دروازے بند کرلیا کرو، اور مشکیزہ کا منہ خوب اچھی طرح باندھ دیا کرو، اور برتنوں کو ڈھک دیا کرو، اور چراغ کو بجھا دیا کرو، بلاشبہ شیطان بند چیز کو کھول نہیں سکتا ہے، اور نہ ہی مشکیزہ کے منہ کو کھول سکتا ہے اور نہ ہی کسی برتن کو کھول سکتا ہے البتہ ایک چھوٹی سی چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر گھر والوں پر آگ لگا دیتی ہے، اور گھروں کو جلا دیتی ہے۔

امام ربیع نے کہا ہے کہ "الفویسقة" چوہیا کو کہتے ہیں اور "تضرم" کا مفہوم یہ ہے کہ گھروں کو جلا دیتی ہے، چراغ کی بتی کو لے کر جاتی ہے اور اس کو چھت میں لگا دیتی ہے۔

(۵۴) ادب مومن اور سنتوں کا باب

۷۲۴- أبـوعبيـدة عن جابر بن زيد عن رسـول الله قال: "أمرني حبيبي جبريل عليه السلام بمداراة الرجال".

۷۲۴- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حضرت جبریلؑ نے لوگوں کی خاطر وتواضع کرنے کا حکم دیا۔

۷۲۵- أبـوعبيـدة عـن عـائشة رضي الله عنها أنها قالتْ: كان أحب الأعمال إلى رسول الله ﷺ الذي يدومُ عليه صاحبه.

۷۲۵- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے محبوب عمل وہ تھا جس کو آدمی پابندی سے کرے۔

٧٢٦- أبـوعبيـدة عن جابر بن زيد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "لايمشين أحدُكم في نعل واحدة، ولينتعلْهما جميعا، أو ليخلعهما

جميعا، وإذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين، وإذا نزع فليبدأ بالشمال".

۷۲۶- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے: کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ کہ تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا (چپل) نہ پہنے، بلکہ اس کو چاہئے کہ دونوں ایک ساتھ پہنے، یا پھر دونوں اتار دے، جب انہیں پہنے تو پہلے داہنے پیر میں پہنے، اور جب اتارے تو پہلے بائیں پیر کا اتارے۔

۷۲۷- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ أمر بإحفاء الشارب، وإعفاء اللِحىٰ.

قال الربيع: يريد القطع لما طال منهما.

۷۲۷- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کیے کہ حضور پاک ﷺ نے مونچھ کو کاٹنے، اور داڑھی کو بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

امام ربیع کہتے ہیں: کہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے ان دونوں میں جو بڑھ جائے اس کو کاٹا جائے۔

۷۲۸- أبو عُبيدة قال: بلغني عن أبي هريرة قال: سنَّ رسولُ الله ﷺ عشر سنن في الإنسان؛ خمس في الرأس وخمس في الجسد، فاللواتي في الرأس: فرق الشعر، وقص الشارب، والسواک، والمضمضة، والاستنشاق، واللواتي في الجسد: نتْفُ الإبطين، وتقليمُ الأظفار، والاستحدادُ، والختانُ، والاستنجاءُ.

۷۲۸- حضرت ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں حضور پاک ﷺ نے انسان کے سلسلہ میں دس سنتیں جاری کیں، پانچ سنتوں کا تعلق سر سے ہے اور پانچ کا بقیہ جسم سے ہے، پانچ جو سر سے تعلق رکھتی ہیں ان میں ایک بالوں کی مانگ نکالنا ہے، دوسری مونچھ کاٹنا ہے، تیسری مسواک کرنا ہے، چوتھی کلی کرنا ہے، اور

پانچویں ناک میں پانی ڈالنا ہے، اور جن پانچ کا تعلق بقیہ جسم سے ہے ان میں ایک بغل کے بال کاٹنا، دوسری ناخن کاٹنا، اور تیسری ناف کے نیچے کے بال کاٹنا ہے، اور چوتھی ختنہ کرانا ہے اور پانچویں استنجاء کرنا ہے۔

(۵۵) آداب زندگی کا باب

۷۲۹- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسولُ الله ﷺ: "لا يتناجىٰ اثنان عن واحد".

۷۲۹- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے: کہ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین لوگوں میں دو لوگ الگ ہٹ کر سرگوشی نہ کریں۔

۷۳۰- ومن طريق أبي هريرة قال: "لا تقومُ الساعة حتى يمُرَّ الرجل بقبر الرجل؛ فيتمنىٰ أن يكون مكانه".

۷۳۰- حضرت ابوہریرہ کی سند سے روایت منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کوئی شخص کسی شخص کی قبر سے گذرے گا تو حسرت سے اس قبر کو دیکھ کر کہے گا کہ کاش اس قبر کے میں اندر ہوتا۔

۷۳۱- ومن طريقه عنه عليه السلام: "كل ابن آدم تأكله الأرض إلا عجب الذنب؛ فإنه منه خلق، ومنه يركب".

۷۳۱- حضرت ابوہریرہؓ ہی کی سند سے حضور پاک ﷺ سے مروی ہے: کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کی ہر چیز کو مٹی کھا جائے گی سوائے سرین کے پاس کی نچلی ہڈی کے کیونکہ اسی سے ابن آدم کی پیدائش ہوئی تھی، اور اسی سے وہ دوبارہ جوڑا جائے گا۔

۷۳۲- أبو عبيدة عن جابر عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "إن الملائكة لا تدخل بيتا فيه تماثيل، أو صور".

۷۳۲- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت

ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ملائکہ ایسے کسی بھی گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جہاں مجسمے یا تصویریں ہوں۔

. ٧٣٣- أبو عبيدة قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "إن الرجل ليتكلم بالكلمة من رضوان الله ما كان يظن أنْ تبلغَ ما بلغتْ، فيكتبُ الله له بها رضوانه إلى يوم يلقاه، وإن الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله ما كان يظن أن تبلغ ما بلغتْ، فيكتبُ الله له بها سخطه إلى يوم القيامة".

٧٣٣- حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت معلوم ہوئی کہ انسان خدا کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کے بارے میں اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کی یہ بات کس مقام تک پہونچ جائے گی، اور اسی بات کی وجہ سے خدا تعالیٰ قیامت کے روز اس کے لئے اپنی خوشنودی ورضامندی کا پروانہ لکھ دے گا اور بالکل اسی طرح کوئی آدمی خدا کی ناراضگی والی کوئی بات کہد یتا ہے حالانکہ اس کو گمان نہیں ہوتا کہ اس کی بات ناراضگی کے کس مقام تک پہونچ جائے گی، اور اسی بات کی وجہ سے خدا تعالیٰ قیامت کے روز اس کے حق میں اپنی ناراضگی لکھ دے گا۔

٧٣٤- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: بلغني أن رسول الله ﷺ قال: "من أدرك والديه ولم يدخل بهما الجنة فلا أدركهما".

٧٣٤- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول معلوم ہوا کہ جس نے اپنی زندگی کے اندر اپنے والدین کا سایہ پایا پھر ان کی وجہ سے (خدمت واطاعت کرکے) جنت میں نہ داخل ہوسکا تو سمجھ لو کہ اس نے اپنے والدین کو پایا ہی نہیں۔

٧٣٥- وقال عليه السلام: "من هاجر أحد والديه ساعة من نهار كان من أهل النار إلا أن يتوب".

٧٣٥- اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے اپنے والدین میں سے کسی

ایک کو بھی دن کے کسی حصہ میں بھی بے یار و مددگار چھوڑ دیا تو وہ جہنمی ہوگا، البتہ وہ اپنی اس حرکت سے توبہ کرلے۔

۷۳۶- أبو عبيدة عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: "شرُّ الناس ذو الوجهين يأتي هؤلاء بوجه، وهؤلاء بوجه".

۷۳۶- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بدتر شخص دورخا شخص ہے ایک کے پاس آتا ہے تو اس کے انداز کی بات کرتا ہے، اور دوسرے کے پاس جاتا ہے تو دوسرے کے انداز کی بات کرتا ہے۔

۷۳۷- أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: "بينما رجل يمشي في الطريق فاشتدَّ عليه العطش، فوجد بئرا، فنزل فيها، فشرب، وخرج، فإذا بكلب يلهثُ، ويأكل الثرىٰ من العطش، فقال الرجل: لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي بلغني. فنزل البئر فملأ خفه بالماء، فأمسكه بفيه، فطلع، فسقىٰ الكلب، فشكر الله ذلك، وغفر له" فقالوا: يا رسول الله إن لنا في البهائم لأجرا؟ فقال: "في كل كبد رطبة أجر".

۷۳۷- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص راستہ میں کہیں جارہا تھا کہ اس کو شدت کی پیاس لگی تو راستے میں اس کو ایک کنواں ملا، چنانچہ اس میں وہ اتر گیا، اور پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی، اور کنواں سے باہر آگیا، اور جب وہ کنواں سے باہر آیا ہے تو اچانک اس کی نظر سامنے ایک کتے پر پڑی ہے جو شدت پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا تھا اور اپنی پیاس بجھانے کے لئے کیچڑ چاٹ رہا تھا، تو اس آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ بیچارہ یہ کتا بھی اسی طرح پیاسا ہے جس طرح ابھی ابھی میں تھا، پس وہ دوبارہ کنویں میں اترا، اور اپنے خف میں پانی بھرا، اور اس کو اپنے منہ سے پکڑ کر کنویں کے باہر آگیا، اور اس طرح اس نے کتے کو پانی پلایا، چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کے اس عمل خیر کو قدر کی

نگاہ سے دیکھا، اور اس کی مغفرت فرمادی، صحابہ کرام نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سننے کے بعد فرمایا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہمارے لئے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر بھی اجر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہر ذی روح کے ساتھ کرنے پر (جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر بھی اجر ہے)۔

۷۳۸- أبو عبيدة قال: بلغني عن أبي بشير الأنصاري قال: كنتُ مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره، فأرسل رسولا - والناس في مبيتهم - ألاَّ يبقين في رقبة بعير قلادة من وبر ولا غيره إلا قطعها. وذلك من العين ألاَّ يصيب دوابَّهم مايكرهون.

۷۳۸-حضرت ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبشیر انصاری کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضور پاک ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ آپ نے ایک مقام پر جب کہ لوگ رات گذارنے کے لئے اپنے اپنے پڑاؤ میں تھے ایک شخص کو یہ فرما کر بھیجا کہ کسی بھی اونٹ کے گلے میں اون یا کسی اور چیز کا کوئی ہار باقی نہ رہے، اگر کسی میں ہے تو اس کو کاٹ دو، اور لوگ ایسا اس وجہ سے کرتے تھے کہ ان کے جانوروں کو نظر بد نہ لگ جائے۔

۷۳۹- أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: "لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسير مسيرة يوم وليلة إلا مع ذي محرم منها".

۷۳۹-حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھنے والی کسی بھی مسلم خاتون کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تن تنہا ایک دن اور ایک رات کا کہیں سفر کرے، البتہ اپنے محرم کے ساتھ جاسکتی ہے، یعنی محرم کے ساتھ ہر طرح کا سفر کرسکتی ہے۔

۷۴۰- أبو عبيدة عن جابر عن رسول الله ﷺ قال: "من عارضه شوك في الطريق فأخرجه شكر الله له، وغفر له ذنبه".

۷۴۰- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کی سند سے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو راستہ میں کہیں کانٹا مل جائے، پھر وہ اس کانٹے کو راستہ سے ہٹادے تو اللہ اس کے اس عمل خیر کی تعریف فرماتا ہے، اور اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

۷٤۱- أبو عبيدة عن جابر عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "السفر قطعة من العذاب، يمنع أحدكم طعامه وشرابه ونومه، فإذا قضىٰ أحدكم نهمته من وجه فليُعجِّلْ إلى أهله".

قال الربيعُ: النهمة: الحاجة.

۷۴۱- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ سفر جہنم کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے، یہ مسافر کو کھانے، پینے اور اس کی نیند سے محروم کردیتا ہے (روک دیتا ہے) پس جب تم میں سے کوئی اپنی ضرورت پوری کرلے تو اس کو اپنے اہل وعیال کی طرف جلدی لوٹنا آنا چاہیے۔

۷٤۲- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغني عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: "الشُّؤمُ في: الدار، والمرأة، والفرس".

۷۴۲- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عمر کے حوالے سے معلوم ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے: گھر میں، عورت میں، اور گھوڑے میں۔

۷٤۳- أبو عبيدة عن جابر بن زيد قال: قال ابن عمر: يقول رسول الله ﷺ: "إذا سلم عليكم أحد من اليهود فإنما يقول لكم: السام عليكم، والسام هو: الموتُ، ولكن قُولوا: وعليكم".

۷۴۳- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے کہ جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ "السّام علیکم" اور السام موت کو کہتے ہیں یعنی تمہارے اوپر موت ہو، پس تم اس کے جواب میں وعلیکم (اور تم پر بھی ہو) صرف کہو۔

۷۴۴- أبو عبيدة عن جابر قال: بلغنا عن رسول الله ﷺ يقول: "قال الله تعالى: من وصل رحمه فقد وصلني، ومن قطع رحمه فقد قطعني".

۷۴۴- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید کے ذریعہ بیان کیا ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ کا یہ قول معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ جس نے اپنے رشتہ داروں اور قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ کیا اس نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا، اور جس نے ان کے ساتھ قطع رحمی کا معاملہ کیا اس نے مجھ سے قطع تعلق کیا، یعنی جس نے رشتہ داروں کو چھوڑا اس نے اللہ سے ناطہ توڑا۔

۷۴۵- أبو عبيدة عن جابر عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: "لن يدخل الجنة أحد بعمله" قيل: ولا أنت يا رسول الله؟! قال: "ولا أنا! إلا أن يتغمَّدني الله برحمته".

قال الربيعُ: يعني يكسوني برحمته، ويغمدُني بها كما يغمدُ السيفُ في جفنه.

۷۴۵- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس کے ذریعہ حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں کوئی شخص صرف اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوسکتا، کہا گیا: کہ اے اللہ کے رسول آپ بھی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوسکتے، آپ نے فرمایا ہاں میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوسکتا، البتہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانپ لے تو داخل ہوسکتا ہوں۔ امام ربیع کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اللہ مجھے اپنی ردائے رحمت سے ڈھانپ دے، اور اس کی

رحمت مجھے اس طرح ڈھانپ لے جس طرح تلوار میان سے ڈھانپ دی جاتی ہے۔

٧٤٦- أبو عبيدة قال: بلغني عن رسول الله ﷺ قال: "من قال: أنا من أهل الجنة فهو من أهل النار".

٧٤٦- حضرت ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہا کہ میں اہل جنت میں سے ہوں وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔

(٥٦) رسول اللہ پر جھوٹ بولنے کی وعید کا باب

٧٤٧- أبو عبيدة عن جابر بن زيد عن ابن عباس عن رسول الله ﷺ قال: "من كذب عليَّ مُتعمِّدا فليتبوأ مقعده من النار".

قال الربيع: وليس بمُخترع ذلك ويفعله، وإنما أراد ذلك جزاؤه مكانا يتخذه في النار.

٧٤٧- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس سے اور انہوں نے حضور پاک ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے خلاف جان بوجھ کر جھوٹ بولا اس نے جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالیا۔

امام ربیع فرماتے ہیں: کہ اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ وہ جہنم میں ایک مکان بنائے گا بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا جہنم میں اس ٹھکانا ہوگا۔

٧٤٨- الربيع عن يحيىٰ بن كثير عن عطاء بن السائب قال: كنا عند عبدالله بن الحارث فقال: أتدرون لم قال رسول الله ﷺ: "من كذب عليَّ متعمدا فليتبوَّأ مقعده من النار"؟ قال: قلنا: لا. قال: إنما قال ذلك من قبل عبدالله بن أبي جذعة؛ أتى ثقيفا بالطائف فقال: هذه حلة رسول الله ﷺ أمرني أن أتبوَّأ أي بيوتكم شئتُ. فقالوا: هذه بيوتنا فتبوَّأ أيها شئتَ. فانتظر سواد الليل، فقال: وأتبوَّأ أيَّ نسائكم شئتُ. فقالوا له: إن عهدنا برسول الله ﷺ يحرم الزنىٰ فسنرُسلُ إليه. فأرسلوا إليه

رسولا، فسار إليه، وقدم عليه عند الظهر فقال: يارسول الله أنا رسول ثقيف إليک؛ إن ابن أبي جذعة أتانا، فقال: هذه حلة رسول اللهﷺ علي أمرني أن أتبوّأ أي بيوتكم شئتُ، فقلنا: هذه بيوتنا فتبوّأ شئتَ، فانتظر سواد الليل وقال: وأتبوّأ أيّ نسائكم شئتُ. فقلنا: عهدنا برسول اللهﷺ وهو يحرمُ الزنیٰ. فغضب رسولُ اللهﷺ غضبا شديدا لم أر أشد منه، وقال: "يا فلان ويا فلان اذهبا إليه، فإنْ أدركتُماه فاقتلاه وأحرقاه" ثم قال: " لا أراكما تأتيانه إلاّ وقد كُفِيتُماه" قال: فخرج في ليلة مطيرة ليقضي حاجته، فلدغته حيّةٌ فقتلته، فأحرقه الرسولان، فلذلک قال رسولُ اللهﷺ: "من كذب عليّ متعمدا فليتبوّأ مقعده من النار".

۷۴۸-حضرت ربیع نے یحیی بن کثیر سے اور انہوں نے حضرت عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے کہ حضرت عطاء بن سائب نے فرمایا کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن حارث کے پاس تھے تو حضرت عبداللہ نے ہم لوگوں سے کہا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اللہ کے رسول اللہﷺ نے کیوں کہا کہ جو میرے خلاف جھوٹ بولے گا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے گا، ہم لوگوں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ ارشاد عبداللہ بن اَبی جذعہ کی جانب سے ہونے والے واقعہ کی وجہ سے فرمایا تھا، عبداللہ بن اَبی جذعہ مقام طائف میں قبیلہ ثقیف کے پاس پہونچا، اور اس نے ان لوگوں سے کہا: کہ یہ رسول اللہﷺ کا کپڑا ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے جس گھر میں چاہوں ٹھہر سکتا ہوں، چنانچہ قبیلہ بنو ثقیف کے لوگوں نے کہا: کہ بالکل صحیح ہے آپ ہمارے جس گھر میں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں، پس اس نے رات کی تاریکی کا انتظار کیا پھر کہا کہ میں تمہاری جس عورت کو چاہوں آج رات استعمال کر سکتا ہوں، اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے حضور پاکﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ زنا کو حرام قرار دیتے ہیں، لہذا ہم لوگ اس سلسلہ میں آپﷺ کے پاس اپنا ایک پیامبر بھیج کر حقیقت معلوم کریں گے، چنانچہ انہوں نے آپ کی خدمت میں اپنا ایک قاصد روانہ کیا، قاصد اپنے علاقہ سے نکلا اور ظہر کے وقت آپ کی خدمت میں پہونچ گیا، اور اس نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول

میں بنو ثقیف کی طرف سے آپ کی خدمت میں بھیجا ہوا قاصد ہوں، ابن ابی جذعہ ہمارے پاس ٹھہرا ہوا ہے اس نے ہم سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس کپڑا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جس گھر میں چاہوں ٹھہر سکتا ہوں، پس ہم نے ان سے کہا: کہ بالکل آپ جس گھر میں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں پھر رات کی تاریکی کا اس نے انتظار کیا اس کے بعد کہا کہ میں تمہاری جس عورت کو چاہوں استعمال کر سکتا ہوں، تو ہم نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں پایا ہے کہ آپ زنا کو حرام قرار دیتے ہیں، (تو وہ کیسے تمہارے لئے حلال کردیں گے پس اس وجہ سے میری قوم نے آپ سے اس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے مجھے بھیجا ہے) یہ سننا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بہت غصہ ہوئے سچ یہ ہے، میں نے اس طرح غصہ ہوتے آپ کو کبھی نہیں دیکھا تھا، اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ فلاں، فلاں فوراً ابن ابی جذعہ کے پاس جاؤ، اور وہ جہاں مل جائے اس کو قتل کردو، اور جلادو، پھر آپ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم دونوں اس کے پاس جب پہونچو گے تو تم دونوں کو اس کے معاملہ سے چھٹکارا مل چکا ہوگا، (یعنی وہ پہلے ہی قتل کیا جاچکا ہوگا) راوی کہتے ہیں کہ ایک بارش والی رات کو وہ قضاء حاجت کے لئے نکلا تو اس کو ایک سانپ نے ڈس لیا جس سے اس کی موت ہوگئی پھر آپ ﷺ کے بھیجے ہوئے دونوں ایلچیوں نے اس کا جسم جلادیا، اسی موقع پر اسی واقعہ کے بعد حضور پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے میرے خلاف جان بوجھ کر جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا۔

(۵۷) حضور پاک ﷺ کے سراپے کا باب

۷۴۹- أبوعبيدة عن جابر عن أنس بن مالك قال: كان رسولُ الله ﷺ ليس بالطويل البائن، ولا القصير المُتطامن، ليس بالأمْهق ولا بالآدم، وليس بالجعد القطط، ولا بالسبط، بعثه الله على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشرا وبالمدينة عشرا، وتوفَّاه الله وهو ابن ستِّين سنة،

وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء ﷺ.

قال الربيعُ: القصير المتطامن أقصر ما يكونُ، والأمهقُ: الشديد البياض.

۷۴۹- حضرت ابوعبیدہ نے حضرت جابر بن زید سے اور انہوں نے حضرت انس بن مالک سے نقل کیا ہے: کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ نہ تو بہت زیادہ لمبے تھے کہ سب میں نمایاں ہونے لگتے، اور نہ ہی بہت زیادہ ناٹے تھے کہ بھدے معلوم پڑتے، نہ تو بہت زیادہ سفید رنگ تھے اور نہ ہی بہت زیادہ گندمی رنگ کے، نہ تو آپ ﷺ کے بال بالکل گھنگھریلے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے لٹکے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ورسالت سے سرفراز فرمایا، پس آپ ﷺ نے مکہ میں دس سال قیام کیا، اور مدینہ میں دس سال قیام کیا، اور ساٹھ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوگئے، اور آپ ﷺ کے انتقال کے وقت آپ ﷺ کے سر مبارک پر صرف بیس بال سفید ہوئے تھے۔

امام ربیع کہتے ہیں کہ "القصير المتطامن" سے مراد بہت زیادہ ناٹا، اور "الأمهق" سے مراد بہت سفید۔

۷۵۰- قال الربيعُ: عن أبي عبيدة عن جابر بن زيد قال: كانتْ عائشة رضى الله عنها تزوَّجها رسول الله ﷺ وهي بنتُ ست سنين، وابتنىٰ بها وهي بنتُ تسع سنين، وما تزوَّج من نسائه بكرا إلا هي، وتُوُفِّي عنها وهو بنتُ ثماني عشرة سنة، وعاشت بعده ثمانيا وأربعين سنة، وتُوُفيتُ في زمان معاوية وذلك في رمضان سنة ثمان وخمسين سنة، وصلىٰ عليها أبوهريرة، ودُفنَتْ في البقيع، وحديثها ثمانية وستون حديثا.

۷۵۰- امام ربیع بیان کرتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے جابر بن زید سے نقل کیا ہے: کہ حضرت جابر نے فرمایا کہ حضرت عائشہ جب چھ سال کی تھیں تب اللہ کے رسول نے

ان سے شادی کی، اور جب وہ نو سال کی عمر میں پہونچیں تو آپ نے رخصتی کرائی اور آپ نے حضرت عائشہ کے علاوہ کسی بھی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی، جس وقت آپ کا انتقال ہوا حضرت عائشہ اٹھارہ سال کی تھیں، آپ کے بعد اڑتالیس سال زندہ رہیں، حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں سن ۵۸ر ہجری میں انتقال فرمایا، حضرت ابو ہریرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی، آپ سے روایت کردہ آپ کی حدیثوں کی تعداد اڑسٹھ (۶۸) ہے۔

۷۵۱- قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: قال حيَّان بن عمارة: سمعتُ عبدالله بن عباس رضى الله عنه يقول بالمسجد الحرام: جابر بن زيد أعلم الناس بالطلاق.

۷۵۱-امام ربیع فرماتے ہیں: کہ ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حیان بن عمارہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو مسجد حرام کے اندر یہ کہتے ہوئے سنا کہ جابر بن زید طلاق کے مسائل کا سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

۷۵۲- قال الحُصينُ: لمَّا مات جابر بن زيد بلغ موتُه أنس بن مالک فقال: مات أعلمُ مَنْ علىٰ ظهرِ الأرض أو مات خير أهل الأرض، قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: وكان أنس عند ذلک مريضا فمات هو وجابر بن زيد في جمعة واحدة، وكان ذلک في سنة ثلاث وتسعين من هجرة التأريخ، وحديث أنس بن مالک أربعون حديثا.

۷۵۲-حضرت حصین نے بیان کیا ہے کہ جب جابر بن زید کا انتقال ہوا تو ان کی وفات کی خبر حضرت انس بن مالک تک پہونچی تو حضرت انس نے آپ کی وفات کے موقع پر فرمایا کہ آج روئے زمین کا سب سے بڑا نیک آدمی انتقال کر گیا، امام ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے کہا کہ اس وقت حضرت انس بیمار تھے چنانچہ ان کا اور امام جابر بن زید کا انتقال ایک ہی جمعہ کو ہوا، اور ان دونوں کا انتقال سن ۹۳ر ہجری میں ہوا، اور حضرت انس بن مالک کی چالیس روایتیں اس مسند کے اندر ہیں۔

٧٥٣- قال الربيعُ: قال أبوعبيدة: كان ابن عباس فقيها عالما لم نعلم في زمانه أعلم منه، وكان الناس يُسمُّونه البحر لما فيه كثرة فنون العلم، وقيل: إنه قعد ذات يوم مع أصحابه، فقال لهم: سلوني عما شئتمُ عما دون السماء السابعة والأرضين السفلىٰ أخبرُكمُ به.

٧٥٣- امام ربیع فرماتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس ایک فقیہ عالم تھے، اور ہم نے ان کے زمانے میں ان سے بڑا عالم نہیں دیکھا، لوگ انہیں سمندر کہا کرتے تھے کیونکہ وہ مختلف علوم وفنون کے جامع تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک روز وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مجلس میں بیٹھے تھے تو فرمایا کہ جو چاہو پوچھو، میں سب کچھ بتادوں گا سوائے ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے۔

٧٥٤- قال أبوعبيدة: بلغنا عن ابن عباس أنه مات بالطائف في زمان عبد الملك بن مروان سنة ثمان وستين وهو ابنِ اثنتين وسبعين سنة، وكان يُصفِّرُ لحيته، فخلف ولدا له يقَالُ له عليٍّ له ورع وعفة، وكان يُصلي في كل يوم وليلة ألف ركعة، وكانوا يسمونه السجاد.

وحديثُ ابن عباس رضى الله عنه مئة وخمسون حديثا، وحديث أبي سعيد الخدري ستون حديثا، وحديثُ أبي هريرة اثنان وسبعون حديثا، ومراسيلُ جابر بن زيد أربع وثمانون ومئة حديث. وحديثُ أبي عبيدة مسلم ثمانيةٌ وثمانون حديثا. وعدَّةُ ما في هذين الجزء ين من حديث رسول الله ﷺ ستُّ مئة حديث وأربعة وخمسون حديثا سوى ما رواه الربيعُ: قال الربيعُ: بلغنا أن عدة ما روي عن رسول الله ﷺ أربعة آلاف حديث، منها تسع مئة في الأصول والباقي في الآداب والأخبار، وأما عدة من روي عنه من الرواة فتسع مئة رجل، وامرأةٌ وهي عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها، والذي ذكرُنا ه من عدة الأحاديث في هذين الجزئين، خلا ما روىٰ الربيع عن أبي أيوب وعن عبادة بن الصامت وعن أبي مسعود رواه هو بنفسه، والله أعلم.

تمَّ الجُزءُ الثاني من كتاب الترتيبِ.

۷۵۴- حضرت ابوعبیدہ نے بیان کیا ہے کہ ہم کو حضرت ابن عباس کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان کا انتقال عبدالملک بن مروان کے زمانے میں سن ۶۸ر ہجری میں مقام طائف میں ہوا، اس وقت آپؓ کی عمر ۷۲ر سال تھی، آپؓ اپنی داڑھی گندمی رنگ کی رکھا کرتے تھے، آپؓ نے اپنے پیچھے ایک صاجزادہ چھوڑا، جن کا نام علی تھا جو نہایت متقی اور پرہیز گار تھے، وہ ایک رات اور ایک دن (یعنی ۲۴ر گھنٹے میں) کے اندر ایک ہزار نفل نمازیں پڑھا کرتے تھے، کثرت نوافل کی وجہ سے لوگ انہیں ''سجاد'' بہت زیادہ سجدہ کرنے والے کے نام سے پکارتے تھے۔

حضرت ابن عباس کی سند سے جو روایتیں اس مسند کے اندر منقول ہیں ان کی تعداد ۱۵۰ر ہے، اور حضرت ابوسعید خدری کے ذریعہ اس مسند میں جو روایتیں منقول ہیں ان کی تعداد ۶۰ر ہے، اور حضرت ابوہریرہ کی سند سے جو روایتیں منقول ہیں وہ ۷۲ر ہیں، اور حضرت جابر بن زید کی جو مرسل روایتیں ہیں ان کی تعداد ۱۸۴ر ہیں، اور ابوعبیدہ مسلم کی روایت کردہ حدیثیں ۸۸ر ہیں، اور اس مسند کے دونوں جزؤں کے اندر حضور ﷺ کی حدیث کی تعداد ۶۵۴ر ہیں، ان میں ۵۴ر حدیثیں امام ربیع کی روایت کردہ حدیثوں کے علاوہ ہیں، امام ربیع نے کہا ہے کہ ہم کو یہ معلوم ہوا کہ حضور پاک ﷺ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد جو آپ ﷺ سے نقل کی گئی ہے، چار ہزار ہیں، ۹۰۰ر اصول کے باب میں ہیں، اور باقی آداب واخبار کے باب میں ہیں، آپؐ سے روایت کرنے والے لوگوں کی تعداد نوسو ہے جن میں ایک خاتون ہیں اور وہ ہیں حضرت عائشہؓ، اور ہم نے جو یہاں پر ان دونوں جزء میں بیان کردہ حدیثوں کی تعداد ذکر کی ہے وہ تعداد ان حدیثوں کے علاوہ ہے جن کو امام ربیع نے حضرت ابوایوب انصاری، حضرت عبادہ بن صامت، اور حضرت ابومسعود کی سند سے بذات خود نقل کیا ہے۔

فہرست

صفحہ	عناوین	نمبر شمار
۳	عرض ناشر	۱
۴	مصنف کا تعارف	۲
۵	باب:(۱) نیت کا بیان	۳
۵	(۲) وحی کا بیان	۴
۶	باب(۳) قرآن کریم کا بیان	۵
۱۵	(۴) علم کے حصول اور اس کی فضیلت کا باب	۶
۲۰	(۵) دنیا وجاہ طلبی کے لئے علم کا حصول۔ اور علماء سوء کا باب	۷
۲۳	(۶) امت محمدیہ کا بیان	۸
۲۶	(۷) ولایت اور امارت کا باب	۹
۲۹	(۸) خواب کا بیان	۱۰
۳۱	(۹) ایمان: اسلام، اور شریعت کا باب	۱۱
۳۳	(۱۰) شرک اور کفر کا باب	۱۲
۳۷	(۱۱) محبت کا باب	۱۳
۳۸	(۱۲) تقدیر، احتیاط، اور شگون کا باب	۱۴
۴۰	(۱۳) فتنہ و آزمائش کا باب	۱۵
۴۱	(۱۴) طہارت کا بیان: پتھر کے استعمال کا باب	۱۶
۴۵	(۱۵) وضو کے آداب اور اس کے فرائض کا باب	۱۷
۴۹	(۱۶) وضوء کے فضائل کا باب	۱۸
۵۱	(۱۷) واجبات وضوء کا باب	۱۹

۲۰	(۱۸) نواقض وضوء کا باب	۵۶
۲۱	(۱۹) خفین پر مسح کرنے کا باب	۵۸
۲۲	(۲۰) وضوء کی فضیلت کا باب	۶۰
۲۳	(۲۱) موجبات غسل کا باب	۶۲
۲۴	(۲۲) غسل جنابت کی کیفیت کا باب	۶۴
۲۵	(۲۳) اقسام نجاست کا باب	۶۸
۲۶	(۲۴) پانی کے احکام کا باب	۷۱
۲۷	(۲۵) تیمم کی فرضیت کا باب	۷۵
۲۸	(۲۶) مریض کو غسل جنابت سے روکنے کا باب	۷۸
۲۹	(۲۷) نماز اور اس کے وجوب کا بیان - اذان کا باب	۸۰
۳۰	(۲۸) نماز کے اوقات کا باب	۸۱
۳۱	(۲۹) سفر اور حضر (قیام) میں فرض نماز کا باب	۸۴
۳۲	(۳۰) نماز خوف کا باب	۸۸
۳۳	(۳۱) نماز کسوف (سورج گرہن) کا باب	۸۹
۳۴	(۳۲) چاشت کی نماز کا بیان	۹۱
۳۵	(۳۳) نفل کی نماز میں امامت کا باب	۹۳
۳۶	(۳۴) استقبال کعبہ اور بیت المقدس کا باب	۹۶
۳۷	(۳۵) نماز کی امامت اور نیابت کا باب	۹۷
۳۸	(۳۶) نماز با جماعت اور نماز قضاء کا باب	۱۰۰
۳۹	(۳۷) نماز کی ابتداء کا باب	۱۰۳
۴۰	(۳۸) نماز میں قرأت کا باب	۱۰۳
۴۱	(۳۹) رکوع اور سجود کی تسبیحات کا باب	۱۰۷

۴۲	(۴۰) بیٹھ کر نماز ادا کرنے اور تحیات کا باب	۱۱۰
۴۳	(۴۱) نمازی کے سامنے سے گذرنے کا باب	۱۱۲
۴۴	(۴۲) دوران نماز بھولنے کا باب	۱۱۴
۴۵	(۴۳) جمع بین الصلاتین کا باب	۱۱۷
۴۶	(۴۴) مسجد نبوی کی فضیلت اور مسجدوں کا باب	۱۱۸
۴۷	(۴۵) نماز والے کپڑوں کا باب	۱۲۲
۴۸	(۴۶) جمعہ کی نماز اور اس دن کی فضیلت کا باب	۱۲۹
۴۹	(۴۷) نماز میں خشوع وخضوع کی فضیلت کا باب	۱۳۳
۵۰	(۴۸) نماز کی اہمیت وعظمت کا باب	۱۳۶
۵۱	روزہ کا بیان-(۴۹) سفر میں رمضان کے روزے رکھنے کا باب	۱۴۰
۵۲	(۵۰) یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کے روزوں اور نوافل کا باب	۱۴۱
۵۳	(۵۱) مفسدات روزہ اور افطار وسحر کے وقت کا باب	۱۴۴
۵۴	(۵۲) شب قدر کا باب	۱۴۶
۵۵	(۵۳) عیدین اور یوم الشک کو روزہ رکھنے کی ممانعت کا باب	۱۴۸
۵۶	(۵۴) رمضان کی فضیلت کا باب	۱۴۹
۵۷	زکاۃ کا بیان-(۵۵) زکاۃ کے نصاب کا باب	۱۵۱
۵۸	(۵۶) زکاۃ میں نہ لی جانے والی چیزوں کا باب	۱۵۲
۵۹	(۵۷) زکاۃ سے مستثنیٰ چیزوں کا باب	۱۵۳
۶۰	(۵۸) زکاۃ نہ نکالنے کی وعید کا باب	۱۵۴
۶۱	(۵۹) صدقہ کا باب	۱۵۶
۶۲	(۶۰) سب سے افضل صدقہ اور بابرکت کھانے کا باب	۱۶۰
۶۳	(۶۱) غیر مستحقین صدقہ اور حرمت سوال کا باب	۱۶۳

۶۴	(۶۲) احسان سلوک اور کھانا کھلانے کا باب	۱۶۵
۶۵	(۶۳) کھانے اور پینے کے آداب کا باب	۱۶۷
۶۶	حج کا بیان-(۱) حج کی فرضیت کا باب	۱۷۸
۶۷	(۲) میقات اور حرم کا باب	۱۸۰
۶۸	(۳) دوران حج تلبیہ کا باب	۱۸۲
۶۹	(۴) محرم کو غسل دینے کا باب	۱۸۵
۷۰	(۵) محرم کے لئے مباح اور غیر مباح چیزوں کا باب	۱۸۶
۷۱	(۶) کعبہ، مسجد حرام، صفا اور مروہ کا باب	۱۸۸
۷۲	(۷) عرفہ، مزدلفہ، اور منیٰ کا باب	۱۹۵
۷۳	(۸) قربانی کے جانور اور فدیہ کا باب	۱۹۹
۷۴	(۹) حج تمتع، افراد، قران، اور رخصت کا باب	۲۰۳
۷۵	(۱۰) محرم کے شکار کرنے کا باب	۲۰۵
۷۶	(۱۱) حائضہ عورت کے مسائل کا باب	۲۰۶
۷۷	(۱۲) حج و عمرہ کی فضیلت کا باب	۲۰۹
۷۸	جہاد کا بیان-(۱۳) بیعت کا باب	۲۱۰
۷۹	(۱۴) شہیدوں کی قسموں کا باب	۲۱۱
۸۰	(۱۵) شہادت کی فضیلت کا باب	۲۱۳
۸۱	(۱۶) گھوڑ دوڑ کے مقابلہ کا باب	۲۱۷
۸۲	(۱۷) خدا کی راہ میں جہاد کرنے کا باب	۲۱۹
۸۳	جنازہ کا بیان-(۱۸) میت کو کفنانے اور غسل دینے کا باب	۲۲۵
۸۴	(۱۹) جنازہ کی نماز کا باب	۲۲۸
۸۵	(۲۰) قبروں کا باب	۲۲۹

نمبر	عنوان	صفحہ
۸۶	اذکار کا بیان-(۲۱) دعاء کا باب	۲۳۳
۸۷	(۲۲) آداب دعاء اس کی کی فضیلت کا باب	۲۳۷
۸۸	(۲۳) حضور پاک ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا باب	۲۴۰
۸۹	نکاح کا بیان-(۲۴) ولی کا باب	۲۴۳
۹۰	(۲۵) نکاح کی جائز اور ناجائز چیزوں کا باب	۲۴۶
۹۱	(۲۶) رضاعت کا باب	۲۴۸
۹۲	(۲۷) عزل اور باندیوں کا بیان	۲۵۰۰
۹۳	(۲۸) طلاق، خلع، اور نان ونفقہ کا بیان	۲۵۲
۸۴	(۲۹) سوگ اور عدت کا باب	۲۵۷
۹۵	(۳۰) حیض کا باب	۲۶۴
۹۶	(۳۱) استحاضہ کا باب	۲۶۵
۹۷	خرید وفروخت کا بیان (۳۲) ممنوعہ خرید وفروخت کا باب	۲۶۸
۹۸	(۳۳) خیار بیع اور خیار شرط کا باب	۲۷۴
۹۹	(۳۴) سود، فسخ، اور دھوکہ کا باب	۲۷۵
۱۰۰	(۳۵) احکام کا بیان	۲۸۲
۱۰۱	(۳۶) رجم اور حدود کا باب	۲۸۸
۱۰۲	(۳۷) گمشدہ چیز کا باب	۲۹۴
۱۰۳	(۳۸) گری ہوئی چیز (لقطہ) اٹھانے کا باب	۲۹۵
۱۰۴	(۳۹) ذبیحہ کا باب	۲۹۶
۱۰۵	(۴۰) شراب اور نبیذ کے مشروبات کا بیان	۳۰۰
۱۰۶	(۴۱) حرام کردہ چیزوں کا باب	۳۰۳

۱۰۷	(۴۲) طاعون کا باب	۳۰۷
۱۰۸	(۴۳) بخار کا باب	۳۱۰
۱۰۹	(۴۴) قسموں اور نذروں کا باب	۳۱۵
۱۱۰	(۴۵) دیت کا باب	۳۱۸
۱۱۱	(۴۶) میراث کا باب	۳۲۰
۱۱۲	(۴۷) غلام آزاد کرنے کا باب	۳۲۲
۱۱۳	(۴۸) وصیت کا باب	۳۲۳
۱۱۴	(۴۹) ضیافت، حق جوار، غلام اور یتیم کا باب	۳۲۷
۱۱۵	(۵۰) حقوق العباد کے سلسلہ میں وعید کا باب	۳۳۰
۱۱۶	(۵۱) آداب معاشرت کا باب	۳۳۲
۱۱۷	(۵۲) مومن کی جان اور اس کی مثال کا باب	۳۳۵
۱۱۸	(۵۳) ڈرانے، راز افشاء کرنے اور کتے و شیطان کے سلسلہ کا باب	۳۳۸
۱۱۹	(۵۴) ادب مومن اور سنتوں کا باب	۳۴۰
۱۲۰	(۵۵) آداب معاشرت کا باب	۳۴۴
۱۲۱	(۵۶) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کی وعید کا باب	۳۴۸
۱۲۲	(۵۷) حضور پاک ﷺ کے سراپے کا باب	۳۵۰
۱۲۳	فہرست	۳۵۵